

بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم

وَيُؤْتِي السُّحُبَ مَاءً سَلِيمًا
 وَيُفْقَرُ السَّيْلَ الْعَذِيمَ
 وَيُفْقَرُ السَّيْلَ الْعَذِيمَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

اے اے عشقِ مصطفیٰ را

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد از تو میجو اسم خدا را

اَ مُحَمَّدٌ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ الَّذِي كَانَ كُنْزًا خَفِيًّا وَالْأَوْدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ هُمْ عَمِيدُ الدِّينِ وَزُرِّيَّاتِهِ أَجْمَعِينَ۔ اے معانی آریاں رنگین بیان پر واضح ہو کہ جو کہ لکھنا اور پڑھنا شعارِ حمد اور نعت کا سرِ سرِ سعادت اور باعثِ نزولِ فضل و رحمت ہے۔ بنا علیہ اس کترین شیخِ رحیم الدین متخلص بہ رحیم ساکن میرٹھ نے حضرت حافظِ الہی بخش صاحبِ بھل سے استدعا کی کہ آپ اپنے کلامِ بلاغتِ نظام سے جو غزلیات کہ نعت و حمد میں ہیں بطرزِ دیوانِ فرائض فرمائے تاکہ میں اپنے قلم سے لکھ کر مشرفِ سعادت ہوں چنانچہ موصوفِ الیہ نے حسبِ استدعا رہتم غزلیاتِ نعتِ حمد کو اپنی نتایجِ طبع رنگین سے جمع فرما کر موسوم بہ غنچۂ نور کیا یقین ہے کہ موجبِ شگفتگی غنچہ خاطرِ اربابِ سخن و عاشقانِ رسولِ زمین ہوگا۔

راقم۔ شیخِ رحیم الدین میرٹھی شاگردِ رشید حضرت بھل



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نقطہ نگوں فکان ہے بِسْمِ اللہ
 شوکتِ دو جہان ہے بِسْمِ اللہ
 شمع لا ہوتیاں ہے بِسْمِ اللہ
 کھل رہے ہیں گلہائے رنگارنگ
 ہوا نشانِ نزول سے ثابت
 جس سے کھلتے ہیں قفلہائے اہم
 جلوہ گر ہے کلامِ ربِّ غفور
 مومنانِ مبین صدق یقین
 ابر رحمت ومان برستا ہے
 صفحہ دل ہوا ہے بقعہ نور
 درج امید پل میں ہولب ریز
 دل میں پیدا ہوا اثرِ مسک

مبدہ این وآن ہے بِسْمِ اللہ
 زینتِ لا مکان ہے بِسْمِ اللہ
 مجلسِ قدسیان ہے بِسْمِ اللہ
 چمنِ دستان ہے بِسْمِ اللہ
 بر سرِ عز و شان ہے بِسْمِ اللہ
 وہ کلیدِ کلان ہے بِسْمِ اللہ
 سرِ لوحِ قرآن ہے بِسْمِ اللہ
 طاعتِ جاودان ہے بِسْمِ اللہ
 پڑھتا انسان جہان ہے بِسْمِ اللہ
 ایسی روشن بیان ہے بِسْمِ اللہ
 ایسی گوہرِ نشان ہے بِسْمِ اللہ
 ایسی سحر البیان ہے بِسْمِ اللہ

ہر کالیف و رنج و راحت بین
 ہے یہ ارشاد مرشد کایل
 خوب دیکھا ادھر ادھر ہر شو
 حق پرستی انہیں کا حصہ ہے
 دیکھتے کیا ہو اے گنہگارو

سچ ہے دارالامان ہے بسم اللہ
 بادے لامکان ہے بسم اللہ
 ارض سے تاسمان ہے بسم اللہ
 چنگ و زربان ہے بسم اللہ
 مغفرت کا نشان ہے بسم اللہ

کیون نہ بسم جہان بین ہوتا
 لب سے ہر دم روان ہے بسم اللہ

اسلام اے جلوۂ رب
 اسلام اے شان شان کبریا
 اسلام اے باعث ہر دوسرا
 اسلام اے شمعہ نور الہیہ
 اسلام اے سایہ ابو کرم
 اسلام اے سرور عالی نسب
 اسلام اے مدعاے آسمین
 اسلام اے مصدر لطف و کرم
 اسلام اے مژدہ عیش و طرب
 اسلام اے کانِ جود و مغفرت

اسلام اے معذرت خدا
 اسلام اے قبلہ حاجت روا
 اسلام اے موجب ارض و سما
 اسلام اے رہنما اے پیشوا
 اسلام اے نور ذات کبریا
 اسلام اے فخر خفا انبیا
 اسلام اے شافع روز جزا
 اسلام اے مظہر جود و سخا
 اسلام اے فرحت صبح و مسا
 اسلام اے گوہر لطف و عطا

اسلام اے آیدِ فضل بہار

اسلام اے اختر تابندہ عرش

اسلام اے کاشفِ اسرارِ حق

اسلام اے سیدِ جن و بشر

اسلام اے تاجدارِ شش جہت

اسلام اے نگہبازِ باغِ دوہا

اسلام اے نیتِ اوج و نا

اسلام اے واقفِ رمزِ خدا

اسلام اے حضرتِ خیر الو را

اسلام اے خیر و آفاقی

ہو سلام بے اسے ہوا قبول

اسلام ہے یہ سلامی آپ کا

اللہ اللہ یہ تری عظمت و رتبا تیرا

ہے لَقَدْ جَاءَ تری شانِ تجمل کا نشان

ترے باعث ہوا مسجدِ ملائک آدم

رمزِ لَوَاہِقِ لَمَّا عَزَّتْ و قَعَّت تیری

حق تو یہ ہے مکمل ہے مکملیگا ہر گز

مصحفِ مِخ ہے ترا نسخہٴ قرآن مجید

نورِ مین نور سے ظاہر ہوئی وسعت تیری

سرنگونِ مین ترے در پر ملک و جن و بشر

شانِ احمد سے نمودار ہوئی شانِ احد

مچ گیا شورِ زمانے زمین یَبْلُوتُونَ عَلَیْکَ

بارک اللہ شہاد کیجھا تماشا تیرا

سورہٴ اِنَّا فَتَحْنَا ہے پھر یرا تیرا

طوقِ لعنت ہوا ابلیس کو سجدہ تیرا

طرزِ انداز و ادا طور کا نقش تیرا

رمزِ معنی الص لَام ہے عقد تیرا

شانِ وحدت شہِ ذلیلان سے سُخا تیرا

قابِ قوسین ہے اک کو شکِ ادنا تیرا

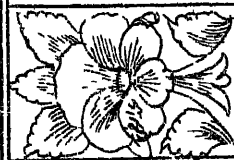
کلمہ پڑتا ہے ہر اک ادنے وا علی تیرا

نقشہٴ ذاتِ خدا بن گیا نقش تیرا

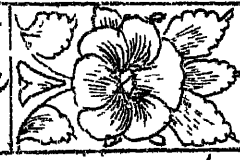
عالمِ قدس میں جسدِ م ہوا چرچا تیرا

جلوہ ناز ہے انداز مصفا تیرا
نور جب عالمِ اسکان میں چمکتیرا
نقطہ شمس ہوا خالِ سویدائیں
دستِ ہوسے سے مکمل بدھیا تیرا
راستہ دیکھتی ہے چشمِ تمنائیں
ترپے جونِ طایرِ سہل سیر مولائیں
لوگ کہتے ہیں مجھے والدِ وشدائیں
تیرا

کیون نہ وہ دل کو جلاتیرے نصرتِ شہا
ظلمتِ کفر نے یک لخت اٹھایا بستر
رہز و انجم کھلی عافیتِ قرآن پہ تیرے
پائے اقدس سے ترے عرشِ معلّٰی تیرا
سے لگی در پہ ترے دیدہ ہرست کی نگاہ
تا کجائزِ نفسِ امِ محبت کا اسیر
چوم لون کیوں نہ شہا کا تب تقدیر کا
تیرا



خوب دیوان کہافت بی میں لست
کڑ گیا حشر کے میدان میں جھنڈا تیرا



زینتِ اوجِ مکانِ لا اسکان تو ہی تو تھا
ماہِ رخسارِ زمین و آسمان تو ہی تو تھا
اُس تجلی میں نہان جلوہ گنان تو ہی تو تھا
کہ رہا تھا قندِ یادِ ذی بے مکان تو ہی تو تھا
باعثِ ایجادِ خلقِ ایحانِ جان تو ہی تو تھا
لحْنِ داؤدی میں کیا تھا ایمیان تو ہی تو تھا
نگہتِ گلہائے گلزارِ جہان تو ہی تو تھا
کعبۂ ایمان و دینِ ہر انس و جان تو ہی تو تھا

پردہ کن میں نہان باغ و شان تو ہی تو تھا
دُرّۃ التاجِ سرِ اس و امان تو ہی تو تھا
طورِ پروسی کو جس جلوہ سے بیہوشی ہوئی
شمسِ تبریزی عبتِ تبریز میں بیٹھا ہوا
واسطے کیسے ہوا آدم و حوا کا ظہور
کر لیا تسخیرِ عالم کو سنا کر صوتِ ناز
ببلبلانِ جشنِ ہستی کیوں نہون نالہ گنان
در گہتِ سجدہ گہ ہر انس و جان کیونکر نہون

باتون ہی باتون مین اکے ل پر کر اگر برق ناز
کر گیا بسمل کو دم مین نیم جان تو ہی تو متقا

جسے دیکھا اُس بُخِ زیبا کو مائل ہو گیا
عشقِ محبوبِ راجِسِ دل مین داخل ہو گیا
محفلِ ذکرِ نبی مین جو کہ شامل ہو گیا
کی خودی شد اُدے کیا کیا خدا سے الخدر
کسرتی کی سجدہ آدم سے اُستادِ ملک
گوشہ دامن سے ہے جسکے نزولِ شانِ حق
اُس گلیبی پوش خوش انداز کا ہر جسے عشق
آئی ہو جس دن سے کانون مین صد ادنیوا
کیوں ہر و شد دمانی سے نہ ہول کو سرد
کس گل رعنا کی آمد ہے الہی ہر روش
ہو گیا صل علی شب صبح صادق کا لہو
یہاں نزولِ فضلِ مولا سلسلہ جہان ہوا
وامق و عذرا بنا کوئی بنا فرما و قیس
لے خبر اسے چارہ سازِ بیکسانِ مثلِ حباب

کی نظر جسے خیم ابرو پہ بسمل ہو گیا
کعبہ دارین ہر آئینہ وہ ول ہو گیا
عشقِ آفرین کا اُسی لطف حاصل ہو گیا
دعویٰ طبل سے اپنے خود ہی بل ہو گیا
دم کے دم مین اندہ درگاہ جا بل ہو گیا
دل مرا اُس لیلی دورانِ محاسن ہو گیا
وردا پنا روز و شب سورہ منزل ہو گیا
خیر امت سُنکے اطمینانِ کامل ہو گیا
نغمہ سنجِ مدحتِ مولا مرا دل ہو گیا
جشنِ ہستی گلشنِ شورِ عنا دل ہو گیا
جلوہ فرما جب مہ زیب شمعِ محفل ہو گیا
وہاں پے محبوب مین عرشِ منزل ہو گیا
جسے دیکھی زلف پابندِ سلاسل ہو گیا
جینا بیمارِ الم کا تیسرے مشکل ہو گیا

صورتِ ماروت ہر کر جسے بسمل تو کیا

ہندین ہناسزائے چاہ بابل ہو گیا

گل ہو گیا چراغِ مہتابِ لیم کا
سر پر ہے تاجِ آپ کے خلقِ عظیم کا
جسجا گزر ہوا نہ مسیح و کلیم کا
سایہ خدا نے جسمِ نبی کریم کا
رُتبہ تو یہ لباسِ خوش آیا کلیم کا
زہرہ ہے آبِ خاطرِ نازِ مجسم کا
عقدہ کھلیگا حشر میں احمد کی مسیم کا
جستِ سبق پڑا ہے الف لامِ مسیم کا
جاگیگا کب الہی نصیب اس ائیم کا
قصہ طویل ہے مرے حالِ سقیم کا
مدت سے انتظار ہے لطفِ عمیم کا
لَا تَقْنَطُوا ہے قولِ غفورِ الرحیم کا

چمکا جو نورِ سراجِ قدیم کا
رُتبہ بڑا ہے سب سے رسولِ کریم کا
گزرے وہاں پہ سید و الامحِ براق
اللہ کے عشقِ عرشِ برین پہی لکھیا
محبوبِ حق سراجِ ہداسرورِ زمان
سُکھ صدائے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ سِوَا
بِخَشَانِیْکَ جب اُمّتِ عاصی کو حق سچا
دل میں جُمی ہے زلفِ حبیبِ خدا کی یاد
لیتی ہے دل میں حسرتِ دیدارِ چشکیان
دردِ جدائی سوزِ درونی تپِ فراق
لِللّٰہِ ہومیرے حال پہ شاہِ واکرم
اے عاصیان دہر نہیں یاس کا مقام

اسمل کو واعظانڈراہیم حشر سے

دامن پکڑ رہا ہے رسولِ عظیم کا

نقشہ دکھا رہا ہے پیارے ظہورِ تیرا
دل مجھ گئے بتوں کے پا کر ظہورِ تیرا

کیا کہہ گا رہا ہے عالمِ نورِ تیرا
روشن ہوئے دو عالم چمکا جو نورِ تیرا

جلوہ جو دیکھ پاتے اسے شمع طور تیرا
دل میں یہ کچھ اثر ہے جس سمت دیکھتا ہوں
دیکھا ہے جسے نقشہ تصویر بے تکلم
ہر آنکھ مثل شبنم گو ہر فشان ہے پیارے
مست الست ہوں میں کیوں جھپٹتا ساقی
اس کی شفلہ پر پہونچے رسول کبر
ذکر احمدی سراسر نفارہ جہان ہے
یہ طرز عشق بازی یہ شان بے نیازی
محبوب کبریا ہوا آقا سے دوسرا ہو
جب لطف عاقبت سے اس شافع قیامت

موسوی کلیم پڑھتے کلمہ ضرورتیرا
بیش نظر سے جلوہ نزدیک دور تیرا
پروانہ بنگیا ہے اسے شمع طور تیرا
ہر دل کو سنگ قوت کرتا ہے چور تیرا
منہ سے لگا ہوا ہے جام سرو تیرا
شہرہء لامکان تک گہر گہر شور تیرا
بجنا ہے پنج وقتی نزدیک دور تیرا
رب کا تو مدح خوان ہے رب غفور تیرا
کچھ کہوں آئے دل میں میر غور تیرا
سایہ ہو سر پہ پیر یوم نشور تیرا

بسم اللہ
میر احمدی کو پہونچے شور تیرا

ز بعبنی مشد بصیرا نظیرا
بود ایمن از شرک مستطیرا
زیومًا عبوسًا و از قسطیرا
مینا ز شمسًا ولا ز شہیرا
بسکین دگر یثما آسیلا

علی شاہ حبیبہ امام اکبر
کسیر کہ ہر سلی ہست دل
چہ پاک ہست مداح مولا علی را
سقائیم ز کوثر شرباطھورا
بود یطعمون الطعام از لواء شاہ

بہ بدخواہ اولاد حیدر خدا گفت
 علی اویار اویلہ حق
 علی ابن عسّم محمد رسول است
 ز لذاتِ اطعام دنیائے فانی
 ز توہست و دشمنی بہ وہم و کوکب
 ز ہر کس کہ بوائے و لائے تو یابد
 ز تو نیست پوشیدہ احوالِ جانم

کہ ید عواثوراً و یصلہ سعیراً
 علی انبیار و لیت النصیراً
 چو موسیٰ اخی گفت مارون ز نیراً
 علی کرد مختار ببرد اسعیراً
 تونی در دو عالم سیوا جانتیراً
 ز حالش چہ پرسند منکر و لکیراً
 کہ ہستی تو آحق سمیعاً بصیراً

بہ سبیل کرم کن علی شاہ مردان

مکن در بدر خوار مثل فقیراً

قیامت کا دن گرچہ دشوار ہوگا
 بلا شک ومان پر وہی یار ہوگا
 معادل سے تیرنگہ پار ہوگا
 جسے عشق کوئے جناب نبی ہے
 اٹھائیگا لطفِ شرباطِ ہوا
 کسی کی اگر تونے رشکِ مسیحا
 مجھے خوفِ خورشیدِ محشر سے کیا ہے
 حبیبِ خدا اشرفِ انبیاء ہے

مگر شافعِ محشر مختار ہوگا
 نکوئی جہان اپنا غنوار ہوگا
 اگرچہ کساندار دوچار ہوگا
 وہ جنت پہ مائل نہ زہار ہوگا
 مے عشق سے چونکہ شراب ہوگا
 زیادہ یہ میاں بہار ہوگا
 مرے سر پہ نیون کا سردار ہوگا
 ہوا کوئی ایسا نہ زہار ہوگا

بلا میں اگر آستانہ پہ اپنے
میں لکھتا ہوں اوصاف کو محمد
سدا اپنے مرقد میں مانند جسد
طلب گہ چہ تیر میں فرمائیں ہوا
عذاب سقر اس سے بھاگیگا کوسوں
ولا جمع کر سکے داغ حسرت
حدیث نبی پر جو ثابت قدم ہے
پناہ اس سے مانگیگی ناچہٹ

جبین سائی کا لطف بسیار ہوگا
مرا شعر بہتر از اشعار ہوگا
مرا طالع خفتہ بیدار ہوگا
ہے مشکل مگر سہل دشوار ہوگا
جو غم میں نبی کے گرفتار ہوگا
اگرچہ تو سفلس ہے زوار ہوگا
وہ پل پردوان مثل رہوار ہوگا
تو جسکانہ اسے شہ مددگار ہوگا

غزلِ نعتِ تیری مانندِ سبیل
لکھیگا وہ جو سبیل زار ہوگا

عشق وافر ہے اسکی رویت کا
راز دان ہے وہی حقیقت کا
اسرا اس سے ہے شفاعت کا
وصف لکھتا ہوں کسکے قامت کا
آئینہ ہوں میں اسکی صورت کا
حب لد اسکو دکھا دیا اللہ
اسکی فرقت میں ہوں سر تہیہ

نور ہے جو چراغ وحدت کا
رہ نما ہے وہی طریقت کا
وہ شفیع ہے تمام اُمت کا
خوف ہو مجھ کو کیا قیامت کا
پردہ اٹھ جائے چشمِ حیرت کا
ہے نمونہ جو تیری قدرت کا
حال ابتر ہے میری حالت کا

ابر گریہ کا وہ ترشح ہے
وہ مدیج جناب باری ہے
اشرف الانبیاء صیب اللہ
خود خدا نے قرآن میں فرمایا
اُسکی طاعت خدا کی طاعت ہے
ہے محبوب اسی میں یہودی
مال و زر دیکے حبِ حضرت لو
نقد سودا ہے جان پہنچ کے لو
اب تو فرست ہے کچھ کہاں قر
جلے بارگاہِ یزدان میں
سچر نہ بازار اور بازار سی

مینہ برستا ہے روزِ کثرت کا
عشق ہے دل کو جسکی محبت کا
دُرج ہے گوہرِ نبوت کا
جا بجا ذکر اُسکی طاعت کا
ایسا رتبہ ہے میرے حضرت کا
دم بھر و آپ کی محبت کا
شوق ہے گر مصوٰلِ ولت کا
مال ازلان ہے بیش قیمت کا
وقت جاتا ہے پھر تو فرصت کا
وہ پیاں رہے گر پاپی وقت کا
داغ رہ جائے زل میں است کا

بیٹھ در پر حضور کے چکر
شوقِ سلسلے گزیرات کا

چھپ جائے چاندِ حسن رخ ماہتاب کا
دیوان بگیا میرا شیشہ گلاب کا
سید ہا ہوا راستہ ہی جنت کے باب کا

مخ سے اٹھائے گریہ وہ پردہ نقاب کا
مضمون لکھا جو عارضِ گلگون جناب کا
اسے مومنو صراطِ نبی پر چلے چلو

حامی ہو جسکا شافع محشر بروز محشر
شیدائی ہے جو کوچہ محبوب حق ولا
کہد ونگاصات قبرین منکر نکیر سے

کیا فکر و اعظا اُسے روز حساب کا
بیشک وہ پاسبان ہے جنت باب کا
مداح ہوں جناب رسالت مآب کا



بسل حضور کا ہوں پکاروں گا آپ کو
دفتر کھلیگا جس گھڑی میرے حساب کا



نہیں کچھ آج سے شیدا شمیم زلف احمد کا
نذر کو پھول لاتی ہر نیم گلشن جنت
خیال آساہین گم عاقل احمد پر دین
حجاب شوق اسطابق ایوان حقیقت سے
رسول مشکل آدم کو دم میں واسطہ کیا
یقینی بات ہے واسطہ دریاں ناشتہ پر چیر
کر بین عیار کر کو سول نکال جاؤ گناہ سے
نہ ہوتا سدا راہ گر پردہ اسرار محبوبی
غرض کچھ شاعری آوز نہ مطلب شعر گوئی سے
طفیل شافع محشر بچے آفات محشر سے
وہی ہے عارف کامل وہی ہے عابد و زاہد
نکیرین آکے پوچھینگے جو مرقمیں تو کہد ونگا

ازل ہی ہے سربسل میں ہو دا ہے محمد کا
میں جسم وصف کہتا ہوں گل خیار احمد کا
یہ اک مر سغانی ہر معما میسم احمد کا
ہوا چہ چہ ہوا فاکتیں پر اسکی آمد کا
نہ ہو کیوں فخر مانگ لیر اس فخر ابو جب کا
جسے خلد بین لیتے ہیں کچھ سب محمد کا
یال آگرا باغ ارم میں اس ہی سد کا
نگہانتا راستہ زہار ذوالقرنین پر سد کا
یہاں تو اور ہی کچھ مدعا ہے اپنے مقصد کا
وگرنہ دیکھتے عاصی تماشا زجرا ورمہ کا
ہو ابو واللہ و شیدا جمال نور سمر کا
مرا آقا محمد ہے میں خادم ہوں محمد کا

تاسف کیون آئے ہندین رہ کے اسل عرب مسکن قدیمی ہے ہمارے جد امجد کا

منہ نہ دکھلائے خدا مومن کو اُس بدکار کا
پر تو او کیسین نہ ہم اُس قوم بد کردار کا
دیکھئے کیا حال ہو اُس نالہ فی التار کا
میں رہوں غلام جناب احمد تختار کا
لطف ہوا سپہ سدا دین کے سردار کا

خون کیا ہے جسے بسل سید ابرار کا
خیل بدکاران سے محفوظ رکھے ذوالمن
ہو زید ہے حیا جسوقت پیش ذوالجلال
آرزو یہ ہے خدایا جیتے جی اور بعد مرگ
جو غم سنین میں دایم رہیگا چشمِ غم

ہے غم آل نبی دل پر ہے بسل میحط

بند ہونے کا نہیں خون دیدہ خونبار کا

اور ہی نقشہ ہر کچھ اپنے دل بیمار کا
دل کا ہو جاتا ہے عالم مرغ آتشخوار کا
جانکر بھی بھول جائے راستہ کو ہمار کا
ور نہ دم آخر ہوا دم میں ترے بیمار کا
بند دم کروں میں منقار موسیقار کا
سرمین سودا ہے مرا اُس کا کل بلدار کا
سر گئی یادار پر منصور سے سردار کا
اک نیا عالم ہے ہر دم حشر کی رفتار کا

شیفتہ جیتے ہوں چشم سید ابرار کا
وہ بیان آجاتا ہے جب اُس شعلہ زسار کا
دیکھ پائے گرچہ میری جان کنی کو کوہ کن
لے خبر فقرِ مسیح اپنے مریضِ عشق کی
اپنے سوز دل سے گر کھینچوں میں آنسو کو
سانپ سالوٹے لگیوں سینہ پیر لادن کا
حیف اسرارِ خفی ظاہر اناحق نے کیا
نالہ شامِ جدائی سورش گرم فغان کا

سایہ نخل مدینہ ہے سرورِ جسم و جان
ہوں کرا ماکا تین مداح اُس بندیکم خاص
خلد سے بہتر ہے سایہ آپکی دیوار کا
جو ثنا گر ہے حبیب ایزدِ غفار کا

شاعرانِ ہرین بکیتا ہے **بسل** کا کلام
کیون نہوشہرہ زمانے میں ترے اشعار کا

اُکے کیونکر قلم مشقِ بیادیں شکر ایزد کا
جھکا میں سر نکو یوں خاکِ کفِ پارسالت پر
نچاٹیں ہونٹ کیوں اہلِ سخنِ نرمِ سماعت میں
یہ ہی کہتا اُٹھو نکا کج مدفن سے کہ شیدا ہوں
یہ کسکے مصحفِ رخ کا تصور ہے خداوند
عنادل کی روشن بچدیں ہوجاتی طبیعت ہے
یہی حسرت ہے دل میں رہی ارمانِ سیمین
خبر گیری بھی لینا اسے مگر آقا مرے ہولا
ازل سے لوحِ دل نقش ہے کلمہ محمد کا
طلائی دل کو ہر کسیر بوسہ سنگِ اسود کا
مذاقِ شعر میں ہے ذائقہ مستکبر زرد کا
محمد کا محمد کا محمد کا محمد کا محمد کا
ہوا ہے مطلعِ قرآن مطلعِ اُس رخ و خدا کا
سمان جب یاد آتا ہے گلِ رخسار احمد کا
پہنچا فیصلہ تیر میں ہو روحِ مقید کا
چراغِ صبح دم سے نفس کا آمدِ برآمد کا

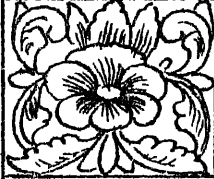
میں وہ تفتہ جگر ہوں دیکھنا بعد از فنا **بسل**
اڑیگا سنگ پارہ پارہ ہو کر میرے مرقد کا

جب شیدا ہوں محمد مصطفیٰ کے نور کا
ہے غم دوری سے حالِ تیر دلِ رنجور کا
یہاں ملک سوزِ درونی سے جگر آیا ابل
ہر گھڑی پیشِ نظر غمزہ ہے برقِ طور کا
سو جھتا ہے اندنوں لبیل کو سنسوں وں کا
دلِ لپہ ہوتا ہے گمان اب خوشہ انگور کا

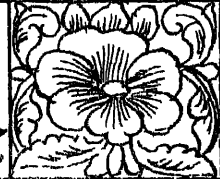
بی طرح بگڑا ہوا نقشہ ہے اس مجور کا
کیون نہ ہو چہ زباں عام پر منصور کا
عرش سے آتا ہے موزون کی مصرع نور کا



لے خبر للہ اپنے عاشق و لبتنگ کی
دار پر شور اناحق و اہر سکا شیر عشق
صرف و صاف رسول اللہ جوتابا ہزل



حامی۔ سب سے یارب شافع روز جزا



جبکہ ہنگامہ بیاہوش ترین محشور کا

فرقت شاہین اسد رحیمین بیمار ہوا	بچنا دشوار ہوا
وصل احمد کا دل زار کو آزار ہوا	سخت لاجپار ہوا
عشق طیبہ کا یہ لچہ دل میں اثر ہے پیہم	اڑا جاتا ہے قدم
آگے صرصہ سے مرے شوق کا رہوار ہوا	برق رقتا رہوار ہوا
کس طرح سے نہ میں اس شوخ کا پکڑ دین	نہیں پاتا ہوں امن
بحر عصیان کی تلاطم میں گرفتار ہوا	جذب درکار ہوا
موم پتھر ہوا انداز قدم سے شاما	مرحبا صل علی
معجزہ آپ کے قدموں سے اظہار ہوا	کشف اسرار ہوا
جوش وحشت کا تقاضا کہ صحراے عرب	دیکھے چلکے بساب
ہند میں ٹھہرا دم بھر مجھے و شوار ہوا	عشق سرکار ہوا
چین پاتا نہیں دم بھر دل بیمار مرا	الطیب دوسرا
رات دن سینہ میں کاوش کا ہی اظہار ہوا	جینا بیکار ہوا

جسکے قاسم کے تصور میں یہ آفت آئی
 حیف صد حیف وہ اب تک نہ خبردار ہوا
 لب پہ لیلیک ہوا اور ردۃ اقدس کا طواف
 جب میں سمجھوں گا کہ حال حظ دربار ہوا
 شش جہت میں سے ہتری کو سسالت کی نیا
 کلمہ گو تیرا ہر اک کافر و دیندار ہوا
 مجھے بڑ بکر کوئی دنیا میں نہ ہو گا ناشاد
 ہر گز ہریش مثل جبرئیل غم سے سروکار ہوا
 کوئی کسمل کا سوا تیرے مددگار نہیں
 جحر تیرے کوئی بھی اس کا نہ خریدار ہوا

کہ قیامت آئی
 سینہ دوسا رہوا
 اور خطا ہو گیا
 بخت بیدار ہوا
 تو ہے محبوب خدا
 لطفِ غفار ہوا
 کہ ہونِ قیامت فریاد
 بے خبر یار ہوا
 کوئی غمخوار نہیں
 در بدر خوار ہوا

ردیفِ الہامِ محمود

شہید تیغِ ناطق سے یہ سہل بدیتاب
 فراقِ سیدِ والا میں دیدہ پر آب
 ابھی ہو طور کا عالم جہان میں جلوہ نما
 شمیمِ زلفِ معنبر وہ عرقِ جسمِ لطیف
 یہ بوسےِ عطربہ مصطفیٰ معنبر نیز

سرشکِ چشمِ تصور سے قطرہ خونِ ناب
 گرا جو آنکھ سے قطرہ ہوا درِ نایاب
 ذرا بھی وہ منہ پر نور سے اٹھا نقاب
 خطا ہی دیکھے تشبیہ گر بیشک و کلاب
 محک اُٹھیں یقینِ کلیان جدِ گزرتو جانا

و در حضور ہے طوبے لہم و حسن مآب
 کہ ساقی بنکے پلائے کو لائے کو شراب
 یہ ہستی نہ ہو کے کی ٹٹی ہے یا اولی الالباب
 ہزاروں چلدے خیمہ اٹھائے مثل حجاب
 سوالِ عجز نے دستِ کرم سے پایا جواب
 بری حساب رکھنا شہابِ روز حساب
 رُپ رہے ہیں پڑے مثل ماہی بے آب
 کہ دیکھوں اوضہ اظہر جناب علی جناب

عجب نہیں ہے کہ جنتِ زمین پر عود کرے
 جوتش نہ ساقی کو شراب کیا عجب اُنکو
 حریصو چھوڑو و حرص ہو اُنکی بندش کو
 ہو ابندھی نہ سلیمان کی زیرِ گنبدِ سرخ
 گیا ہے اُس پر دولتِ کب کی محروم
 سیاہ ہو خرد گناہ میری صورتِ شبِ تار
 ہزاروں کشتے تری رہ گزین جانِ جہان
 دعا یہی ہے خداوند کارسازِ جہان

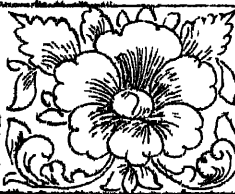
الہی بخش دے کامل
 کہ سوختہ ہو جگر جس سے جلکے مثلِ کباب

کعبہ منزلِ مقصود دکھانا یا رب
 تشنگیِ دلِ ناکامِ محبِ نایا رب
 میرے بگڑے ہوئے نقشہ کو بتانا یا رب
 تیزئیِ مہرِ قیامت کو بجھانا یا رب
 ایسے انداز سے محشر میں اُٹھانا یا رب
 پارسیٹا مرا اللہ لگانا یا رب
 مجھ کو یوسف سے مرے جلد ملانا یا رب

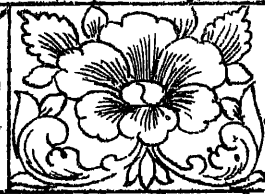
روضہِ احمدِ مرسل پہ بلانا یا رب
 جگرِ مشربِ دیدارِ پلانا یا رب
 گو براہوں کہ بھلاہوں تو میں بندہ تیرا
 طلعتِ رحمتِ عالم کا دکھا کر جلد وہ
 گوشہ : امنِ محبوبِ خدا ہاتھ میں ہو
 کشتیِ نوح کی صورتِ لطیفِ حضرت
 ہجر میں صورتِ یعقوب ہے حالتِ تیر

تنگی گور کے صدمہ سے بچا نایا رب
اپنے محبوب کا دیدار دکھانا یا رب
ہند سے صورتِ صرصر ہوں دانا یا رب
اسے لبتیک کا چاری ہو ترانا یا رب
دستِ فرقت کی اویسیت چھوڑا نایا رب
مجھ کو اُس کا کل مشکین مین پھنسا نایا رب
اپنے دربار میں اس دہنئے بلانا یا رب

سورہ قلات پس از مرگ ہو فرحت کا نشان
سکرتِ المون کا صدمہ ہیامت کا نشان
اڑ کے پہونچے کہین پربین مراشتِ غبار
مثلِ گردون مین ہوں طوفِ حرم میں صرور
دل مین مٹیا ہوا ملتا ہے کلیجہ اندوہ
سورہ واللیل کا ہر شب دلِ زار میں نقش
سر مین سودا ہو مر لب پہ ہونعرہ لبتیک



کہل سجاے سراپردہ کہین سوائی نہو
بِسْمِ زرار کو رحمت سے چہا نایا رب



رویت التاء مشناتہ فوقانی



وا عطلو تمکو مبارک ہو فضائے جنت
خار مین اُنکی نگاہوں مین گہائے جنت
شوق سے چشمِ تمنا مین لگائے جنت
اگر طلب ہے تجھے اسے جوشِ قبلے جنت
جامِ کوثر کی طلب ہے نہ غذا سے جنت
کیون نہ وہ بزم ہو توری بیضائے جنت

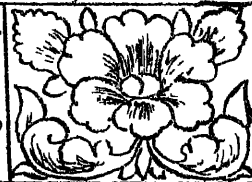
ہے مدینہ کی ہوا بہکو ہوائے جنت
گلشنِ شرب و بطحی پہ نظر ہے جنکی
خاکِ پاگرچہ حبیب و سراپتہ آئے
چاکِ کر حبیب گریبانِ کورہ شرب مین
نشہِ عشقِ محمڈ مین یہ کچھ ہوں شہر
آئے جس بزم مین اُس نورِ مقدس کا بیان

کہد و رضوان دم گلگشت سجائے جنت
بیش قدمی سر معالینے کو آئے جنت
ایک دانہ پہ ہو آدم سے خلائے جنت
ظلمت گورین ہو نور ضیائے جنت

حکم نازل شب معراج ہوا بہر حبیب
کیا عجب اُمت احمد کو براہِ تعجیل
کوئی اغوائے شیاطین میں آئے توبہ
بعد مرقون نہ ہر اسان ہو دل عاشق زار



حشر میں شافع محشر سے یقین ہے سبیل
صلہ لغت میں پائے شرفائے جنت



رویف الثائے مثلثہ



جو ہے خاص خاص اسکی رحمت کا باعث
یہ ہے عین مہر نبوت کا باعث
یہ ہے شادمانی و شجیت کا باعث
قیامت میں ہو وہ شفاعت کا باعث
یہ غم ہو گا کس دن مسرت کا باعث
محبت نبی کو محبت کا باعث



وہ ہے عام اپنی شفاعت کا باعث
کتاب رسالت ختم ہے نبی پر
دلا ہجر احمد میں مغموم رہنا
وہ قامت کہ سایہ نہ تھا جسکا ممکن
فلک کب دکھائیگا ہم کو مدینہ
دکھائیگا کیفیتِ حرام کوثر



شفیع الوریٰ ہے سبیل خدایا
بروزِ جزا ہو شفاعت کا باعث



الغیاث اے نور ایمان الغیاث



انوار اے شمع عرفان الغیاث

الغیاث اے ماہِ عرشِ مستزلت
 الغیاث اے شمعِ بزمِ کنِ فکان
 الغیاث اے رحمۃً للعالمین
 الغیاث اے رونقِ باغِ جہان
 الغیاث اے رہ نمائے راہِ عشق
 الغیاث اے سایۂ ابرِ کرم
 الغیاث اے چارۂ بیچارہ گان
 صدمہٴ فرقت سے دل بچپن ہے
 چشمِ وحشتِ زا ہے جو چشمِ غزال
 داغِ دل سے بسملِ خستہٴ بگر
 دیکھئے کب تک پھراتا ہے ہمیں
 اب مدینہٴ مین بھلائیجے حضور
 لمعۃ النوارِ ذاتِ ذوالجلال
 دم نکل جائے درِ حضرت پہ گر
 ہر زمان اب شیشہٴ دل چور ہے

الغیاث اے مہرِ دورانِ الغیاث
 الغیاث اے نورِ سبحانِ الغیاث
 الغیاث اے حُسنِ احسانِ الغیاث
 بَمَبْلِ گلزارِ یزدانِ الغیاث
 الغیاث اے وصلِ جہانِ الغیاث
 الغیاث اے ظلِ سبحانِ الغیاث
 الغیاث اے چارہٴ فرمانِ الغیاث
 جان ہے قالبِ مین پریشانِ الغیاث
 اپنے سایہ سے گریزانِ الغیاث
 بگیا سرِ حُسرِ اغانِ الغیاث
 ہند مین گردِ وں گردانِ الغیاث
 ہو دل شیدا کا درمانِ الغیاث
 اشعۃٴ مہرِ مرادانِ الغیاث
 مہر کے ہو جینے کا سامانِ الغیاث
 سنگِ فرقت کا ہو در مانِ الغیاث

خدمتِ مولائی ہو یا رب نصیب

بندۂ بسمل سہ نالانِ الغیاث

روایت اہلبیت علیہم السلام

دریائے کرم گوہر کیت مشب معراج
 اُمت کی شفاعت کا وسیلہ مشب معراج
 کونین کی آنکھوں کا ستارہ مشب معراج
 جنت سے براق آپ کو بھیجا مشب معراج
 حامل ہوا حضرت کو جو رب مشب معراج
 قرآن سے ثابت ہے نہ کھا مشب معراج
 خالق نے بصد شوق بلایا مشب معراج
 جسجا پہ قدم آپ نے رکھا مشب معراج
 پردہ میں تھا پھل گیا پردہ مشب معراج
 پس رہ گئے سوئی و سیا مشب معراج
 ادنیٰ یہ مقام آپ کا ٹھہرا مشب معراج
 باہم یہ کھرے کرتے تھے چرچا مشب معراج
 اکثر نے بہت دور سے تاکا مشب معراج
 اک شور ہوا صل علی کا مشب معراج
 وہاں حال تھا کچھ اور ہی کا مشب معراج

سُطانِ اُمم سید والا شب معراج
 ایک مہین گیا عرش سے بالا شب معراج
 انوار الہی کا تجلّا شب معراج
 تھا مد نظر حق کو بلانا شب معراج
 اس رتبہ کو پہنچا نہ پیمبر کوئی ہرگز
 اللہ نے تصدیق ہے محبوب پر وہ
 احمد سا کوئی سرور ذی جاہ نہ ہو گا
 روشن ہیں نشان آج تلک عرش برین
 ظاہر میں نظاہر تھا وہ اسرارِ دو عالم
 سدرہ سے نہ آگے بڑھے جبریل میں تک
 قوسین پہ جا کر ہوا اکدم میں فروکش
 سن سنے صد آمد و آمد کی ملائیک
 وہ آئی سواری شبہ لولاک لہما کی
 اک دھوم ہوئی صل علی صل علی کی
 بیان حسرت دیدار تجلی میں تا مل

است کی شفاعت کا تقاضا شبِ معراج
ہتا درِ بنجیر کو پایا شبِ معراج

وصلت میں پیالے تھا خداوندِ احد
آقائے جہان عرش پہ جا کر اُتر آیا

یججا ہوئے جب طالبِ مطلوبِ لعل
حل ہو گئے سنے فاؤمی شبِ معراج

دل ہے کیا غیرتِ کستان آج
رنگِ جنت ہے کلبہِ احزان آج
خار ہے سیرِ باغِ رضوان آج
مہر ہو خاتمِ سلیمان آج
صبح کا چاک ہے گریبان آج
لطفِ جب ہے حبیبِ یزدان آج
سرد دم کیون ہو مہرِ تابان آج
اپنے سایہ سے ہوں گریزان آج
شیرِ بکری کا ہے نگہبان آج
مے خیرائے سچ دوران آج
بی لہب ہو تو لائے ایمان آج
پانی پانی ہے آپِ حیوان آج
تنگ میچہر ہو اگر یبان آج

ہے تصویرِ مین روئے جانان آج
خانہٴ دل میں ہے وہ مہمان آج
لبِ گلبرگ کے تصویرِ مین
ہو مرتب جو میرا دیوان آج
وہ اُٹھائیں جو زلفِ رخ تو کہیں
خواب ہو یکن ہوں اور تجلی پاک
صبحِ محشر میں ہم جتا دیسنگے
فرقتِ شاہِ مین بسانِ غزال
دشتِ یثرب ہے گلشنِ بے خار
تیرا ہمیشہ عشقِ مرتا ہے
وہ فخرِ روضہٴ شہِ دین ہے
تشنہ کا مانِ احمدی کے حضور
دستِ وحشت کا مقتضایہ ہے

ہے سِکندر بھی مجھے حیران آج
جان دیتے ہیں اُسکے خواہان آج
مثل بانگِ جرس میں نالان آج
رودیا تو جو ابر نیسان آج
مثل داؤد ہوں خوش الحان آج
کیا مضامین ہیں شکرستان آج

آئینہ دیکھتا ہے سُنہ اپنا
کچھ تو دیکھا ہے عشقِ احمدین
عاشقانِ رسول بسل زار
میرے رونے میں کچھ تو ہے تاثیر
للہ الحمد لغتِ نوانون میں
لبِ شیریں کا وصف لکھتا ہوں

مصحفِ رُخ کی یاد میں۔۔۔
اپنے پیش نظر ہے قرآن آج

رُویفُ الحائے مہملہ

حباب وار کوئی دم ہے جسمِ زار میں روح
نہ دل ہے قابو میں اپنے نہ خستیا میں روح
پھر گئی حشر تک اپنی کوئے یار میں روح
طہان رہے جو یونہیں گوشہٴ مزار میں روح
قرار پائیگی ہرگز نہ جسمِ زار میں روح
جو کشمکش میں طبع ہے تو انتشار میں روح
ہو چاند تارا نیکوں اُسکی تار تار میں روح

پڑی ہے کشمکشِ حشرِ منتظار میں روح
یہ حد سے گزرا ہے جوشِ فراقِ شاہِ عرب
پس فنا بھی ہو گیا یہ شوقِ دامنِ گیر
عجب نہیں کہ کھلے خضدگانِ حشر کی ہنکھ
میسٹر ہو گئی نہ جیتک ہواے شیرِ پاک
یہ کسی زلفِ مسلسل نے گھر کیا دل میں
وہ خوش نقاب ہ مہرِ شعاعِ جلوہٴ طور

رہینگی واپس مرون بھی شوق دیدن چشم
نہ ہاتھ آئیگی جیتک کہ خاکپائے حضور
ہے جسکے ہاتھ میں اعصاب کلمہ طیب

ہو اے خلد ہو گواپنی انتظار میں روح
پھر گلی ٹھوکرین کھاتی بیہین غار میں روح
ہو پل صراط سو کب اسکی انتشار میں روح

یہی دعا ہے یہی مدعا ہے سہل زار
کہ اختتام کرے یاد کردگار میں روح

قد حضور کے سایہ کو سیم وزر کی طرح
فراق جنبش انگشت سروری کیجو
دل حبیب کو رشتہ ہوا شب معراج
عبث پہرون تری فرقت میں عمر بجاؤں
خیال کربت دوزخ فشان معاذ اللہ
کبھی نہ ہونگے سبکدوش منکر مولد
ہو لاکھ عابد و زاہد بدون شافع حشر
سر عدد و نہ جکے کیونکہ بر محض

نظر میں اہل نظر نے رکھا نظر کی طرح
دوخت سینہ ہو اگر وہ قمر کی طرح
جلال باری سمہر دم حسر کی طرح
قضا کا ہاتھ میں کاسے خضر کی طرح
لرز رہا ہے جگر شعلہ و شرر کی طرح
پھرینگے زیر گران بارگاہِ خضر کی طرح
نہ پوچھے کوئی ہنر و رعب ہنر کی طرح
ہوا ہے زیر بھی غالب کہین زبر کی طرح

استحایگا وہی جنت کا لطف اسے
جوراء حق میں چکے شاخ پُتر کی طرح

دلیف الخائے معجب

فکر احمدین بسر ہوتی ہے تقریر کی شاخ
 شمر آور ہے سدا غافل و تقدیر کی شاخ
 سرفرد کیونکہ نہوست کرب پیر کی شاخ
 فرقتِ شاہین رورو کے سحر ہوتی ہے
 جو مقدر کا نوشتہ ہے نہیں مٹ سکتا
 و ر خدا کا نکیا سب طایمیر کے لئے
 کتبِ سیم و دیو لاچمن سن دکھاتے
 وحشیہ یثرب و بطحی ہوں تقاضا کیا ہے

ہم ازل ہی سے لگلائے ہیں تحریر کی شاخ
 سرنگون ہستی ہے تقدیر سے تدبیر کی شاخ
 قلم ہوتی ہے یہاں نخلِ عنانگیر کی شاخ
 یار و اچھی تو رہی نالہ اشب گیر کی شاخ
 بیش جہالتی نہیں تقدیر سے تدبیر کی شاخ
 حیف ادا رائے لگائی جو یہ شمشیر کی شاخ
 کب پھلے پھلے یگی یارب مری تیر کی شاخ
 پائے مجنون سے براؤ نہ نہ خجیر کی شاخ

اُسے شافع محشر تو ہوں لیکن پل
 خون یہ ہے کہیں لگ جائے تقریر کی شاخ

روایت الدال مہملہ

مطلوبِ بے عالم سلطانِ ماحمد
 اے اکم ایم اعظم سلطانِ ماحمد
 یعظمت الہی وے شوکتِ خدائی
 اے سرورِ دو عالم وے خسروِ معظم
 اے نورِ نورِ مطلق وے دیدارِ دیدہ حق

معمورِ عرشِ اعظم سلطانِ ماحمد
 وے مددِ عالم سلطانِ ماحمد
 اے نورِ نورِ اکرم سلطانِ ماحمد
 اے فخرِ فخرِ آدم سلطانِ ماحمد
 اے شانِ شانِ اعظم سلطانِ ماحمد

اے دست گیر اُمت و شرف قیامت
اے نبیل خوش الحان و عمدت زبان
ہر قدسیان عیشین ہر عیشیان بہترین
ذیرِ لوا بہ محشر حاضر ہو یہ ثنا گر
شوقِ نظارہ ہر پل کرتا ہو دکھ و بیکل
ورودِ درونِ ایکل نالان شکلِ نبیل

اے پاسدارِ مآثرِ سلطانِ ماحمد
اے خوش بیانِ اقدمِ سلطانِ ماحمد
نغمہ سراہینِ باہم سلطانِ ماحمد
وروزِ زبانِ ہو یہ ہم سلطانِ ماحمد
اے جانِ جہانِ عالمِ سلطانِ ماحمد
گریبانِ ہونِ مثلِ شہنم سلطانِ ماحمد

سُسلِ نحیفِ بیدلِ زخمیِ شہلِ بسمل
اے رشکِ ابنِ مریمِ سلطانِ ماحمد

الہی بہ لطیفِ لقاے محمد
مجھے اپنا جلوہ دکھائے محمد
مجھے اپنے در پر بٹائے محمد
مجھے جامِ الفت پلائے محمد
نہیں آج سے کچھ فداے محمد
مرا طالعِ بیدار ہو خفتِ بختی
مہ و خورشیدِ ہو کے مہنہ کو چھپائیں
بتاؤں میں کحلِ البصر اے بصیر و
محمد کا دشمن ہے دشمنِ خدا کا

الہی بہ فیضِ ولاے محمد
مجھے اپنا شہید بنائے محمد
میرا غنچہ دِل بکھلائے محمد
مرے دل کی آتشِ سنجھائے محمد
ازل ہی سے ہوں مبتلائے محمد
اگر خوابِ مین میرے آئے محمد
اگر رخ سے پردہ اُٹھائے محمد
میرے سر ہو گر خاکِ پائے محمد
خدا کی ولا ہے ولاے محمد

بچھاؤن کیون نہ پلا اپنی آنکھیں
 ازل سے وظیفہ سقر ہے اپنا
 محمد نہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
 غلامان احمد بروز قیامت
 سنادی ہو خود حشر میں شہر محشر
 جہان میں ہوش القہر آشکارا
 کیا نور سے اپنے پیدا خدائے
 پے غسل لائے امین آپ کوثر
 بہ ہم جب تک جان تن ہیں الہی
 بدالین بس اب آب ہندوستان سے

مرے دل میں تشریف لائے محمد
 سناے محمد شنائے محمد
 ہوا ہے یہ سب کچھ براے محمد
 کہڑے ہونگے زیرِ لواے محمد
 وہ آئے وہ آئے وہ آئے محمد
 گر انگشت اپنی پلاے محمد
 خدا کی ضیا ہے ضیاے محمد
 یہ رتبہ ہے کس کا سواے محمد
 رہے سرین سمیر ہواے محمد
 مری آرزو بھی براے محمد

اسے کفش برداری کیجے عنایت
 یہ سب مل بھی ہے خاکِ پائے محمد

نور جمال مصطفیٰ صلی علی محمد
 تاج و تاج اولیا صلی علی محمد
 ماہِ عجم ہر عربی نسب اتی لقب
 شمس الضحیٰ بدر الدجی الصمد علی نوالہ
 آدم سے تریا عیسٰی نبی مشتاق میں ترے بھی

شانِ خدائے کبریا صلی علی محمد
 فخرِ کلاہِ انبیا صلی علی محمد
 محبوبِ حق خاصِ خدا صلی علی محمد
 بہت لوری غل ہر ترا صلی علی محمد
 اے دلبرِ نازک ادا صلی علی محمد

اے راکبِ فلک و رونقِ حور ملک
 در پر تر از جانِ مرغِ جگر بینِ مثلِ یاسمن
 تو مصدیرِ العام ہے تو منظرِ اکرام ہے
 کیوں شوقِ نظارہ نہ ہو کیوں سینہ صید پارہ
 محبوبِ حق جل و علا یاسین ہے جسکی ثنا
 اے حمۃ للعالمین سے حاملیٰ اندوگین
 حور و ملک جن و بشر ارض و سما شمس و قمر
 قربانِ اسماں جہاں طفل و مالا بے مکان
 اعجاز سے خالی نہیں کو تیرا شاہدین
 تاکید ہے ایمو نہ جب نامِ حضرت کا سنو

زینتِ دہِ عرشِ علیٰ اصلِ علی محمد
 سلطان سے تائینو اصلِ علی محمد
 اے منبعِ جود و نحلِ علی محمد
 جب آپ فرمائے خدا اصلِ علی محمد
 آیا ہے دل سپر مر اصلِ علی محمد
 جلوہ مجھے اپنا دکھا اصلِ علی محمد
 سب ہیں تے پسرِ فضلِ علی محمد
 تصدیق کو لائے سجا اصلِ علی محمد
 جسے مستافورا کہا اصلِ علی محمد
 فوراً پڑھو اصلِ علی اصلِ علی محمد

پس عمل کی ہے یہ التجا ای خالقِ ارض و سما
 ہو و رد لب صبح و مس اصلِ علی محمد

خدا کی شان ہے شانِ محمد
 خدا خود ہے نگہبانِ محمد
 چراغِ طاقِ ایوانِ محمد
 وہ والا شان ہے شانِ محمد
 وہی ہیں سر و بستانِ محمد

بیانِ کس سے ہو شایانِ محمد
 خدا خود ہے ثنا خوانِ محمد
 رہیگا تا ابد روشن جہانِ مین
 ہے ادنیٰ اسعجزہ شق القمر کا
 جہیزِ مین باغِ شریعت مین سرافراز

ابو بکر و عثمان و عیدر
 بہاے چشم گریان نے دُرا شک
 نہ ہو کیوں خون لنگھوں جاری
 انہیں نور شید محشر سے خط کیا
 مجھے دو چین مرقدین نکیر و
 میرا منہ اور ثنائے شافع حشر
 بحق محمد مختار مختار

یہ ہیں شمع شبستان محمد
 جب آئے یاد وندان محمد
 لگا ہے تیر مژگان محمد
 جو ہو گئے زیر دامن محمد
 مسلمان ہوں ثنا خوان محمد
 یہ طعن حق ہی احسان محمد
 دکھائے جلد ایوان محمد

الہی بخش

یہ عالمی ہے ثنا خوان محمد

رسول خدا ہے ہمارا محمد
 ہو اعرش ممتاز جسکے قدم
 خدا اُسکا عاشق وہ عاشق خدا کا
 ہمیں کیوں نہونا ز بخشش یہ اُسکی
 زمینِ زمان اُسکے ارشادِ ران بین
 لَقَدْ جَاءَ کَہْ مُحَمَّدٌ بِرِشَادِ حَقِّ
 ہے اعجازِ شق القہ آشکارا
 ہوا نشانِ مین جسکی قرآن نازل

ولی الولا ہے ہمارا محمد
 وہ صدرِ راعی ہے ہمارا محمد
 وہ تازک ادا ہے ہمارا محمد
 حبیبِ خدا ہے ہمارا محمد
 وہ فرمان روا ہے ہمارا محمد
 عظیم السخا ہے ہمارا محمد
 وہ معجز نما ہے ہمارا محمد
 وہ شانِ خدا ہے ہمارا محمد

وہ صاحبِ لوا ہی ہمارا محمد
پہی مدعا ہے ہمارا محمد

چمپے جسکے سایہ میں خوشیہ مجھ شہر
ترا سنگ در اور بندہ کا سر ہو

ہمیں فتنہ شہر سے توت لہل
شفیع الہی سپ ہمارا محمد

روایت الدال معجزہ

دل نشین کیون نہ ہو محبوب احد کا تعویذ
ہم ازل ہی سے لکھا لائے ابد کا تعویذ
کار گر کچھ نہ ہوا بغض و حسد کا تعویذ
اسم احمد ہے دلا ایسی سند کا تعویذ
بعدِ مہرون ہو سر کج حسد کا تعویذ
پاتا کس طرح سے بخشش کی سند کا تعویذ

اسم احمد ہے دلا فتنہ کی دکان کا تعویذ
نقشِ دل عشق شہر سے سند کا تعویذ
رایگان بندش بی برب گئی آخر کار
خاتمِ ہر سیماں کو بھی تسخیر کرے
جیتے ہی نقش ہے کلمہ طیب دل پر
جہل بیکار نے بوجہل کو بیکار رکھا

ہے کلیدِ در ہر کار اہم اسے لہل
حرزِ جان کیئے اسمائے احد کا تعویذ

روایت الرائے مہملہ

پھر جہن سالی گردن بیت رسول شہر

مثل گردن ہوں مطوف پہلے بیت اللہ پر

ہوں تصدق جسدِ رُس شاہِ عالیجاہ پر
 ہے معطر اُسکی بوئے عشق سے اپنا دماغ
 گر فلک پہونچائے تیرے تین برائیں مراد
 دم کے دم میں اُنکے پہونچوں منزلِ مقصود
 ہاتھ اٹھا سینہ سے ہر دروہی دل میں طیب
 خوش نصیبی اسکو کہتے ہیں ہوئے بیوقوف آپ
 لختِ دل شاخِ مرہ پر مثل گل آنے لگے
 اُس جبینِ پاک سے یوں جلوہ گر ہے نوصا
 گر فرائے عرقِ رو پاک دکھلائیں حضور
 آہ و نالہ سے ہے میرے آسمانوں پر خوش
 یوں چلی حرفوں میں ہے نامِ نبی دل پر رقم
 عشقِ احمد کا تصدق ہر دم نعتِ نبی

منکشف ہے حالِ دل میرے اللہ پر
 سرنگون ہیں مشک و عنبر جسکی گدراہ پر
 نقشِ بجاؤں درِ بیتِ رسول اللہ پر
 کاش بازو میں لگا دے گھرے اللہ پر
 بوجہ ہے ترکِ ادب رکھنا کلام اللہ پر
 کہل گیا رستہ ہدایت کا ہر اک گمراہ پر
 آئینہ کا پھل کب الہی میری شاخِ آہ پر
 شمعِ انور ہے روشن گویا بیت اللہ پر
 چاند تارا ہو نمایان حسنِ مہر و ماہ پر
 جان سے جلتے تین ملائک میری نالہ و آہ پر
 ہوں مجلا حروفِ جون لوحِ کلام اللہ پر
 پھول جہڑے تین پھل سے بسم اللہ پر

مکمل نہ ہو خاطر ملول

کارِ مشکل سہل ہوں سب تیرے خاطر خواہ پر

کیون نہ چھکوں صفِ وصفات میں یا ہو کر
 کیون نہ بیٹھوں تیرے رستہ میں نہ لہجہ ہو کر
 اڑ چلون میں بھی ترے ساتھ میں تپا ہو کر

عندلیبِ چمنِ مدحتِ مولا ہو کر
 میرے یوسف میں ترا عاشقِ شیدا ہو کر
 چل نسیمِ سحری جانبِ لطیفی چل بھی

اے صبا جو نِخسِ خاشاک ٹھکانا کیا ہے
 زاہد و جُستوئے کوثر و نسیمِ عبث
 جُز ترے ختمِ رسلِ چشمِ زدنِ مینِ یونگنوں
 کب تلکِ یرِ فلکِ تیغِ تبسم کا شہید
 اُمّتی اُمّتی محشرِ مینِ پکارِ نگے جب آپ
 یہ وہ اسرارِ نہیں جسکی تلافی ممکن
 کم نصیبی کوئی اس سے بھی زیادہ ہوگی
 آپکی شان کی شہرت ہی کہے دیتی ہے
 خود کہینگے مجھے مداحِ پیمر ہے نکیر

پُر پرین گے کہین اُس راہِ مینِ تیکا ہو کر
 مَسّتِ صہبائے ولّائے شہِ والا ہو کر
 آگیا فرشِ پہ پھر عرشِ معلا ہو کر
 رُپے یون صورتِ بسملِ ترا شیدا ہو کر
 پائے اقدس کو چمٹ جاؤنگا سایہ ہو کر
 سر سے جاتا ہو کوئی زلفِ کا سودا ہو کر
 دُورِ خدمت سے رہے خادمِ مولا ہو کر
 وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا خلاصہ ہو کر
 جب پڑہوں نعتِ نبی قبر میں بیٹیا ہو کر

ہن مین شاہِ عرب یون رہے سبیل

خادمِ بارگاہِ حضرتِ والا ہو کر

رویف الزاے معجزہ

دورِ گردون نے رکھا جو نِخسِ خاشاک ہنوز
 ہم گوئے کی طرح سر پہ لے خاک ہنوز
 روضہ پاک نہ دیکھا شہِ لولاک ہنوز
 دستِ وحشت نے گریبانِ نکمیا چاک ہنوز

زندگی خاکِ بسیر کی تہِ افلاک ہنوز
 پہر تے ہیں بے سرو سامان تہِ افلاک ہنوز
 پردہ چشمِ تمنا نہ اُٹھا حیفِ حیف
 ہم بھی سودا ئے محبوبِ خدا کہلاتے

ہجر احمدین جے بھی تو جے خاک ہنوز
ایسا دیکھا ہے کہیں قس چلاک ہنوز
کیوں جنون کیوں نہ گریبان کیا چاک ہنوز
تیرا عاشق تیرا بھل ہے جگر چاک ہنوز
مین تو حاضر ہوں تو حاضر نہیں سفاک ہنوز
آئی ہی کسکے لئے خلد سے پوشاک ہنوز
کشتہ غم ہی رہا یہ دل غمناک ہنوز

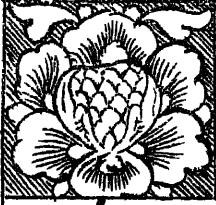
خضر کو راہ نہ ملی پی لیا گو آب حیات
طرفۃ العین میں سد رہے بھی آگے نہ بچا
فرقتِ یثربِ یطی ہے گوارا رک کو
کہہ دے اُس فخر میحاست یہ لبتہ کوئی
گر کے مقتل میں دم قتل کہا شہ نے کہ آ
زیب تن کسے کی سبطین پیہر کے سوا
واسے ناکامی کہ دیدار سے ناکام کہا

ہو کے نچیر شہنشاہِ عرب پس زار
خوبے بخت رہا تہ فتراک ہنوز

ر د ی ف السین معجمہ

جامِ وصلت نہ ہوا اے میسرِ افسوس
میرے آقا میرے مولا میرے سرورِ افسوس
ما تم حسرت دیدار ہے سر پر افسوس
میری قسمت کا لکھا میرا مقدر افسوس
میں ہا حلقہ زوار سے باہر افسوس
درستِ افسوس کو اتا ہے جگر پر افسوس

رایگانِ عمر ہوئی ساقی کو شرِ افسوس
آپکا ہو کے رہوں ہندین پابند خیال
مرگ پر اپنے نہ آئے مجھ پر و نا کیونکر
قاصدِ اشک بھی پیونچے نہ مقصد تک
قافلے پہنچ چکے روضہ اقدس کے حضور
دونوں باتوں سے جو ملتا ہوں کیچہ اپنا



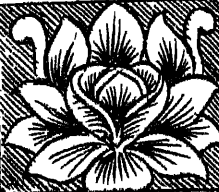
ہو چکے سیرمے وصل سے قسمت والے
تو ترپتا ہی رہا بسملِ احقر افسوس



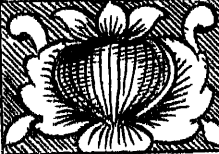
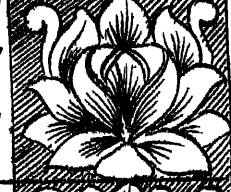
ایسا ملک ہر خشک تر فریادرس فریادرس
ایسا صبا: شرف و شرف فریادرس فریادرس
دستِ تری جاؤں کہ ہر فریادرس فریادرس
ہر سمت تیرا اثر فریادرس فریادرس
سب میں تو ہی ہے جلوہ گر فریادرس فریادرس
لے کر مجھے نظر فریادرس فریادرس
گریبان ہونِ مثلِ ابرتر فریادرس فریادرس
حیران ہوں جاؤں کہ ہر فریادرس فریادرس
کس کے کہوں حال جبکہ فریادرس فریادرس
مشکوہ ہوں شام و سحر فریادرس فریادرس
سب میں تیری دستِ نگر فریادرس فریادرس
اب جلے میری خبر فریادرس فریادرس
مجھ کو بھر امت نہ بد فریادرس فریادرس
ہو تیرے رستہ پر گزر فریادرس فریادرس
کشتی ہی اب میری ذریعہ فریادرس فریادرس

اے خالقِ جن و بشر فریادرس فریادرس
اے خالقِ باد و سحر و میوہ و درخت و شجر
تو خالقِ و خلاقِ ہی تو رازق و رزاق ہے
تو تو عظیم الشان ہے تو تو بڑا رحمان ہے
ہر شے میں آتا ہے نظر کیا ذرہ کیا شمس و قمر
ایسا بادشاہِ مکتہ دان و واقفِ راز و نیاز
اب سے گزرا ہے محسنِ راز و نیاز
وحشتِ نئی ہے ہر زمانِ گم ہوں بساں بے نشان
مونس نہیں ہمدرد نہیں وقت نہیں محرم نہیں
ہر صفحہ دل پر رسمِ نعام تیرا ایک قلم
سب کا تو ہی ہے مدعا سلطان سے تائینوا
عرصہ ہوں کا داد رسِ نعرہ کنانِ مثلِ جرس
گو ہوں فقیر و بینوا پر ہوں تو میں بندہ ترا
ہر لمحہ ہر صبح و ہر دم ہی ہے التجب
ہوں بھر عصیان میں پڑا کر پار تو بڑا امر

دل کی جو کچھ آرزو روشن ہے تجھ پر ہو بکری
اے سروِ عالی قدر فریاد رس فریاد رس



بسمِ نخبِ خستہ جان ای بادشاہِ دو جہان
در سے ترے جائے کدھر فریاد رس فریاد رس



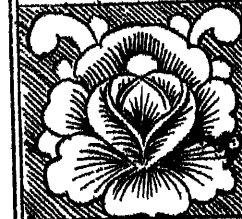
ردیفِ شین معجزہ



دل میں ہے عشقِ الفت خیر الورا کا جوش
اُس وقت کچھ لینا حبیبِ خدا کا جوش
مشہور عام ہے شہِ خیر کث کا جوش
تقسیم ہی ہا شہِ کربو بلا کا جوش
بنتِ نبی کو آئیگا جب خونہا کا جوش
مشہور ہے حضور کے کطفِ عطا کا جوش
کیون نارسا نامری آہِ رسا کا جوش
گرد و غبار ہی رہا باد صبا کا جوش
گو جوشِ زن ہو مدعی و مدعا کا جوش
جب تک رہی کمرے اُس ہنسا کا جوش



واعظِ سنانہ دوزخِ عبرت فرزا کا جوش
محشر میں آپ صرفِ شفا ہوں جس گہری
اک ضربت گرا دیا کوہِ گران کو خاص
امت کو دیکھتے تھے کبھی نانا جان کو
اک محشر اور برسرِ محشر ہو آشکار
مجھ نہ اتوان کو سیلِ الم سے بچاؤ
کیا جانے کیا ہوا دل مضطر کا خطر
پہونچی نہ میری خاکِ مینہ میں حیف حیف
جوشِ حیرانین جز تر فریاد رس ہو کون
تہراے پائے محشر بھی پلے دم غبور



فرشِ زمین سے بکری خستہ کو بے تکان
عرشِ علا پہ لے اُڑ اصلِ علی کا جوش



روایف الصاومہ

دلا یوں تو میں سارے انبیاء خاص
جسے ہے عشق محبوبِ خدا خاص
مری آنکھیں ہوں روشن مثلِ خورشید
جو ہمارے محمد مصطفیٰ ہیں
الہی کب برائے گی تمنا
تپ سوزِ درون نے پھونک ڈالا
خیالِ حبشِ مشرکان ہے ہر دم
کھلے اُسپر نہ کیوں علمِ لدنی
خدا سے بخشوا لینا خدا را
گنہگارِ ان اُمت کا وسیلہ
ہوا وہ داخلِ جنتِ سند ہے
کہوں گا عامِ جلسہ میں خدا سے
بجھائے آتشِ دل کو خدا یا
وہ یومِ وصلِ جانان ہے واعظ

مگر خاصوں میں ہیں خیر الورا خاص
وہی بندوں میں ہے بندہِ دلا خاص
نظر آئے جو وہ نورِ خدا خاص
مدینہ خاص ہے اُن کی دوا خاص
کب حاصل ہوگا اپنا مدعا خاص
کلیجہ جلکے خاکِ تر ہو اخاص
مُشتبک ہے شہا سینہ مرا خاص
دبستانِ جسکا ہو عرشِ علا خاص
زبان پر آپ کی ہے فیصلہ خاص
ہے ختمِ المرسلین خیر الورا خاص
کہ جسے آپ کا کلمہ پڑھا خاص
محمد ہے ہمارا پیشوا خاص
عنایت ہوں وہ رحمت کی گشا خاص
جسے کہتے ہو تم روزِ جزا خاص

بدا لوروضہ اقدس پہ مولا

یہی سہل کی ہے اب التجا خاص

روایت الضاد و مجرہ

روشن ہے مثل ماہ صیبا کا فیض
زر ریز ہے حضور کے لطف عطا کا فیض
ہوتا نہ درمیان اگر اُس دلربا کا فیض
پھیلا ہے شہت مین نبی اورا کا فیض
فخر عوام ہے در شاہِ ولا کا فیض
حایل نہ ہوتا اگر چہ رسول خدا کا فیض
اُس وقت دیکھ لینا شفیع الورا کا فیض
اندھرے بزم مولد خیر الورا کا فیض

فیض ازل ہے حضرت خیر الورا کا فیض
دنیا کا طشت دین کی دولت سے پر کیا
آتا عدم سے کوئی نہ ہرگز وجود دین
جاری ہے چشمہ کلمہ طیب کا ہر طرف
انسان کیا فرشتے بھی ہوتے مستفیض
قابل اُلوہیت کا نہ ہوتا کوئی بشر
جب خفہ گمان حشر اٹھیں فرش خواب سے
انسان بھی زمرہ ملکوتی میں ہوں شمار

سہل ترا کلام بھی کیا خوش کلام ہے
تحقیق ہے حضور کے وصف ثنا کا فیض

روایت الطائے مہملہ

شغل اپنا ہے تلاوت قرآن غم غلط
کس وزموگا ای شہ ذیشان غم غلط

یا دُرخِ نبی ہے ہی ہر آن غم غلط
کب آئیگی وہ ساعت خوش گام نیک حال

گلگون ہے داغِ ہجرتی سے دل و جگر
آجائیں گروہِ خلوتِ دل میں ہوا روی
ہمدرد نہ غمگسار نہ مونس نہ دل نواز
میں اُس سیمِ گلشنِ خوبی پہ ہونِ نثار
جنت کہوں بہشت یا باغِ ارم کہوں
تسخیرِ کرشہا مجھے سحرِ حلال سے
قطرہ جو ٹپکے فرقتِ احمدین آنکھ سے
لکھتا ہوں مصحفِ مولیٰ سلطانِ مینا

کافی ہے اپنے پاس یہ سامانِ غم غلط
بجائے پھر تو کلبہٗ احرانِ غم غلط
پھر کہیے کس طرح سے ہوا یجانِ غم غلط
فرمایا جسکو آپ نے ریحانِ غم غلط
از بس ہے روضہٗ روضہٗ رضوانِ غم غلط
ہوتا نہیں ہے اب کسی عنوانِ غم غلط
بیشک بنے وہ کوؤ و مر جانِ غم غلط
ہو کیوں نہ یک قلم مراد یوانِ غم غلط

کرتے ہیں بزمِ حمد و ثنائیں بہ شوق و ذوق
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَدِیْفُ الطَّائِرِ مَجْمُوعِ

ترجمہ خیر ہے ذکرِ محمد مصطفیٰ و اعط
وہ اک آئینہٗ حیرت ہے جسمِ دلِ را و اعط
میں ہوں محو تماشا جمالِ مصطفیٰ و اعط
کہ اک انگشتِ مہتابِ فکر ہے کیا و اعط
حدود اربع نے گو اطرانِ حلال کیا و اعط

طرب فراہی تو صیفِ رخِ بدر الدجی و اعط
سراپا نور اور پھر نور کے سانچے میں ڈلاہی
خیالِ کربتِ دوزخِ فکرِ عیشِ جنت ہے
تصدقِ اس لبِ مجرّمِ چمنِ دم بہرین
احاطہ آپکے اخلاق وافر کا نہیں ممکن

نہ ہوتا اگرچہ جلیل عشق محبوب خدا واعظ
خدا کا ہر کوئی ثانی نہ ہمسرا آپ کا واعظ
کسکتا ہر جگر میں خار عشق مصطفیٰ واعظ
غلامانِ پیہر یوں مجھے سمجھا گیا واعظ
شفیع عاصیان خیر الورا صاحب لوا واعظ
خوش آگئی اُسے ہرگز نہ جنت کی ہوا واعظ
دو بار اچھر تو الطافِ محمد کو سنا واعظ

عدم سے کوئی بھی اگر نہ پرتا نہ ہستی میں
عبان ہے شاہد و مشہود ہا ہم و نون کتابین
سراپا دروہوں تپہ نہ دہانی ہے
نبی کو کہنہ و النون میں تہن کچھ ایسا ویسا ہون
ہمیں اُسکا وسیلہ ہر حبیب حق صفت کی
ہو اکتیرب بطحی فی جسد میں ثایت کی
کہین تلخی محشر بھی ہمیں قند مکر ہو

اُسی زلفِ معنبر کا دلِ لعل میں سودا ہے
کہ جسکی وصف میں اللیل ہے جلوہ نما واعظ

روایت العین مہملہ

ولیّ الولا ہے ہمارا شفیع
شہِ دوسرا ہے ہمارا شفیع
وہ بدر الدجی ہے ہمارا شفیع
علیُّ العلاء ہے ہمارا شفیع
ضیاءِ خدا ہے ہمارا شفیع
وہ صاحبِ لوا ہے ہمارا شفیع

شفیع الورا ہے ہمارا شفیع
حبیبِ خدا ہے ہمارا شفیع
سراسرِ علانک ہے روشن بیان
مارج مراتب میں بعد از خدا
وہ ہے شمعِ اوجِ وحدت کا نور
لقد جاءکم جسکا شانِ نزل

ہمیں ظلمتِ پل سے لغزش کیا ہو
جو معراج کی شب گیا عرش پر
لیا جسکو آغوشِ رحمت نے تمام
نہ ہو کفرِ مخفی پہ کیوں ہکوتا ز
ہو ا جکا ثانی نہ ہو گا کرئی
ہے اب تک دیکھہ فیض وا

سراجِ ہدا ہے ہمارا شفیع
وہ صدرِ اعلیٰ ہے ہمارا شفیع
وہ رمزدنی ہے ہمارا شفیع
یہ مضمون نکلا ہے ہمارا شفیع
وہ ذاتِ خدا ہے ہمارا شفیع
کریمِ اسخا ہے ہمارا شفیع

عذابِ قیامت سے سبک ہر اس
ہمیں نکر کیا ہے ہمارا شفیع

روایت الغین معجزہ

یسا تک فراقِ سیدِ عالم میں کھائے داغ
تسکینِ غمِ حضور میں کس کس کو دیجئے
اے چشمِ سیلِ اشک سے دلکو بچاؤ
داغِ متاعِ عشقِ نبی سے ہر دل غنی
چمکنے کے جونِ ثوابتِ ستارہ حشر میں
کیونکر نہ چشمِ شوق سے فٹکے راز ہو
پہونچا رسولِ پاک کی خدمت میں مثلِ برق

سینہ میں کوئی جانہیں خالی سوائے داغ
جانِ مبتلائے غم ہی جگرِ مبتلائے داغ
اے گرہِ دیکھنا کہ کہیں یہ بچائے داغ
ای فقر کچھ طلب نہیں دلو سوائے داغ
روشن ہے ہم پر خوب جو ہدائے داغ
لالہ کی شکل کوئی کہانتک چمپائے داغ
ہر خدا ہو تو ہی دلا رہنمائے داغ

بسل زبان مردِ چرخانِ بیانی
پہلو میں جاگم ہے نہ سینہ میں جاگم داغ

رویف الفافے معجمہ

خدا سے پوچھئے اُس فی وقار کی تعریف
سُتائی یار نے کس درجہ یار کی تعریف
ہو ائے شوق ہر اُس شہسوار کی تعریف
ہی فخرِ عام شہِ فتح سار کی تعریف
نبی کا وصف ہے پروردگار کی تعریف
کلامِ پاک میں حق نے پکار کی تعریف
کرشمہ ساز ہے بیل و تہار کی تعریف
بہاِ خلد کی جہیزِ نثار کی تعریف
علی سے پوچھے کوئی ذوالفقار کی تعریف
جو لوگ کرتے ہیں مُشکِ ستار کی تعریف

حبیبِ پاک شہِ نامہ ار کی تعریف
نظر سے اہل نظر و یکسین معنی لولاک
زمین سے عرش پہ اور عرش سے بحرِ عالم پاک
کلیدِ قفلِ اہم ہے یہ بحرِ خاصِ الخاص
بہ شوق صرف صفت کیوں نہیں عباد اللہ
وہ نورِ شمعِ ہدایت ہے بزمِ موجودات
ہے زلفِ سورہ واللیل و الضحیٰ عارض
وہ روضہ روضہ اقدس ہے عاشقانِ رسول
ہزاروں شقیہ اعدا دین کئے تہ تیغ
نبی کی زلفِ معنبر کے روبرو ہے خطا

حضورِ دل سے ہو مصروفِ حمد کے سمل
بشر پہ فرض ہے پروردگار کی تعریف

دلیف القاف معجزہ

ٹڑپا رہا ہے دکھ کو یہ حضرت غم فراق
کیا کیا اُسٹار رہے قیامت غم فراق
کبتک رہے یہ زیر مضیبت غم فراق
پیوست ہی جگر میں یہ لذت غم فراق

بچپن کر رہا ہے طبیعت غم فراق
گہیاس گہہ ہر اس گہے نالہ گہہ فغان
ایجذب ہو تو ہی دل بسمل کا چارہ جو
از بس خدنگِ عشق نبی ہے مذیق تر

یار بک ہو گا بسل جان باز کا سیاب
کس روڑ پائیگا یہ نہر سمیتِ حنم فراق

دلیف الکاف مہملہ

دیکھے جلوہ دیدار دکھائیں کبتک
قمر باذنی کی صدا ہلکوں نائیں کبتک
وہ عیادت کو مگر دیکھے آئیں کبتک
مثل منصور انا الحق کو چہ پائیں کبتک
دہجیان حبیب گریبان کی لڑائیں کبتک
ابرِ رحمت میری آتش کو بجھائیں کبتک
اُس تجلی کی چمک ہکود دکھائیں کبتک

وہ نقابِ رخ پر نور اُسٹائیں کبتک
منتظر ہوں در اقدس پہ بڈائیں کبتک
لب پہ ٹھہرا تو لیا جانِ حزمین کو لیکن
شہرہ آفاق ہوا چاہہ کامیری چرچہ
عشقِ احمدین خداوندِ احد صورتِ قیس
پھونک ڈالا تپ ہجران تہہ چرخ کہن
طور پر حضرت موسیٰ کو غش آیا جس سے

کام بن بن کے بگڑتے تہیں مقدر کا لکھا | ایسے بگڑے ہوئے نقشہ کو بنائیں کیتک

ہر زمان سورہ یسین ہے سبق اور دلیل
دیکھیں تفسیر منزل کو دکھائیں کیتک

رویف اللام مہملہ

صدقے تمہارے نام کے قربان یا رسول
روح الامین جسکا ہو دربان یا رسول
گو یا ہے ایک ذرہ بیجاں یا رسول
نازل ہے شان پاک میں قرآن یا رسول
دُشوارِ یان ہوں سب مری آسان یا رسول
گو ہاتھ آئے تختِ سلیمان یا رسول
بیتاب کیون نہ ہو مہتابان یا رسول
جو ہو چکا حضور کا خوان یا رسول
سر پہ ہو میرے آپکا دامان یا رسول
ہو جائے پھر تو حشر کا سامان یا رسول
رنگین کیون نہ ہو مرا دیوان یا رسول
دل میں یہی ہے حسرتِ ارنان یا رسول

نامِ خدا ہے آپ کا فرمان یا رسول
کیونکر نہ سجدہ کہہ ہو وہ ایوان یا رسول
آگے حضور کے مہ کنعان یا رسول
کس منہ سے وصف لکھ سکے بندہ خدا گواہ
ہو جائے اگر حضورِ عنایت حضور سے
ادنیٰ ہی تیری خاک نشینی کے روہرو
وہ جلوہ جمال وہ نورِ ضیاء حق
فکرِ معصیت ہوا اسکو انفسِ راغ
جب مہرِ حشر بر سرِ حشر ہو آشکار
دکھلا دو اک نظر اگر اپنا جمال پاک
لکھتا ہوں بصفِ مظہرِ خلاقِ دہر کا
ٹکرا کے سر کو جانِ دُن چوکھٹ پہ آپکی

سلسلہ کوئٹہ ماہی بے آب ہجرین

پڑتی نہیں ہے کل کسی عنوان یا رسول

ہو گیا قربِ خدا اُسکو میسر ایدل
وقت کا اپنے ہوں جمشید و سکندر ایدل
میسر احمد کا مُعما ہے سراسر ایدل
نور سے جسکے ہوا مہر منور ایدل
نور سے آپکے روشن ہوا گہر گہر ایدل
ہند سے اُڑ بھی چلو صورتِ مصر ایدل
باتِ بجا ہے جو اُس در پہ ہو بستر ایدل
ہاتھ میں جسکے ہو دامنِ پیسہ ایدل
مہر ہے ماہ کے سینہ میں برا برا ایدل
کوئی داما ہو کوئی جم کوئی اکبر ایدل
ہو چکا ختمِ نبوت کا نبی پر ایدل
ناز ہے ہمو شفاعت پہ برا برا ایدل

جو ہوا صرف ثنا خوانِ پیسہ ایدل
عشقِ احمد کی بدولت ہوں تو نگر ایدل
رعز لو لاک لکما کوئی سمجھہ سکتا ہے
جان ہے اُس چاند سے نکھڑی یہ فدا چک ایدل
ظلمتِ کفر سے معمور تھا ہر شہر و دیار
تا کجا وادیِ وحشت میں پہنچا غبار
بیٹھ کر پھر نہ اُٹھے صورتِ سیما بقیہ
کب وہ ہو فتنہ محشر سے پریشان خاطر
راجِ الوقت ہے سلطانِ عرب کا سکہ
جس طرف وہ نظرِ لطیف کرم فرما ہو
یَوْمَ اَمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَنْتُمْ عَلَیْکُمْ
شافعِ محشر کی اُمت ہوں سمجھتا کیا ہے

روزِ میل کے پہنچتے ہیں دامنِ پیغامِ سلیم
شغل اور ادِ تحیت ہے برا برا ایدل

رویتِ اسیم ہملہ

وہ ہے راحتِ جانِ مسیحِ زمانِ بینِ ہونِ جسیہِ نثارِ خدا کی قسم
 اُسی برقِ تجلی کا دلِ بینِ ہے غمِ اُسی جلوہ برقِ ادا کی قسم
 رخِ پاک ہے جلوہ ذاتِ خدا رخِ مصحفِ ذاتِ خدا کی قسم
 لبِ شیریں نے مژدوں کو زندہ کیا لبِ چشمہ آبِ بقا کی قسم
 ترے حسنِ کا شہرہ ہے شاہِ زمیں ترے سکۂ مہر و وفا کی قسم
 تری سرگینِ اکھبین وہ سادہ چلنِ گلِ نرگسِ شرم و حیا کی قسم
 ہے جمالِ حضور کی دیکو طلب ہو حضور تو کیا ہی عجب
 ہون غلامِ قدیمِ خدیوِ عرب مجھے آپ کے شوقِ وفا کی قسم
 ترے آنیے سب یہ ظہور ہوا جو تلاطمِ کفر سٹھا ڈور ہوا
 روانِ ہستی سے فست و فجور ہوا رخِ جلوہ ذاتِ خدا کی قسم
 ہوا کہ کو یہ منصبِ قریبِ شایہ اسرا جو آپ پہ فضل ہوا
 وہ براق وہ عشوہ وہ ناز و ادا ترے عشوہ ناز و ادا کی قسم
 درِ پاک پہ کاشنِ جبین کو رکھوں لبِ شوقِ سحرِ حالِ دلِ عرضِ کمرون
 مجھے شوقِ تجلی ہے حد سے فزونِ گلِ عارضِ جلوہ نما کی قسم
 سرے دلِ بین ہے سوزشِ در و نہانِ مر لب پہ نالہ و آہ و فغان

ہوا تارِ نفس مجھے نشتر جان ترے عشق کے تیرا دلی قسم

خبر اسکی لین جبکہ حضور کہیں اسے درِ جدائی کی تاب نہیں
لبِ دم ہے بسیرِ دل خستہ حزن ترے شیوہ جو دوسخا کی قسم

شوق سی ہوئے ہیں حاضرِ سرِ بل جہاں ہم
دھیان میں ملکِ سلیمان کو نہیں لاتے ہیں ہم
دونوں با توں سے پکڑ کر دلوں کو بچاتے ہیں ہم
غنیچہ سان اب ہند میں رہ کر مرجھاتے ہیں ہم
اسی مسخا زمان اب جان بچاتے ہیں ہم
آتشِ دوزخ سے مثلِ بیدِ تھراے ہیں ہم
صورتِ نقشِ قدم بن بیکے مٹ جاتے ہیں ہم
پھول کر جاسے باہر اپنے ہو جاتے ہیں ہم
اب تہی مستی سی اپنی سخت شرم جاتے ہیں ہم
اسی شجائی کو اپنے سے گہرا کہتے ہیں ہم

بزمِ میلادِ نبی جس جا پس پائین ہم
نازِ اُس کی درِ یوزہ گری پر ہنشین
نام سنتے ہی جنابِ سیدِ لولاک کا
اسے سیمِ لطفِ حضرت لیچا اب سو گرب
بے خبر اپنی مرضِ عشق کی بحرِ حلا
شعلہ سان لہزاں چہ دل سن سکے احوال سفر
شوقِ پاہوی زون سے گریڑا مٹھ سکتے نہیں
اُس نسیمِ صبحِ محشر کا جاتا ہو خیال
جاہلین کس جانبِ درِ دولت اٹھ کر یا نبی
کوئی کمر تو پر ہو دعویٰ پاکِ نجات

لگ ہی ہو لو خدا سے جلد دکھلائے غرب
اب تو بسمل ہند کے رہتے گہرا کہتے ہیں ہم

وے خسرو ہر انس و جان مشتاق دیدارِ تو ام
ای فخرِ فخرِ مرسلان مشتاق دیدارِ تو ام

ای سرورِ کون و مکان مشتاق دیدارِ تو ام
ای نورِ خلاقِ جہاں مشتاق دیدارِ تو ام

ای سنجیک بے کسان مشتاق دیدار تو ام
 ای عندلیبِ سخن بیان مشتاق دیدار تو ام
 ای باعثِ خلقِ خداوی موجبِ ارض و سما
 تو شاہ والا نشان ہے اُترا تجھے قرآن ہے
 مشتاق دیدار تو ام اے سید والا حشم
 مداح کی طاقت نبی لکھے تری تہ ذری
 مہرِ عرب ماہِ عجم ای صاحبِ جو دو کرم
 شمس الضحیٰ بدر الدجی صدرِ انوار الہدای
 ای نورِ حق جل و علاوی مظہر ذاتِ خدا
 ای رحمۃ للعالمین آرامِ جان عاشقین

دی رہنما گمراہانِ مشتاق دیدار تو ام
 دی بیلِ باغِ جہانِ مشتاق دیدار تو ام
 ایوجہ ایجا دجہانِ مشتاق دیدار تو ام
 اللہ کی جو ہر زبانِ مشتاق دیدار تو ام
 پیغمبرِ آخر زمانِ مشتاق دیدار تو ام
 ممدوحِ خلاقِ جہانِ مشتاق دیدار تو ام
 ای دلربا دی دلبرانِ مشتاق دیدار تو ام
 مسند نشینِ لاسکانِ مشتاق دیدار تو ام
 ای شمعِ بزمِ کن فکانِ مشتاق دیدار تو ام
 مصلحِ بزمِ سالکانِ مشتاق دیدار تو ام

عرصہ سے باآہ و فغانِ یاسیہ مکمل نیم جان
 ایچا رہیچا رگانِ مشتاق دیدار تو ام

ردیف النون معجمہ

چین لیتی نہیں دیتا دل رنجو رہیں
 دور نظرون سے نہ کہ جانِ جہانِ دور رہیں
 اب تو بس پھر میں کہانا پڑا سینہ و رہیں

سرو را بتود کھا دو رخ پر نور رہیں
 پاس یلوا لو خدا را یہ ہے منظور رہیں
 روکتا آہ سے ہے تالہ پر شور رہیں

وصل گرموت کے آنے پہ موقوف تو آئے
 ربّ ارنی تو کہا حضرت موسیٰ نے مگر
 چارہ گر دیکھ میں داغِ جبِ گریختِ نبی
 طرہ تاجِ شفاعت سراغِ ایزدِ مسم
 کس کی مژگان کا تصور ہے الہی ہرم
 رنج و راحت میں گئے اونٹ بڑے کاش قدم
 رمزِ عشاق کو عاشق ہی سمجھ لیتے ہیں
 کوئی تبریز کہے ہے کوئی منصور ہمیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 لوگ اس نام سے کرتے تو این شہزہ ہیں

نبی کی فرقت میں لبّ جان ہے الہی کیسے عتاب میں ہوں
 نہ صبرِ دل کو نہ تابِ جان کو طرح طرح کے عذاب میں ہوں
 پلک جھپکتی نہ ایک پل ہے ندرِ و حیران سے دل کو کل ہے
 دکھاتی آنکھیں مجھے جل ہے خیال میں ہوں نہ خواب میں ہوں
 میں سر جھکائے جو چپ ہوں بیٹھا کوئی حالت کو میری سمجھا
 اسے ہنسن ہے یہ خوف کی جاکہ وقتِ بحرِ سُرّاب میں ہوں
 اڑا کے بچے نبی کے در پر نہ جھونکے آؤ دے بادِ صرصر
 خراب بٹی نہ میری تو گر میں عشقِ عالی جناب میں ہوں

میں ہولِ محشر سے ڈر رہا ہوں مین پہلے مرنے سے مر رہا ہوں
 خیالِ عصیان پہ کر رہا ہوں مین فکِ روزِ حساب میں ہوں
 نہ صبحِ عشرت نہ شامِ غربت نہ چین نہ کونہ شبِ راحت
 ہر یادِ قامت میں اک قیامت عجیبِ نگِ عتاب میں ہوں
 الٰہی بے سمل کی ہے ینیت کہ جب راکبِ براقِ قدرت
 ہو گرمِ جولان پے شفاعت میں اُسکے پائے کاتب میں ہوں

<p>جو مر سٹا ہی ہجرِ شر دین پناہ میں یا رب یہ گم ہوا ہوں مین انتشارِ راہ میں حُسنِ الہ ہے حُسنِ رسولِ الہ میں جلوائے طورِ حسی ہے طرزِ نگاہ میں لیکن پھنسا ہوا دل اسی زلفِ سیاہ میں لذت نہیں یہ یوسفِ مصری کی چاہ میں ثروت تھی یہ حضور کی فیضِ نگاہ میں نقشہ جو دیکھتے ہیں یہ ہم مہر و ماہ میں اسے یہ عرصہ اسید گاہ میں مثلِ نظرِ عزیز ہوں سب کی نگاہ میں باقی ہوں اک مین آلِ رسالت پناہ میں</p>	<p>بو نو بودیچ ہے اُس کی نگاہ میں نالہ میں ہے اخترِ فغان میں نہ آہ میں یوسف میں ہو حُسنِ خوشید و ماہ میں کب ہو گی وہ تجا ہوا مجھے نصیب گوشانہ و اسینہ شگافی ہے رات میں جو شربتِصالِ محمد میں لطف ہے دیکھا جسے نگاہِ کرم سے ہو غنی ذرے میں اُسکے پر تو اقدس کھانے بنشائے نگے خدا سے حبیبِ خدا و اوصافِ مصطفیٰ کی بدو ہے یہ فروغ بولے حسین یوں صفِ اعدا سے کو قیو</p>
---	---

تسیرِ ظلم اور یہ ستم اور یہ سختیان
کس منہ سے پیش ساقی کوثر کہو گے تم
جب داد ہو یہ داورِ محشر کے سامنے

سیاسا کرو شہید مجھے رزم گاہ میں
شال میں ہم بھی اشہد ان لا الہ میں
رعشہ ہو پائے تختِ جناب الہ میں

بِسلِ خموش با تم شپیر میں ہنوز
کعبہ سیاہ پوش ہے سب کی نگاہ میں

بلایا عرش پر دم میں بلانا اسکو کہتے ہیں
مٹے جو نقشِ پائین بن کے ہم یادِ مخدومین
اٹھا کر برقعہ لوری دکھا کر جلوہ طوری
رہے محرومِ شمرِ خفشِ سعادتِ محرومِ حاصل ہو
عیانِ تحفہ صاف یہ نکتہ نقابِ روزِ نگین سے

جتایا عشقِ محبوبی جتنا اسکو کہتے ہیں
مٹانا اسکو کہتے ہیں بنانا اسکو کہتے ہیں
بٹھایا دونوں عالم کو بٹھانا اسکو کہتے ہیں
گھٹانا اسکو کہتے ہیں بڑھانا اسکو کہتے ہیں
بھسانا اسکو کہتے ہیں رُلانا اسکو کہتے ہیں

بِفضلیِ محشر کھلا جنت کا درِ بسمل
بچا یا نار و وزخ سے بچانا اسکو کہتے ہیں

جوش پر ہے شوقِ شہرِ سیرِ بہتان اندون
نپیل ایجنڈِ محبت اب تو اس مبارک
روضہِ اطہر کہوں یا گنبدِ سرِ شِ مجید
گرمیِ عشقِ بھی نے پھوٹک ڈالا مثلِ گل
ہے متلِ عشقِ احمد کی بدولت دل غنی

دلِ غن میں لالہ کی صورتِ دل میں نہبان اندون
آستانِ بوسی کا ہر سینہ میں ارمان اندون
جنتِ الما کے کہوں یا باغِ رضوان اندون
دلِ غن نہبان سے ہر دل سرو چرخِ افغان اندون
دھیان میں بھی نہیں مہرِ سلیمان اندون

سنگون میں نورِ حسدِ مصطفیٰ کے سامنے
ماہِ بانِ انِ نونِ مہرِ درخشانِ انِ دلون

اب دکھا دیجے خدا را جلوہ نوِ جمال
بِسْمِ محزون ہے کوئی دم کا ہمانِ انِ نون

ندامت سے گردنِ جھکائے ہوئے ہیں
گر انبارِ سرِ پُٹھائے ہوئے ہیں
ہدایتِ بندوں کی آئے ہوئے ہیں
حضورِ ہی کا باعثِ سب ہوئے ہیں
محمدِ مکمل کو بچائے ہوئے ہیں
شہادت کا رتبہ وہ پائے ہوئے ہیں
جو احمد پر ایمان لائے ہوئے ہیں
شفاعت کا پیر اٹھائے ہوئے ہیں
سیاہی کا وہ پہ لگائے ہوئے ہیں
کہ ہستی کا نقشہ سنائے ہوئے ہیں

ترے در پہ یا شاہ آئے ہوئے ہیں
ترے پاس فریاد لائے ہوئے ہیں
سندِ آپِ قرآن لائے ہوئے ہیں
نہ اتنا کوئی یہاں پر تم سے
زبان پر ہے ہرقت ذکرِ محمد
جو میں تیغِ ابرو سے حضرت کے بسمل
کیسے اہلِ جنت ان سب کو ہم نے
ہے فرق محمد پر بخشش کا سہرا
نظرِ اپنی کس نہ سے پیش نظر ہوں
میں تر نقشِ پا پر یہاں تک

محمد ہی اپنا وسیلہ ہے بسمل

محمد ہی سے لو لگائے ہوئے ہیں

لالہ کی روشِ سیدتین گل کھائے ہوئے ہیں
جنتِ میں وہ لاریب جگہ پائے ہوئے ہیں

ہم باغِ جہان میں جو یوں مر چکے ہوئے ہیں
امتِ میں محمد کی جو کہلائے ہوئے ہیں

ہم زہرِ عسیمِ ہجر نبی کھائے ہوئے ہیں
جنت کی ہوا ایگی کب دھیان میں اُٹھے
جس دن سے ہے اُس لطفِ چلیپا کا تصور
کسیر کی کچھ اصل نہیں اُن کی نگاہ میں
مٹ جائیگے جو نقشِ قدم نقشِ تدم پر
ہم شیفۃِ قلوبی مستِ اکت میں
شرم آتی ہو کس منہ سے ہوں اُن کو مقابل

مر جانے دو ہم جینے سے اُگتے ہوئے ہیں
جو کوئے محمد کی ہوا کھائے ہوئے ہیں
سینہ میں عجب سب نپے لہرائے ہوئے ہیں
جو خاکِ رہ کوئے نبی پائے ہوئے ہیں
ہم دل کو اسی بات پہ ٹھہرائے ہوئے ہیں
سمجھنا نہ ہیں اعطا سمجھائے ہوئے ہیں
ہم پردہ اعمال سے شرما گئے ہوئے ہیں

بسل ہے یہی التجا اُس شاہِ ولا سے

بلو الو بس اب ہر گھبرائے ہوئے ہیں

یابی اکرم بلا تے کیوں نہیں
جلوہ حق میں دیکھاتے کیوں نہیں
پردہ دوری اٹھاتے کیوں نہیں
روئے اقدس کی دکھا کر آبِ تاب
مر رہا ہوں حافظانِ بہشتین
زجر کرتا ہے فرشتہ موت کا
خندہ پیشانی دکھا کر یا رسول
حال ابتر ہے مرا فریاد ہے

قید ہجران سے چھڑاتے کیوں نہیں
مجھ کو وارفتہ بناتے کیوں نہیں
چہین سے مجھ کو بٹھاتے کیوں نہیں
دل کی آتش کو بجھاتے کیوں نہیں
سورہ یسین سناتے کیوں نہیں
روئے اقدس دکھانے کیوں نہیں
مجھ کو رویا میں ہنساتے کیوں نہیں
میری گڑھی کو بناتے کیوں نہیں

سوئے شرب یکے جاتے کیوں نہیں
دوہین مجھ کو دکھائے کیوں نہیں
تم ہوا قرآن کی کھائے کیوں نہیں
مجھ کو وہ آنکھیں دکھائے کیوں نہیں

نفل سان پہن چلاتا ہر دل
دوہین سے دیکھتا نزدیک ہے
ہے شفا ممکن مرعینان نبی
دیکھائیں آنکھوں سے ہے اللہ کو

تم تو بسمل حافظِ شران ہو
والضحیٰ کو آزمائے کیوں نہیں

اپنے قابو میں اضطراب نہیں
لطف کیفیتِ شراب نہیں
ایسے خاموش بن جواب نہیں
کوئی پردہ نہیں حجاب نہیں
اُس کو کس وقت انقلاب نہیں
جیسے کائناتی نہیں جواب نہیں
اس سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں
ایسے بے صبر ہم جناب نہیں
گردشِ چشم آفتاب نہیں
اب تو حیل کوئی حجاب نہیں
حیثِ خجرتین اُن کے آب نہیں

ضبطِ گریہ کی ہر کتاب نہیں
بے مزا ہے گزک کباب نہیں
نقد دل لے لیا حساب نہیں
سامنے ہے نظر نہیں آتا
شکوہ گردشِ فلک تاحق
ایسا بے مثل لاجواب ہے وہ
صدیہ ہجر سے خدا کی پناہ
راسِ صبر چپکے سچاڑیں
گردشِ چشم یار سے افزون
چشمِ بد دور اٹھ گیا بدردہ
کیسی بے آبروی ہے بسمل

مین مڑا ہوں شہ ابراہیم
 مرا کوئی نہیں غنوار تجھ
 سزاقی جسمِ حسیان ہوں خجل
 بہ نگ آیا جنوں کش ہے یہاں تک
 سڑپتا ہوں بان مرغِ بسل
 دمِ ادا ہے رشکِ مسیحا
 غمِ دوری سے مڑتا ہے بے
 عیال و آل و طفل و قبیل
 ہے طغیانی پھر جوشِ رقت
 ترا ہی آسرا ہے روزِ محشر
 کروں کیا بن نہیں آتا کوئی کار
 خورشِ تقیدہ دل ہے اکتشِ غم
 غم و بیتابی و حرمان و حسرت

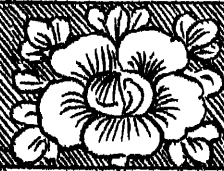
مرا بیبا ہے اب دشوار تجھ
 سناؤں کس کو حالِ زار تجھ
 مرا ہو گا نہ بیٹرا پار تجھ
 پھرتا ہے گولہ وار تجھ
 حبیبِ ایزدِ غفّار تجھ
 سکتا ہے ترا یہاں تجھ
 یہ تیرا طالبِ دیدار تجھ
 یہ میں سب صورتِ انبیا تجھ
 بندہ ہے آنسوؤں کا تار تجھ
 وہاں ہو گا نہ کوئی یار تجھ
 مرا ہر کار ہے بے کار تجھ
 بشکلِ مرغِ آتشِ خوار تجھ
 یہ میں سب درپے آزار تجھ

پھر سے ہے در بدرِ شہِ ہاکِ مر
 ترا بسل تند روا تجھ

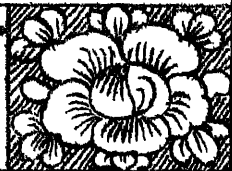
بیٹھائی جائے ہے دلِ مثلِ جُبابِ تجھ
 بے کارِ زندگی ہے جینا خرابِ تجھ

ہوں غرقِ غمِ مینِ ایلِ شبابِ تجھ
 بے لطفِ جانِ جانِ ہے لطفِ شبابِ تجھ

سوزِ فراق ہے وہ سرگرمِ شعلہ باری
 ہے گاہ رنج اور غم گہیاں اور الم ہے
 فرقت نے تیری دل کو کس تحسینِ الا
 یہاں خطر اب دل ہے وہاں پاساں نخل ہے
 جل جھنکے ہو گیا ہے سینہ کباب تجھ پر
 دل پر گز رہا ہے کیا کیا عذاب تجھ پر
 پھر تار ہے در بدر یہ خانہ خراب تجھ پر
 کیونکر دعائیں اپنی ہوں ستجاں تجھ پر



مخدوم ہر دو عالم ممکن نہیں جہاں میں
 ہو کامیاب بس اسے تو ترابِ تجھ پر



نڈا مجھے واعظا حشر سے تو مجھے حشر کا خوف و خطر ہی نہیں
 مرا حامی ہے وہاں یہ شفیع اُمم تجھے بے خبر اسکی خبر ہی نہیں
 ہوں مریض بے شوقِ صیبِ خلد مجھے خواہشِ درمان نہیں ہے ذرا
 اسے طیبِ عبث ہے تیری دوا مجھے ہوگا دوا کا اثر ہی نہیں
 بے چشم سے جسکے نہ خونِ جگر رہے ہجرِ نبی سے نہ شوریدہ سر
 کہے لاکھ وہ مجھے ہوں خستہ جگر میں کہوں گایہ خستہ جگر ہی نہیں
 دلا مان تو کہنے کو میسر یقین کہا بار بار اور کہوں گا یو نہیں
 جسے صَبّ جنابِ رسول نہیں گو بشر ہو مگر وہ بشر ہی نہیں
 مٹا ہے رگِ بثریاں سے قُرب مگر سیہِ بختی کا میری یہ دیکھو اثر
 ہوا جسکے فراق میں تیرہ نظر مجھے ہائے وہ اتنا نظر ہی نہیں
 وہاں ہجرِ نبی میں ہے آنکھ سے خون جو گزرتی ہے دل وہ کس سے کہوں

ہوا جائے ہے اپنا تو حالِ زبون و لے ہائے کچھ اندک خبر نہیں
 دلا سب فیضِ نول ہے طولِ اہل کہیں جلدِ خدا را یہاں سے نکل
 ابھی باندھ کر تو مدینہ کو چل کوئی خوب ہے اس سفر ہی نہیں
 لڑو غافل و غنیوی گھر پہ نہ یہاں اسے چھوڑ کے چلنا ہو مکہ و ہاں
 جسے کرتے ہیں ملکِ عدم کا بیان وہی گہری قدیم گیر نہیں
 مرا آقا ہے وہ شہِ عالی محمد جسے اہلِ عرب اور اہلِ عجم
 کہیں باعثِ خلقِ خدا کی قسم وہ تو نورِ خدا ہے بشری نہیں
 ہر یہی بسلِ زارِ رہینِ الم ہو خدا را اب اس پہ نگاہِ کرم
 بجز آپ کے در کے اسے شاہِ ام کہیں اور ہے اسکا مقر نہیں

<p>رحمتِ یزدان ہر نازلِ محفلِ میلاد میں باادب ہوتے ہیں داخلِ محفلِ میلاد میں آپ بھی ہوتے ہیں شاملِ محفلِ میلاد میں بے تکمان ہوتا ہی حالِ محفلِ میلاد میں دھونڈتے اکثر ہیں عاقلِ محفلِ میلاد میں حق سے جو ہوتے ہیں سائلِ محفلِ میلاد میں حُرم ہو جاتے ہیں زایلِ محفلِ میلاد میں اس سے گزر ہونہ غافلِ محفلِ میلاد میں</p>	<p>مومنو ہو جلِ شاملِ محفلِ میلاد میں آتے ہیں کرویاں عرشِ رسین کے جوقِ جوق عاشقانِ روئے احمد کو نویدِ دید ہے جلوہ نورِ جمالِ پاکِ خیر المرسلین عاز و کامل کا اس محفل میں لگتا ہی سراغ گوہرِ امیہ کے بھرتے ہیں وہ دامانِ دل پاک ہوتا ہے گنہگار سے ہر صغیر و ہر کبیر نام سنتے ہی محمد کا پڑ ہو دل سے درود</p>
--	--

حاضران مجلس مولدین از بس انتظار
آپ بھی کچھ پڑے بسمل محفل میلادین

جلوہ حق ہو گیا حبسِ لہوہ تا قذیل میں
نور کا قذیل تھا اور نور تھا قذیل میں
زینتِ قذیل جب داخل ہوا قذیل میں
نور محبوب خدا تھا یا خدا قذیل میں
دیکھتا تھا شانِ اپنی کبریا قذیل میں
نور احمد کو احنہ نے جب رکھا قذیل میں
دیکھی جب نور محمد کی ضیا قذیل میں
رہائے راہِ حق جب آگیا قذیل میں
پہونچا جب سیارہٴ قدرتِ تا قذیل میں
تھا یہی باعثِ کشفِ حسی ضیا قذیل میں
لمعہٴ اسرارِ حق روشن ہوا قذیل میں
خوار ہو بسوں ملک پیشِ خدا قذیل میں

آیا جب نور محمد مصطفیٰ قذیل میں
کیون نہ ہوا سوقتِ نورانی ضیا قذیل میں
ہو گیا کچھ اور ہی عالم ضیائے نور کا
سر جھکانے کی ہے جادو مارینی جا نہیں
داخلِ قذیل کر کے نور پاکِ مصطفیٰ
دُہوم تھی صلِ علی کی عالمِ لاہوت میں
جھک گئے ہو کر ملکِ سید مست بسنتِ بصفت
کھل گئے معنیٰ اَبْدَانِ الْقِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ
چادرِ مہتابِ نور کچھ گئی لاہوت میں
حق نے سجودِ طایک کر دیا آدم کو کیون
کاشفِ اسرارِ معانی گوئیّا تھا بار بار
کیون نہ اُس آئینہٴ حق پر کرین جان کو فدا

کلمہٴ طیب پھر اسے بسملِ نخبِ نور صاف
خانہٴ قدرت نے لکھا جا بجا قذیل میں

روایف الواعظ

تمہیں نغمہ دو عالم ہو ضیائے چرخِ انصاف ہو
 تمہیں اندازِ نیرِ دان ہو تمہیں اسرارِ داوِ ہر ہو
 ظہورِ حق کی حجت ہو مقامِ شکستِ نینِ آمین
 رسالتِ ختم کی اللہ نے ختمِ رسل تمہر
 تمہارے وصفِ عالیٰ میں کلامِ اللہ ناطق ہے
 تکمیلِ مہم نیک و بد کیونکر نہ ہنگامِ قیامت میں
 سرا پا طیبہ و عطاءِ قدرتِ جسمِ موزوں ہے
 لگانا ساحلِ اُمید پر گردِ آبِ حسرت سے

تمہیں مہرِ درخشان ہو تمہیں باہِ منور ہو
 تمہیں مطلوبِ خالق ہو تمہیں محبوبِ اکبر ہو
 سرِ سرِ نورِ نیرِ دان ہو محبِ نورِ داوِ ہر ہو
 نشانِ قہرِ نبوت ہے تمہیں سچے پیغمبر ہو
 ہر اکِ عالیٰ سے عالیٰ ہو ہر اکِ بہتر سے بہتر ہو
 شفیقِ روزِ محشر ہو قسیمِ حوضِ کوثر ہو
 نیکوں پھر سرنگونِ خوشبو سے بو کر عودِ غنیمت ہو
 تمہیں اے آشنا دریا و حدت کے شناور ہو

وَعَاہِ یہی اے پسرِ لعلِ خداوندِ عالم کر
 ترقی پر سدِ عشقِ نبیِ آلِ پیغمبر ہو

جلوہِ سیدِ ابرار چلو دیکھیں تو
 قیہِ احمدِ مختار چلو دیکھیں تو
 مجمعِ عاشقِ شہرِ چلو دیکھیں تو
 شربِ پاکِ مینِ جنتِ ہوسکنِ اعلا
 نخلِ ہائے چمنستانِ ارم سنے ہیں
 دہمِ عرشینِ مینِ تخی آتا ہے وہ چیل
 دیکھ کر شافعِ محشر کو کہیں گے عامی

اشعہِ مطہرِ انوار چلو دیکھیں تو
 اپنی سرکار کا دربار چلو دیکھیں تو
 طالبِ شربتِ دیدار چلو دیکھیں تو
 خاکِ ہر چہِ دو ستار چلو دیکھیں تو
 شربِ پاک کے اشجار چلو دیکھیں تو
 حسیہِ اللہ کا ہے پیار چلو دیکھیں تو
 آگیا اپنا مددگار چلو دیکھیں تو

ایک عرصہ سے ہر فرد اُرقیامت قیام
اے گدایاں نبیؐ جو تماشائے جمال

آج ہے دعوتِ دیدار چلو دیکھیں تو
وہ اوٹھا پردہ رخسار چلو دیکھیں تو

لطف تو جیسے دم نزعِ یہ فرما میں جنصور
بسمل زار ہے بیمار چلو دیکھیں تو

ضیائے قلب کے نام نبیؐ ہر فرد انسان کو
شرف نبیوں میں جو کچھ آپ کو بخشا ہے خالق نے
بفیض شریٰ لطیفی اشرف ہر رُبع مسکون میں
نہ پہونچا کوئی خوابانِ جہان تیری نزاکت کو
خطا ہے دن اگر تشبیہ دندانِ مبارک سے
الہی ہجرِ احمد میں نہ ضعف و ناتوانی ہو
فراقِ سرور دین نے اڑا یا سب کو نظروں سے
دلاسا ہمنشین کس کس دن ہجرِ ہمیر میں
کیا روشن ضیائے شمعہٴ اقدامِ حضرت نے
بے قابو ہوں یا حضرت نہیں پاتا ہوں قابو میں

نصارا کو یہودی کو مجوسی کو مسلمان کو
نہ موسیٰ کو نہ عیسیٰ کو نہ داؤد و سلیمان کو
خُشن کو چین کو ماچین کو روم و خراسان کو
ادا کو ناز کو عشوہ کو اندازِ خسرا مان کو
گوہر کو لعل کو یا قوت کو ہیرے کو مہربان کو
قلق کو فکر کو غم کو الم کو رنج و افسان کو
ہوا کو ابر کو گل کو چمن کو سیرِ بُستان کو
فغان کو آہ کو زاری کو میتابی کو حیران کو
فلک کو ماہ کو ماہی کو خور کو چرخ گردان کو
جلگہ کو سوز کو سینہ کو دل کو جسم کو جان کو

الہی بخش دے بسملِ لبانِ مَرغِ بسمل ہے
خطا کو جرم کو تقصیر کو عییاں کو لُنیان کو

میرے سر پر خداوندِ جہان دستِ ہمیر ہو

مرا حامی شفیع روزِ محشر روزِ محشر ہو

گدا ہو بادشاہ ہو بادشاہ ہو ہفت کشور ہو
 پھر اونکا در ہوا اور بندہ ہوا اور بندہ کا بستر ہو
 رسول اللہ حیدم جلوہ فرما جلوہ گستر ہو
 سوانیزہ پہ جب آکر کھڑا نور شید محشر ہو
 ہوائے شوق شریب میں مراد دل شل ہو
 وہ سنگ آستان قسمت سے گر مجھ کو میسر ہو
 جنون عشق محمد مصطفیٰ اگر سید ارہبر ہو
 عطا جب ساقی کو تر سے مجھ کو جام کو تر ہو
 کہ جس کشتی کا کشتی بان اکرام پیس ہو
 مراد فن مدینہ میں شہید کی کے برابر ہو

ہر انسان اوسدرد دولت کی برکت تو نگر ہو
 بلائیں گردِ اقدس پہ بندہ کو تو بہتر ہو
 بلا شک رشک جنت مرقدِ مومن سلسر ہو
 بیٹھا نازیر سایہ سایہ ابر کرم مجھ کو
 بگوئے کی طرح سرکش ہوں پر چکڑیں ہوں باز
 اٹھاؤں سر نہ سجیے حسین سائی میں لیجان
 اوڑاؤں ہجیان صحرائے لطیف میں گریان کی
 ٹھار بادہ عشق نبی واعطد کھادونگا
 نہ ہو کیونکہ وہ بیڑا پار دیائے قیامت سے
 ابھی گرہ کم رتبہ ہوں پر مداحِ حضرت ہوں

یہی ہے التجا بسمل خداوندِ دو عالم سے
 فنون تر و زو شب عشق نبی آلِ پیس ہو

کھلا ہے خلد کا بازار دیکھو
 وفور رحمتِ غفار دیکھو
 خدا کے دوست کا دیدار دیکھو
 مرے آقا مری سرکار دیکھو
 خجائے گامرا آزار دیکھو

جمالِ سید ابرار دیکھو
 اٹھائے پردہ اسرار دیکھو
 ضیائے روئے پُر انوار دیکھو
 مری حالتِ شہر ابرار دیکھو
 مرلیق عشق احمد ہوں طیبو

کب ہوتی ہیں یہ آنکھیں چار دیکھو
 مدینہ پاک کے اشعبا دیکھو
 نظر سے یا اولیٰ الانصار دیکھو
 ندائے نغمہ عقبیٰ لدار دیکھو
 ابھی ہوتا ہے بیڑا پار دیکھو

دکھائے گاہیں کب تک مقدر
 ہر اک رشک گلستانِ ارم ہے
 تصدیق آپ ہی کا ہے جو کچھ ہے
 سنائی آفتِ احمد نے سب کو
 پڑھو صلوات گردابِ گنہ سے

چلو بسمل سوئے شربِ شتابی
 بہارِ گلشنِ بخار دیکھو

نظر سے میری و شواری تو دیکھو
 قاطرِ گریہ و زاری تو دیکھو
 مریض اپنے کی بیماری تو دیکھو
 ہمارا کار پر کاری تو دیکھو
 مرے غم کی فسون کاری تو دیکھو
 یہ مجبوری یہ ناحپاری تو دیکھو
 مرے زخمِ جگر کاری تو دیکھو
 شبِ ہجران کی و شواری تو دیکھو
 یہ حضرت کی وفاداری تو دیکھو
 مرے دل کی پرستاری تو دیکھو

شہا میری گرفتاری تو دیکھو
 مرے اشکون کی امطاری تو دیکھو
 اٹھا دو زکین آنکھوں پر دہ
 پھر ایگر دشِ دورانِ اک پاؤں
 بنایا غیر کو بھی پتہ غم
 شبِ فرقت غمِ دوری تفکر
 نہ پتا ہوں بسانِ مرغِ بسمل
 چراغِ صبحِ محشر ہر مرادِ غ
 بنے گئے لمحہ آغوشِ مادر
 تصور سے لیا کارِ معافی

دلِ شیدا کی عیاری تو دیکھو
مرے غم کی طر حداری تو دیکھو
یہ امت کی مدد گاری تو دیکھو
یہ محنت رسی یہ دلداری تو دیکھو

خدا سے چاہا محبوبِ خدا کو
گئے رنج و محن کہہ یاس و حسرت
خدا سے بخشو امین گے مقرر
عدالتِ حشر سے بخشائیں دم مین

طیب درو دلِ اے چارہ فرما
دلِ بے مل کی ناسپاری تو دیکھو

یابی شانِ کبریا تم ہو
یابی فضلِ کبریا تم ہو
سب کے ہادی و رہنما تم ہو
وہ زلیخا کے خوش بقا تم ہو
خاص محبوبِ حتی شہا تم ہو
سب کے آقا و مقتدا تم ہو
منظہرِ ذاتِ کبریا تم ہو
کیون نہ ہو آئینہ شفا تم ہو
نالہ و آہ گر رسا تم ہو
سیری کشتی کے ناخدا تم ہو
جبکہ اے شاہِ کربلا تم ہو

یابی حسن و الفتح تم ہو
یابی رحمتِ خدا تم ہو
اویا انبیا و غوث و قطب
لاکھوں یوسف سے ہوں غلام کر
کیون عوام آپ پر نہ ہوں مفتون
رہز خدائیِ عظیم سے گویا
سرنگون کیون نہ ہو بیتِ آزر
درد و لگی دوا سبگر کا علاج
ہو رسائیِ حضورِ اقدس تک
کیون نہ پڑوں مین آپکا دامن
خوفِ بے مل کو کیا قیامت کے

جب لطفِ عاقبتِ ہر کہ یومِ نشور ہو
رتبہ کہان طائرتِ نور شید سے گذر
اس درجہ میرا نامہ اعمال سے سیاہ
مرقد وہ جائے تنگ سے سنگِ غلابے

پالہ ہو ہم ہون اور شرباً طہور ہو
سایہ میں عرشِ ایزدِ رب الغفور ہو
مکان کیا سفیدیٰ بین السطور ہو
عاصی کا دہان پشیدہ دل چور ہو

بسمِ ہے گو ضعیف مگر فضل سے ترے
یار بلسانِ صاعقہ پل سے عبور ہو

بلالین آستانہ پر بدایت ہو تو ایسی ہو
بشارت ہو تو ایسی ہو زیارت ہو تو ایسی ہو
کہ خادم ہو تو ایسا ہو جو خدمت ہو تو ایسی ہو
سر ہو ہے نہ فرق اس میں کہ نگہت ہو تو ایسی ہو
لطف ہو تو ایسی ہو نزاکت ہو تو ایسی ہو
فصاحت ہو تو ایسی ہو بلاغت ہو تو ایسی ہو
جو عزت ہو تو ایسی ہو نبوت ہو تو ایسی ہو
عبادت ہو تو ایسی ہو شہادت ہو تو ایسی ہو

مدینہ سر کے بل پہنچون سعادت ہو تو ایسی ہو
اور اجاتا ہوں جون مصر میں شوقِ شربین
میں خدمت ہی میں مہر جان کہیں خدام و اماند
مہطر ہے مشامِ جانِ بیانِ صف کیسوں
عیان ہے سایہ اطہرہ تھا جہیم طہرین
کیا شیدا بنا کر کلمہ قائلوئی رب کو
بلائیگا احد سب انبیاء سے پہلے احمد کو
شہید کر بلائے سر کشا یا اپنا سجدہ میں

شفیع روزِ محشر ہو بسمِ نخواستہ
حایت ہو تو ایسی ہو شفاعت ہو تو ایسی ہو

رویف ابھائے ہو

شوق دیدار میں مرتا ہوں جلا دے اللہ
 در وقت سے تڑپتا ہوں بڑی حالت ہے
 قصرِ حُبّت سے سوا ہے درِ احسنِ محکو
 دیدہ نظرِ باطن سے مدینہ دیکھوں
 جزیرے فضلِ ربانی کی نہیں شکل کوئی
 زینتِ آئینہ دل ہے محمد کی شبیہ
 سورہ وائیل ہوئی شان میں جسکی نازل
 طوطی نعتِ پیمبر ہوں مدینہ دکھلا
 جیتے جی دیکھوں آنکھوں سے تمنا یہ ہے
 لطف سے منزلِ مقصود پہ پہنچا محکو

حبوہ سیدِ ابرار دکھا دے اللہ
 مژدہ وصلتِ دیدار سنا دے اللہ
 نقشِ دیوار اُسی در کا بنا دے اللہ
 پردہ محرومی و دوری کا اٹھا دے اللہ
 قیدِ غم سے مجھے للہ تجھڑا دے اللہ
 نقشہِ غیر مرے دل سے مٹا دے اللہ
 مجھ کو اُس زلف کے پتھن میں پہنکا دے اللہ
 دام سے ہند کے آبِ محکو پھڑا دے اللہ
 پردہ دوری کا ان آنکھوں سے اٹھا دے اللہ
 داغِ حسرت مرے سینہ سے مٹا دے اللہ

بے مل خستہ کی ہے شرم و حیا آپ کے ہاتھ

اس کے پگڑے ہوئے سب کام بنا دے اللہ

جہاں ہو آپ کا مذکور یا رسول اللہ
 کہ جانِ بلب یہ ہے مجبور یا رسول اللہ
 دل و سب گمین ہے ناصور یا رسول اللہ
 یہ دل ہو نور سے معمور یا رسول اللہ
 بجاں و دل ہے یہ منظور یا رسول اللہ

وہ بزم کیوں نہ پور نور یا رسول اللہ
 دکھا و اب رخِ پور نور یا رسول اللہ
 عطا ہو مرہم کا فور یا رسول اللہ
 یہ لوٹ دل سے ہو سب یا رسول اللہ
 وطن میں آپ کے پہنچوں میں بیوٹن ہو کر

بلاوا اپنے قرین اب کہ سنگِ فرقت سے
 وہ آستانِ مبارک سے آپ کا جب پہ
 یقین ہے دیکھتے موسیٰ اگر آپ کا جلوہ
 نہ کم ہو دل سے مری شعلہٴ حرارتِ عشق
 فراقِ یں یہ بپا کر رہے صبحِ نشور
 فلاحِ امتِ عامی ہر گرجہ بد نظر
 نگاہِ لطف ہو بندہ پہ بھی خدا کیلئے

مرا ہے شیشہٴ دل چور یا رسول اللہ
 جھکائیں ملک و مور یا رسول اللہ
 کبھی نہ جاتے سرِ طور یا رسول اللہ
 ہے یونہیں تنِ محرو یا رسول اللہ
 ہمارا نالہ پر شور یا رسول اللہ
 وہی ہے حق کو بھی منظور یا رسول اللہ
 ہے در دور رخِ مین بخور یا رسول اللہ

درو و درو زبان ہو ان بھی بسمل کے
 ہو جب کے حشر میں منشور یا رسول اللہ

اے مطلعِ نور اہدا از من چہارنجیدہ
 اے منظرِ دستِ خدا از من چہارنجیدہ
 اے شمعِ نور اہدا از من چہارنجیدہ
 اے رحمتہٴ اٰلِ عالمین و کائنات اہدا از من چہارنجیدہ
 محبوبِ ربِّ والا نسبِ امی لقبِ شاہِ عرب
 آوارہ و گشتِ تیرا ام با جانِ دل عاجز شوم

وے آفتابِ دوسرا از من چہارنجیدہ
 وے شانِ شانِ کبریا از من چہارنجیدہ
 وے رہنما سے پیشوا از من چہارنجیدہ
 اے شافعِ روزِ جزا از من چہارنجیدہ
 شمسِ اضحیٰ بدایہِ حیات از من چہارنجیدہ
 بر من فکرنہ عطا از من چہارنجیدہ

بسمل گویا میں و منیدم یا حضرت شاہِ اہم

جانِ جانِ جانانِ ما از من چہارنجیدہ

ردیف الیاستختانی

کسی آمد ہے یہ تہ ہیر پہ چڑا کیا ہے
ہر طرف شورِ نقد جا رہے جلسہ کیا ہے
بیقراری دلِ مضطرب یہ تقاضا کیا ہے
گرمی عشقِ نبی ہر گم پئے من ہے نہاں
تیرے اوصافِ حمیدہ کے مقابل شاہا
شوقِ دیدارِ تمہا یار و شبِ اسرا کا ظہور
پہلوی جلوه سے بیہوش ہوئے حضرتِ دل
کسکے جلوه نے الہی یہ کیا ہے خاموش
آپ کے نام کا تکیہ ہے پناہِ اُمّت
سرمدِ چشمِ تمنا ہو غبارِ درِ پاک
زادہ اکوچہ احمد ہے سدا پردہ ناز
ذرعہٴ مستِ کرمول نے وسیلہ اپنا
نعتِ لکھتا ہو نین پڑتے ہیں ملائک صلوٰۃ
وہ بھی دنِ آئینا دکھو گے جمالِ رخ یار
وصفِ محبوبِ خدا شغلِ ہر اپنا بسمل

فرش پر عرش کا نقشہ ہے یہ نقش کیا ہے
شمعِ طور ہے روشن یہ تہ کیا ہے
منزلِ عشق میں تعبیل یہ سودا کیا ہے
میں وہ یوسف ہوں مری گئے زین کیا ہے
حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ سینا کیا ہے
خود سمجھ لیجئے محبوب کا رُتبا کیا ہے
آپ کے صورتِ موسیٰ ابھی دیکھا کیا ہے
مٹھ سے کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں کہ سکتا کیا ہے
ذاتِ والا کے سوا اور سنہارا کیا ہے
دلینِ حسرت ہے یہی اور تمنا کیا ہے
حور و فلان کے سوا ظہیر کیا کیا ہے
کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ سمجھا کیا ہے
میں وہ انسان ہوں مری گئے فرشتہ کیا ہے
ہمنشیں صبر کرو صبرِ تقاضا کیا ہے
اس وظیفہ کے سوا اور وظیفہ کیا ہے

گلشنِ ہستی میں رنگِ لاجواب آنیکو ہے
عالمِ امکان میں رشکِ ماہتاب آنیکو ہے
مصدرِ لطف و رحمت منظرِ ذاتِ احد
چن بیا روزِ ازل محبوب کا دیکر خطاب
جسکا ثانی اور مقابل ہے نہ ہو دیگا کہی
کیون ہوشِ زمین پر رونقِ عرشِ بین
منتظر ہے چشمِ موسیٰ از پئے نورِ جمال
کیوں ہجومِ تشنگانِ سرگرمِ نظارہ نہ ہوں
شکرانِ دینِ احمد جلد ہوں مثلِ نفوح
اب علومِ ظاہری و باطنی کا ہے کشود
گوہرِ بحرِ معانی جو ہر موجِ لطیف

ختم ہے حیرتِ رسالت وہ جناب آنیکو ہے
آفتابِ اوج وحدت بے نقاب آنیکو ہے
سید کون و مکان صاحبِ کتاب آنیکو ہے
آج وہ محبوبِ حق نیکو خطاب آنیکو ہے
وہ عظیم المثل روئے لاجواب آنیکو ہے
تاجدارِ شش جہت رونقِ مآب آنیکو ہے
وہ تجلی ریزِ جلوہ لاجواب آنیکو ہے
ساقی کوثرِ شہرِ شیخ و شاب آنیکو ہے
قصرِ میں نوشیروان کے انقلاب آنیکو ہے
کاشفِ اسرارِ حق علمِ الکتاب آنیکو ہے
وہ گرامی قدر و درانتخاب آنیکو ہے

شاد ہو بسمل تقد جاؤ کا ہوتا ہے ظہور

صاحبِ جود و کرم رحمتِ مآب آنیکو ہے

نمایان تری شان ہر سو بسو ہے
نہ کچھ مہر و مہر پر ہے موقوفِ حاشا
ترا ہی تو ہے نورِ نورِ محمدؐ
احدا و را محمدؐ میں ہی فرق لیکن

بغورِ جود بیکھا تو بس تو ہی تو ہے
ہر اک شے میں جلوہ ترا سو ہو ہے
ضیاءِ جسی ہر سو بسو کو جو ہے
جدا تجھے وہ نے جدا اس سے تو ہے

جہالت سے لاکڑیہ جو تجھ پہ ایمان
سزا پائی فرعون آسا ہراک نے
یہ مناعی ہے تیری باغ جہان میں
سو تیکہ آئے نظر کون مجھ کو
تو ہر ذوالجلال و کریم و رحیم
ترا تشنہ دیدار ہوں یا اہی
بجز کار بد عمر افسوس گذری

وہ جاہل ابو جہل بے گفتگو ہے
خودی سے ہوا جو کوئی دو بدو ہے
ہرک شاخ و گل میں جدارنگاہ ہے
سمایا ہوا مسیری نظر و فین ہے
مرا بخشنا کیا ترے روبرو ہے
مجھے جام کوثر کی کباب نہو ہے
تہ کوئی ہوا مجھ سے کار نکو ہے

ترے قول پر دل سے نازان ہو سمل
کہ قرآن میں آیا لا تَقْسُطُوا

عجب دیکھا ترا نقشہ کہین کچھ ہی کہین کچھ ہی
ہراک شو میں ترا جلوہ کہین کچھ ہی کہین کچھ ہی
کہین مخفی کہین ظاہر کہین غایب کہین حاضر
ہراک طرز تلون سے عیان جلوہ نمائی ہے
کہین سرخی کہین بھری کہین سخی کہین نرمی
کہین ذرہ کہین اختر کہین ہیرا کہین پتھر
کہین عابد کہین تراہد کہین منکر کہین ملحد
کہے حسن مہ کنعان کہے مفتون زلیخا سان

مرا آقا مولا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہی
نظر سے جی طرف دیکھا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہی
یہ طرز دلربا آہ کہین کچھ ہی کہین کچھ ہی
کہین اول کہین زوال کہین کچھ ہی کہین کچھ ہی
کہین لوگو کہین لالہ کہین کچھ ہی کہین کچھ ہی
کہین ادنیٰ کہین علی کہین کچھ ہی کہین کچھ ہی
کہین مند کہین کعبہ کہین کچھ ہی کہین کچھ ہی
کہے بن کہے مولا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہی

یہ عبرت گر ہے گلزارِ جہان چشم تماشا کو
طسم رنگ سہتی ہر زمان رنگت بدلتا ہے

کہیں گل ہے کہیں کانٹا کہیں کچھ ہر کہیں کچھ ہے
کہیں ہو ہو کہیں ہا ہا کہیں کچھ ہر کہیں کچھ ہے

کہیں پردہ نشین بسمل کہیں بے پردہ درمحل
عجب پردہ نشین دیکھا کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

میری آنکھوں نے نیا انداز دکھلایا مجھے
جب جس شعلہ رخسار دکھلایا مجھے
کلمہ طیب سنا کر بُت بنایا واہ واہ
بنیکن چٹان ظاہر کھل گئیں باطن کی آنکھ
بخت برگشتہ نے یوں جھجکھو پھرایا دُور و
ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ میچ گئی سینہ کی آگ
بنجودی تھی صورت موسیٰ لڑی جیچے سوا آنکھ
صورتِ شمس و قمر و واسے مجھ پر رات دن
ٹوکھلکانے کی صورت بن گیا جیم نزار
واہ رہی عشق بے بہا کس کہن ہائے عزیز

گم ہوا نظروں سے جیج نظر آیا مجھے
تو نے اے ابر کرم بجلی سا ٹپایا مجھے
خانہ دل کعبہ ایمان نظر آیا مجھے
صدقہ میرِ معرفت رستہ ترا پایا مجھے
سخنِ اقرب تو نے سو سو بار فرمایا مجھے
حیرتِ جامِ سقمم جب ہاتھ آیا مجھے
لن ترانی کا وہیں مضمون یاد آیا مجھے
گردشِ چشمِ فلک کیا دور دکھلایا مجھے
اُس کمرہ نے سر گیسو جو دکھلایا مجھے
صورتِ یوسف سر بازار بکویا مجھے

اَللّٰہُمَّ زِدْ فِیْہِ سَمَل تِرے اشعار نے

ماہی بے آب سا ہر پہلو ٹپایا مجھے

وہ ہر دم پاس ہے تیرے تو بسمل جب کا جو یا ہے

نظر آتا نہیں جھجکھو تیری آنکھوں پر دا ہے

تجھے ہے چاہ جس یوسف کی اور تو جب کاشید ہر
تماشا دیکھتا ہے وہ تماشا گاہ ہستی میں
کیا شد آونے دعویٰ خدائی کا تو کیا پایا
بیان عشق سے دم بند ہر قانونِ قالب میں
عجب کچھ بیگلی ہر سانپ ساسینہ پہ پھرتا ہے
اٹھائے سر کوئی زیرِ فلک کیا خاک ہستی میں
اٹھا سکتا ہے بار نوکِ شرکان کوئی سینہ پر
اٹھائے بُرو بار ہو کر سر بلکاپن سراسر ہے
کیا ہے حشر میں ملتے کا وعدہ سرو قاست

وہ خود نگرانِ تراشام و سحر شل زینما ہے
تماشائی ہے تیرا جب کا تو محو تماشا ہے
خودی سے عاقبتِ بارِ جہنم سر پر کر کے
زبانِ شمع سان خاموش جلنا ہو گیا ہے
سمائی و زمینِ جبدن سے کہ وہ رلفِ چلیپا ہے
پکڑ کر کانِ طفلِ آسیہ اٹھتے ہی بٹھاتا ہے
ہزاروں زخم کھائی ہیں میرا ہی کلیجا ہے
گران ہوتا ہے جب پتہ ترازو کا تو جھکتا ہے
قیامت جب کو کہتے ہیں وہی یومِ تمنا ہے

پکڑے گوشہ دامن بڑا کر اٹھا ہے بس
قبائے جامہ بخشش تنِ احمد پہ زیب ہے

درِ مصطفیٰ طورِ موسیٰ انہیں ہے
جوشِ میدائے دیدارِ مولا انہیں ہے
کے زلفِ احمد کا سودا انہیں ہے
صراطِ نبی پر جو ثابِت قدم ہے
ضیائے رسالت ہر روشن یہاں تک
کلیدِ دو عالم ہے اسمِ محمد

یہاں ربِ ارنی پہ جھگڑا انہیں ہے
وہ بندہ ہے گو یک بند انہیں ہے
وہ سر ہی نہیں جس میں سرو انہیں ہے
اُسے راہ میں کوئی کشتا نہیں ہے
کہ کا زکا دل بھی تو کالا نہیں ہے
پڑا جسے پھر اسکو پروا نہیں ہے

تمہارے سوا کوئی میرا نہیں ہے
مجھے جام کوثر کی پروا نہیں ہے
کیاں کس جگہ تیرا ڈھکا نہیں ہے
یہ عبرت کدہ ہے تاشا نہیں ہے
پنہ پناہ سے ازفاوجی نہیں ہے
احداوراحمد میں پروا نہیں ہے
کوئی خالق میں تجھ سے علی نہیں ہے

پکاروں کسے دو عالم میں شاما
میں ہوں نقشہ کا مان دیدار احمد
عرب کیا عجم ماہ سے تابا ہی
جسے سیرتی ہیں مشہور کرتے
کھلا تجھ پہ روضی کا مٹتا
ہوا حکم پر وہ سے آبے تامل
مدارج مراتب میں اعلیٰ سے اعلیٰ

بلا لولہ اب اپنے بس کو مولا
خدا جانے پھر کیا ہے اور کیا نہیں ہے

پیش حق محبوبِ نیروان مسکراتے جائینگے
بوسے عطرِ مغفرت سب کوٹنگھاتے جائینگے
کہہ کے کچھ آہستہ حق سے بحثواتے جائینگے
سر جھکاتے جائینگے آنسو بہاتے جائینگے
پر ہمارے رہنما رہ پر لگاتے جائینگے
جام کوثر ساقی کوثر سے پاتے جائینگے
پلہ نیکی پئے اُمت جھکاتے جائینگے
ش گل باغِ ارم میں کھل کھلاتے جائینگے

موسلمین سب بید آساقتہ تہراتے جائینگے
تو سن رحمتِ نبی فر فر اُتراتے جائینگے
جب گنگار ان اُمت ہوں طلبِ ربار میں
ہم سید کاروں کی خاطر آپ پیشِ و الجلال
گرچہ ٹھٹھا راستہ ہے اے محبوبِ صراط
تیشہ کا مانِ محمد کب ہوں مشرین ہراس
میرزاں چیب پونچن شفیع المذنبین
عاشقانِ روئے محمد جانِ شادانِ نبی

تابشِ خورشیدِ محشر سے شفیعِ روزِ محشر سایہِ رحمتِ مہرِ اک کو بٹھاتے جائینگے

کیون شہونِ سوجان سے ولسلِ نبیِ رحیم بشار
ہم کو آفاتِ قیامت سے بچاتے جائینگے

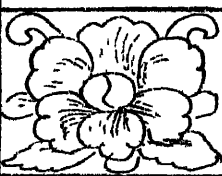
محمد مطلعِ انوارِ حق ہے	محمد جلوہٴ دیدارِ حق ہے
محمد مصداقِ ظہارِ حق ہے	محمد منظرِ انوارِ حق ہے
محمد واقفِ گفتارِ حق ہے	محمد محرمِ اسرارِ حق ہے
محمد قمریٰ اشبارِ حق ہے	محمد نبیلِ گلزارِ حق ہے
محمد شمعہٴ اسرارِ حق ہے	محمد رونقِ دربارِ حق ہے
محمد پیشواۓٴ مرسلین ہے	محمد قافلہٴ سالارِ حق ہے
محمد کانِ جود و مغفرت ہے	محمد گوہرِ کردارِ حق ہے
ہر اک مثلِ زینجا ہے عزیز و	محمد یوسفِ بازارِ حق ہے
خریدار و خرید و تحفہٴ حق	محمد کاروانِ کارِ حق ہے

عدالتِ محشر سے بسلِ خطر کیا
محمد مصطفیٰ مختارِ حق ہے

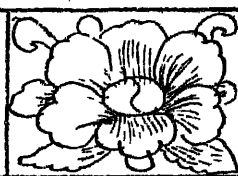
آپ مہنِ رحمتِ یزدانِ رسولِ عربی	آپ مہنِ صاحبِ غفرانِ رسولِ عربی
تیری ہر آن کے قربانِ رسولِ عربی	اسے مرے سرورِ ذیشانِ رسولِ عربی
طاعتِ حق ہی اطاعتِ تری اللہ باللہ	سُن چکا ہوں مہنِ یہ اعلانِ رسولِ عربی

ہر ترے وصف میں قرآن رسولِ عربی
گھر ہے اک گوشہ زندانِ رسولِ عربی
آپ کی شان کے قربانِ رسولِ عربی
اے جب لبِ پری جانِ رسولِ عربی
ہی ہی دین ہی ایمانِ رسولِ عربی

تجھ کو تحیّب کہا اللہ نے اختتامِ رسل
ہجر میں صورتِ یوسف ہوں گرفتارِ الم
شانِ احمد سے کھلا شانِ احد کا نقشہ
شوقِ دیدار ہوا ویرورہِ لیسین کا سبق
تیرا ثانی ہے نہیں اور نہ ہوگا کوئی

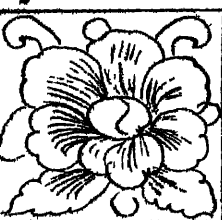


اب دکھا دیجے بسمل کو جمالِ رخِ پاک
یہ بھی ہے حافظِ قرآنِ رسولِ عربی



ای مری روح مری جانِ رسولِ عربی
صورتِ آئینہ حیرانِ رسولِ عربی
خلق میں صورتِ حنانِ رسولِ عربی
شعِ روضہِ رضوانِ رسولِ عربی
ہی خیالِ آپکا مہمانِ رسولِ عربی
ہاتھ میں ہو مرے دامانِ رسولِ عربی
ہی یہ اللہ کا احسانِ رسولِ عربی
ہی ہی سینہ میں ارمانِ رسولِ عربی

تجھ پہ سو جان سے قربانِ رسولِ عربی
بہندین یوں رہوں مداحِ سپہرِ سوکر
عندلیبِ چمنِ نعتِ محمد ہوں میں
کہ مٹوف ہوں گہِ روزِ رسی جھانکوں
دلِ مرا کعبہِ مقصود نہ ٹھیرے کیونکر
داورِ احشہ میں ہو جبکہ منادیِ جبریل
میرا سناخدا تیری مدحت میرا دل اور تر شوق
دلین ہو حُبِ نبی لب پہ ہوا شہد کی صدا



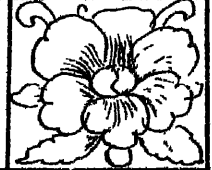
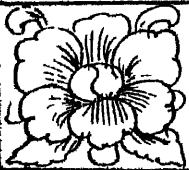
جزہ خطا کا سعادت نہ بن آیا بسمل
دلین ہوں سختِ پشیمانِ رسولِ عربی



اب تو دکھلائے مولا مجھے صورت اپنی
 تنگ کرتے ہیں خیالات مخالف مجھ کو
 اے نسیم سحری اب تو مدینہ لعل
 کوئی مولنس ہے نہ ہمد نہ کوئی محرم راز
 یہ گریبان شکنی اور یہ جنون خیز ہوا
 لی مع اللہ سے ظاہر ہے ترا چشمہ فیض
 باغِ جنت کی ہوا پر نہ ہو مال ہرگز
 سوزشِ عشقِ محمد ہے جگر میں نہاں
 کیون نہ ہر گام پہ ہوں فرشِ مری چشمِ امید
 ہند سے شاہِ عرب بہرِ خدا کیجے طلب

صورتِ آئینہ حیران ہے طبیعت اپنی
 درپے جان ہے ہر وقت یہ غیرت اپنی
 آئی ہے گلشنِ شرب پہ طبیعت اپنی
 جگر ترے جانِ جہاں خاک سے خلوت اپنی
 لے اڑیگی سوئے لطمی بہینِ وحشت اپنی
 کیون نہ اُمت کو نظر آئے شفاعت اپنی
 بیشربِ پاک میں بجائی جو تربت اپنی
 رنگ لائیں گی یہ محشر میں حرارت اپنی
 صدقہ جاؤں ہرازل ہی ہے چہرست اپنی
 سخت برداشتہ رہتی ہے طبیعت اپنی

مدحِ خوانِ شہِ کونین ہوں اے بسمل زار
 عالمِ قدس میں کیونکر نہ ہو شہرت اپنی



مدت سے آرزو ہے جمالِ حضور کی
 موٹی جودِ بیکہ لے تو کہے شمعِ طور کی
 پایا خدا کو جسے بدولتِ حضور کی
 خواہش رہی نہیں مجھے عور و قصو کی
 فرمائے جب خدا بہین اُمتِ حضور کی

تسکین ہو کس طرح سے دلِ ناصبو کی
 وہ جلوہٴ جمال وہ نورِ ضیائے حق
 اسرارِ حق تھا خلق میں آنا حضور کا
 شوقِ ضیائے روضۂ اقدس ہے دوا غطا
 کیونکر نہ ہو کوناز ہو جنت کے قصر پہ

ناطق ہے صاف کلمہ لولاک مومنو
کعبہ میں تہلکہ پڑا بت سر کے بل گرے
خوشید رتخیز لائے کب اس سے آنکھ
اُس وقت دستگیرے مولا ہو دستگیر

ہے روشنی جہان میں محمد کے نور کی
شہرت ہوئی حضور کے جسدِ مہر کی
جس پر نظر ہو شافعِ یوم النور کی
یارِ صدا بلند ہو جب نفعِ صور کی

لائے ازل سے نعتِ محمد کا مشغلہ
بِسمل یہ تنے بات تو سوچی ہو دور کی

جسے دُعا ہے حبیبِ کبریا کی
صفت کس سے ہو محبوبِ خدا کی
کرم کی لطف کی جو دو سخا کی
عدم سے کوئی بھی ہو تانا ظاہر
الست رب نے فرمایا ازل میں
او خین بختا کہیگا داوِ حشر
غبارِ خاک طیبہ ہو مری خاک
وئے جھوکے تہ پہنچا یاو ہائیک
نبی کے سایہ ناخن کے آگے

سمجھ لو اس پہ ہر حجت خدا کی
خدا نے خود محمد کی شنا کی
یہ عادت تھی شہ ہر دوسرا کی
یہ خاطر تھی جنابِ مصطفیٰ کی
ہذا کی آپ نے قائلو بلے کی
جو امت ہے محمد مصطفیٰ کی
بلے اس خاک میں حبسِ غم کی
ہو ابندی تھی سب باو صبا کی
حقیقت کچھ نہیں پسلِ حجاب کی

بلا لو ہند سے بِسمل کو مولا
سماعت کیجئے اس مینوا کی

بہارِ خلد ہے اور دیدِ قرآن الہی ہے
کیا پیدا محمد کو یہ احسان الہی ہے
تلاوتِ ذکرِ احمد خاص قرآن الہی ہے
عجبت ہر اوکی اور عجب شان الہی ہے
کہ وہ آتشِ شہِ لولاکِ مہان الہی ہے
مری قربان ہر جان اس چو فرمان الہی ہے

جمالِ مصطفیٰ دیکھو گلستانِ الہی ہے
کیا سامانِ شفاعت کا یہ سامان الہی ہے
بیانِ مصطفیٰ اے عام قرآن سن نہ کم سمجھو
بنا یادِ دم کے دم میں چرخِ ہفتہ پر محمد کو
یہی غلِ تنہا شبِ معراج میں افلاک پر سر
اٹھا ونگانہ سرِ سجدے سے زمین زہارِ اہلِ قاتل



الہی بخش ہے بسمل کو صدقہ اپنے احمد کا
یہ مداحِ نبی ہے اور شاخِ خوانِ الہی ہے



رسولِ پاک کا فرمانِ فرمان الہی ہے
خدا کی شان ہے کیفیتِ شانِ الہی ہے
مجھے لاریب حافظِ حفظِ قرآن الہی ہے
چراغِ نورِ احمد شمعِ یوانِ الہی ہے
وہ ہیں معنیِ قرآن اور یہ قرآن الہی ہے
مزمین ہوں فلکِ سارِ یہ فرمانِ الہی ہے
شبِ معراج ہے اور جشنِ مہانِ الہی ہے
تصدق ہے محمد کا اور احسانِ الہی ہے
یہ سامانِ بخشش کا یہ سامانِ الہی ہے

شہِ لولاک کی محفلِ شہبستانِ الہی ہے
بہارِ حسنِ احمد حسنِ نبتانِ الہی ہے
جمالِ روئے احمد میری نظروں میں سمایا ہے
ضیائے جلوہ پر نور سے روشن دو عالم میں
خطِ روئے مبارک سے عیانِ تفسیرِ مصحف ہے
ہوا حکمِ خدا جبریل سے کہ وہ ملائکہ میں
کرین آراستہ لوح و قلمِ عرشِ معالیٰ تک
خدا تے ہم کو بخشا ہے جو کچھ اپنی کبریٰ سے
الہی بخش الہی بخش بسمل تم کو کہتے ہیں

چشمِ پر خمِ بہنِ حبیبِ کبریا کیوا سطر
جانِ بلبِ ہوں اس شہِ عالی کیوا سطر
نارِ دوزخِ گو کہ ہر اس پر خطا کیوا سطر
تیرا وہ دربارِ عالی ہر شہِ کونونِ مکان
آپ کے مبعوث ہوتے ہی ہر کفار سے
کب ہوا جنت کی خوش نیگی اس کو زاہد
مر رہی جانے دے مجھے عشقِ نبی میں کلبیب
خلعتِ مرقد سے گھبراتا ہو کوئی میری پاس
گو بہن ہے پاؤں میں طاقت پہ یہ آرزو
آپ جس شان و تجل سے گئے تھے یا نبی
داغِ عشقِ مصطفیٰ کیا خوب و لت ہر دلا
وہن قیامت کے بچانا آفتابِ حشر سے

دلِ مڑپتا ہے جہاں مصطفیٰ کیوا سطر
دو جہان میں جس امامِ انبیا کیوا سطر
یا نبی پر تم ہی لپو خدایا کیوا سطر
جاتے ہیں شاہ و گداسب التجا کیوا سطر
بت لگے کہنے ہیں توڑو خدا کیوا سطر
مر مٹا ہو جو مدینہ کی ہوا کیوا سطر
ہے یہی کافی دوا اس لادوا کیوا سطر
مشعلِ نامِ محمد ہے ضیا کیوا سطر
سر کے بل حاضر ہوں عرضِ عا کیوا سطر
یوں گیا ہے کون دیدارِ خدا کیوا سطر
جمع رکھ سامان یہ روزِ جزا کیوا سطر
سایہِ رحمت مجھے خیر الورا کیوا سطر

خواہشِ لبِ لبعل ہے یاربِ حضرتِ کریمِ طریح

جانِ دون میں بھی شہیدِ کبرا کیوا سطر

جانِ لب پہ آرہی ہے فدا را چلائے
یشربِ بلا کے زخم پہ مرہم لگائے
روئے سبین سے زلفِ معنبر بٹھائے

پروہ اٹھائے رُخِ زیبا دکھائے
ہم گشتگانِ خنجرِ ہجرانِ بہنِ ہند میں
کھل جائیں سب پہ معنی و شمس و انصاف

نشہ دہان ہوں ہجر میں تکلیف مرگ ہے
 واور کہے گا آپکو محشر میں آئے
 بحر کرم کرم کی نظر مجھ پہ ہر زمان
 جب سنا ہے آپکی شیریں زبان کا
 مشکل کشا کٹامری مشکل کے آپ ہیں

اب شربت وصال خدا را پلائے
 اُمّت گناہ گار جو ہے بخشوا ئے
 رکھے نہ میری یاد کو دل سے بھلائے
 جی چاہتا ہے اب تو یہی زہر کھائے
 طالب ہوں سیر شیریں لعلی دکھائے

صدے جدائی کے تو یہ سمل اٹھا چکا
 اللہ اب وصال کا مُردہ سنا ئے

کیوں نہ مقتول خطا نور ہوں تلاوت والے
 رشک و کیمہ کے رہ جائیگے جنت والے
 تیری تصویر بلا رب ہے آئینہ حق
 جب گناہ گاروں کو بخشا ئیگے اللہ سے آپ
 جنتیں اُن کے لئے حق نے بنا کیں بخدا
 آپ کا ذکر بھی کیا ذکر ہے ماشار اللہ
 تیرے کو چہ سے نہ جاؤ نگاہیں اٹھ کر ہرگز
 اپنے مرنے کو سمجھتے ہیں وہ جینا بیشک
 رنج و غم حسرت و حیران الم و یاس و محن
 تاج کو لاک لٹا ہے ترے سر پر زیبا

سُخ کو مصحف تری کہتے ہیں کتابت والے
 پائین جنت میں جگہ جب تری اُمّت والے
 کیوں نہ شیدا تری صورت کے ہوں صورت والے
 حشر میں شور مچائیگی قیامت والے
 مومنو جو ہیں محمد کی محبت والے
 سیر ہوتے نہیں سننے سے سماعت والے
 لاکھ جنت میں بلائیں مجھے جنت والے
 جو ترے عشق میں مرتے ہیں مروت والے
 مر پئے جان ہیں یہ سب ہجر میں شدت والے
 کیوں نہ عزت کریں شاہا تری عزت والے

غیر اصحابِ ثلاثہ بھی نہ آئیگی بات

ہین بہر حال یہی خلوت و جلوت والے

یادِ بسمل کی بھی ہو بہر حسن اور حسین

جمع ہوں جب ترے روضہ پریات والے

شاق ہے شاہِ اٹم دل پہ جدائی تیری

دلین کا شاسا کھٹکتا ہے نفس کا کھٹکا

تو وہ یوسف ہے تماشا ہے یوسف تیرا

وہ سبکدوش ہوا منصبِ شاہی پایا

چشمِ بیمار کا بیمار ہوں اللہ اللہ

زیرِ پامین تمنا ہے بچھاؤں آنکھیں

کیون نہ بیمار ترے چارہ طلب ہوں تجھ کو

سکہ مہرِ نبوت ہے جہان میں راج

چرخِ چارم پہ نیکیوں تیرے گدا کا ہونا غ

مال و زر ہاتھ لگا دو نوں جہان کا اوسکے

ہجرین جان لبوں پر ہے دہائی تیری

نشرِ جان ہے ہر دم یہ جدائی تیری

یابنی کیون نہ ہو مشتاقِ خدائی تیری

جسے نعلین سرِ دست اٹھائی تیری

نگہیں آنکھ نے کیوں آنکھ دکھائی تیری

اپنے رومال سے پونچھوں کفِ پائی تیری

رنگِ اعیانِ مسیحا ہے دوائی تیری

شاہِ عالم ہے دو عالم میں دوائی تیری

فخرِ شاہی ہے شہنشاہِ گدائی تیری

جسکو حاصل ہوئی اسی شاہِ گدائی تیری

حشرینِ نعتِ نبی جبکہ سنائے بسمل

حشرینِ شورِ مپا میں کہ بن آئی تیری

لگی جسمِ جانین ہر آگ سی کہ سداک ہاتھ زار ہے

مری جان چلی شہِ بحر و بر دمِ عاشقِ زار ہے

تو حشرینِ شہِ دوسرے صبرِ نہ قرار ہے

مری لو خبر میں جلد تر مراد و غم ہی پھٹا جگر

کروں کس سے راز دلی بیان کہوں کس سے دینا
تو رسول رب کریم ہے تو حبیب رب رحیم ہے
ترا جلوہ جلوہ حق نما ترا عشوہ عشوہ جانفرا
ہوں غریق بحر معازت تجر طرح سے ہی مقتدر

سو تیرا عشوہ عشوہ انس جان میر کوں جامی کار
تری شان شان عظیم ہے کیا حق تعالیٰ تھکا
ہو زانی تیری ہر اک دامری جان تجھ پتھر سے
مرا بیڑا سید سشش جہت تری ان گاہیں پار

مٹین دل کی حسرتیں ہو بوئی برائیں سب آرزو
کہے پیش داور حشر تو یہ ہمارا نسل نر ہے

تمہیں اسے شافع محشر محمد مصطفیٰ ہیرے
روحوں میں شہد والا امام انبیا ہیرے
ہوا اول ہوا آخر ہوا انظار ہر سوال باطن
تعجب کیا ہی ناجی سے بخشش پہلے ناری کی
صبا اہم اقدس دنوں عالم میں ہو نور افکن
بحان اللہ کیا رتبہ ہے سلطانِ دو عالم کا
ترپتے ہی رہے اگر تری فرقت سے ہی میں
تری صورتیں صورت گرنے صورت اپنی دکھلائی
خداوند املح خوانِ رخ و زلف پیئیر ہوں
نمارے لات شاہی پر جسے حاصل گدائی ہو
بچا نا پہلے ہی پریشش سے یا مولا قیامین

خوش قسمت رہے طالع ہمارے پیشوا ہیرے
حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ہیرے
حضور ہی ابتدا ہیرے حضور ہی انتہا ہیرے
تمہارا دست رحمت دنیائی پر گرا ہیرے
تمہیں شمع لعلی ہیرے تمہیں بدر اللہی ہیرے
اُدھر نور خدا ہیرے اُدھر صل علی ہیرے
جو ہم آئے تو کیا آئے جو ہم ہیرے تو کیا ہیرے
ترا نقشہ نہ کیوں آئینہ قدرت نما ہیرے
ابھی شغل اپنا یہی ہر صبح و سہا ہیرے
شہنشاہ جہان ہے جو تیرے در کا لدا ہیرے
خدا جانے کہ ہر کسمل پہلا ہیرے بڑا ہیرے

نہ طفلِ آساخیر اور اکہیل تے تھے
عبادت سے شوق آپکو تھا ہمیشہ
سیجا و موسے تھے محبتِ شا
اشارہ سے پہرتے تھے سیارہ ہر سو
سخن ریز تھے گہرے آسمان سے
نہ تھا اکہیل اعجاز سے کوئی خالی

خدا سے حبیبِ خدا اکہیل تے تھے
ریاضت سے باصدا و اکہیل تے تھے
وہ اکہیل آپ صلی علی اکہیل تے تھے
ستاروں سے بدالدجی اکہیل تے تھے
عجب سیل قدرت نما اکہیل تے تھے
ہر اکہیل معجز نما اکہیل تے تھے

خدا بن نہ تھا چین دم بہر کو بسمل
خدا سے حبیبِ خدا اکہیل تے تھے

زبان پر حب مری نام رسول اللہ آتا ہے
ترپ جاتا ہے دل اور لے لا اللہ آتا ہے
شائے بخشِ ترکانِ مین ہجاتا سراسر مہون
جسے ہے عشق دیدارِ رخِ زیبائے حضرت کا
عجب کیا وصف روئے پاک اور ریشِ مبارک ہے
ملک چن چن کے مضمونِ عالمِ بالا سے لاؤ ہیں
عجب اک غلغلہ اسرا کی شب تھا عشقِ عظم پر
خدا خود بول اٹھا غلبہ جوشِ محبت میں
ابھی کب یہی خلق وہ دن کون سا ہوگا

کلیجا منظر کو بس میرا مے اللہ آتا ہے
ہر اک نعرہ سے آوازہ رسول اللہ آتا ہے
عجب اک زلزلہ دل پر مے اللہ آتا ہے
اسی کو مومنو پڑھنا کلام اللہ آتا ہے
کلام اللہ میں ذکر رسول اللہ آتا ہے
لبِ بسمل پہ جہدم لفظِ بسم اللہ آتا ہے
رسول اللہ آتا ہے رسول اللہ آتا ہے
کہ آج اللہ کے گہر میں حبیب اللہ آتا ہے
کہ وہ بسمل سوے بیتِ رسول اللہ آتا ہے

رُخسے پردہ کو اٹھا دے جو اٹھانا ہے تجھے
 مژدہ وصل سدا دے جو سنا نا ہے تجھے
 گو نہیں طرف مرا قابلِ اکسیر مگر
 طایرِ روحِ قفس تن سے ہے پروا طلب
 طور کو دیتے ہیں جس جلوہ سے شعرا تشبیہ
 نگہتِ باغِ ارم سے تو معطر ہے دماغ
 آتشِ سحر سے ہر دم ہے جگر شعلہ فشان
 چشمِ بد دور تر از ہے من نور اللہ
 کام بنتا ہے مرا نشست و پناہ اُمت
 اک نظرِ مری تری بیڑا ہے مرا وار سے پار
 بادہ لطف سے ساقی ہو ملکیت اک جام
 عاصیوں پر ہو عنایت کی نظر شاہِ اُمم

جلوہ طور دکھا دے جو دکھانا ہے تجھے
 اپنے پسل کو چلا دے جو چلانا ہے تجھے
 اس کو کُنن ہی بنا دے جو بنانا ہے تجھے
 دامِ سحران سے پھڑا دے جو پھڑانا ہے تجھے
 اُس تجلی کو دکھا دے جو دکھانا ہے تجھے
 بوئے شرب کو نگہا دے جو نگہانا ہے تجھے
 آبِ صلت سے بچھا دے جو بچھانا ہے تجھے
 شانِ وحدت کو دکھا دے جو دکھانا ہے تجھے
 اپنا دیوانہ بنا دے جو بنانا ہے تجھے
 سیلِ عصیان بچا دے جو بچانا ہے تجھے
 دستِ رحمت سے چلا دے جو چلانا ہے تجھے
 ناردون رخ سے بچا دے جو بچانا ہے تجھے

تابِ جنبشِ نہیں بسمل کو ترے خضرِ مسیح
 لبِ اعجازِ پلا دے جو پلانا ہے تجھے

طبیبِ درِ حیرانی محی الدین حبیلانی
 تمہیں ہو ظلِ سبحانی محی الدین حبیلانی
 تمہیں زیرِ باہِ سلطانی محی الدین حبیلانی

نظرِ کنِ قطبِ ربانی محی الدین حبیلانی
 تمہیں ہو غوثِ صدیقی محی الدین حبیلانی
 ندیمِ بارگاہِ حضرتِ سرکارِ دین تم ہو

قدم سے تیرے گلگون اس بلخ ولایت ہے
کرامت ظاہر و باطن بساں طور و شن ہے
زمانہ میں ہے شاہ مثل مہر و ماہ نور افکن
معارف میں حقیقت میں شریعت میں طریقت میں
ذوالطاف و رحمت کی نظر ہووے غلاموں پر
اسیر و ام عصیان ہوں محط ابرگر بان ہوں

بہار رنگ عرفانی محی الدین حبیلانی
ضیائے شمع عرفانی محی الدین حبیلانی
ترا فیض و رخسانی محی الدین حبیلانی
تہمین ہو پیر پیرانی محی الدین حبیلانی
بحق فیض یزدانی محی الدین حبیلانی
غضب کی ہے پریشانی محی الدین حبیلانی

تمنائی ہے بسمل مشکل لاصل کو حل کیجے
ترا و دل ہو آسانی محی الدین حبیلانی

وہ مرنیکو مرتے ہیں اوچھینے والے
یہ کچھ گئے عشق صابر ہے دلیں
شک ہے نوک مژہ سے کلیبا
باجی بر سر ہوش دست جنوں سے

جو عاشق ہیں خون جگر پیئے والے
کہ افسردہ خاطر ہیں نشینے والے
پریشان ہیں یہاں پہنچنے والے
گر بیان وحشت کے او سینے والے

کہ ایمان صابر کی نظروں میں بسمل
ہیں اونے غنی مال و گنجینے والے

محمد رحمۃ اللعالمین ہے
محمد پیشوائے مرسلین ہے
وہ یکتائے زمانہ شاہ زمین ہے

محمد خاتم حق کا مکین ہے
شفیع روز محشر بالیقین ہے
کہ ثانی جیسا دنیا میں نہیں ہے

وہ شاہِ ناز نازِ نازین ہے
 صفتِ اسکی دلا ممکن نہیں ہے
 خیالِ خالِ روئے شصطفے میں
 مٹے جو نقش پا اُس نقشِ پا پر
 غمِ دوری کے صدیوں گہن مضطر
 سرشکِ خون ہے آنکھوں کے جاری
 تاملِ آتشِ عشقِ نبی کیوں
 جسے کہتے ہیں ارضِ رشکِ جنت
 سنا محبانِ اکثر کی زبانی
 ہے گردا گردِ محافلِ اُس کے جالی
 نظارہ اُس سے ہی کرتے ہیں ناظر
 ہے اُس جالی کے اندر اور پردہ
 اُسی میں شمعِ تابوتِ روشن
 کہوں صدرِ رشکِ جنت تو بجا ہے
 ہجومِ عاشقانِ اُس آستان پر
 دکھا ہکو خداوندِ عالم
 غلامِ آپ ہی کا کہلاتا ہے مولا

کہ یوسفِ حُسن سے جسکے حسین ہے
 شکارِ حبسِ کربتِ العالمین ہے
 عجب نگتہ ہے ہر اک نگتہ پھین ہے
 یہ مدت سے تمنتائے جبین ہے
 تر نزلِ مین پڑی جانِ حزین ہے
 خدنگِ عشقِ احمد و لبتین ہے
 جگر ہے اور آہِ آتشین ہے
 مدینہ پاک کی وہ سرزمین ہے
 وہ روضہ روضہ عرشِ برین ہے
 وہ جالی کیا ہے چشمِ ناظرین ہے
 وہ جالی عینِ چشمہِ دورین ہے
 وہ پردہ پردہ نورِ مبین ہے
 چراغِ رہنمائے راہِ دین ہے
 کہ پایہ اسکا ہم پایہ نہیں ہے
 چکنا سرگردہ مومنین ہے
 وہ روضہ پاک کی جو سرزمین ہے
 یہ سبمل گو حقیرِ دکترین ہے

رَبِّ اَعْمَات

جو گردون پہ گردا چڑھا آج ہے
چمن میں یہ کیا گل کھلا آج ہے

ابھی مٹا یہ کیا آج ہے
اڑتی ہوئی خاک پہرتی ہے صر

دیگر

کہ سرو نی پر جفا آج ہے
سر شاخ سنبل کھلا آج ہے

ابھی چمن میں یہ کیا آج ہے
پریشان نسیم سحر کے ہین گیسو

نوحہ

بلا میں شہر کربلا آج ہے
کہ نگین حبیب خدا آج ہے
کہ مغلوب غالب ہوا آج ہے
وہ سرخاک خونین پڑا آج ہے
لو وہ قتل پیا سا ہوا آج ہے
تہ تیغ ادا نکو کیا آج ہے
لو شہر اس پہ بیٹھا ہوا آج ہے
خدا سے مری یہ دعا آج ہے
اکیلا شہر کربلا آج ہے

قیامت کا ہونا بجا آج ہے
تزلزل میں ارض و سما آج ہے
نہ کیوں شہم افلاک سے خون برسے
جسے سرجھکاتی تھی کل ساری خلقت
پلائیگا جنت میں جو آپ کو شر
زمانہ میں مشہور تھی صیغہ جسکی
وہ سینہ بوسینہ پہ رکھتے تھے حضرت
نصیب ہو مجھے قدمیت اہلبیت
یہ رو نیکی جا ہے کہ بسمل و غامین

ترجیع بند و ذکر شہادت امام حسین علیہ السلام بر غزل اینخبر و

اے دلربائے دو جہان افسوس ی سبط نبی
یون سر کرین تن ہو جدارن مین ترا قوم شمنی
وے دلستان دلستان افسوس و ابن علی
اے چہرہ زیبائے توشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

واللہ عالم سرور ابجہ نہ ہم یہ زر گری
دریا پہ یون پیاسا ہر یابی نہ پایا کفری
تجھ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
تو از پری چاہک تری و ز برگ گل ناز تری

وز ہر چہ گویم بہتری حق عجایب دلبری

روئے نہ کیون خلق خدا تجھ سا کوئی و کہلاؤ تو
اوصاف تیرے حسن کے قرآن ہو سن بجاؤ تو
جسے کیا تجھ پر تم وہ سامنے آجائے تو
عالم ہر یغائے تو خلق جہاں شیداے تو

آن ز گس رعنائے تو آوردہ رسم دلبری

جب دن مین گھوڑی سے گری سر و بصد رخ و نام
سر کو جھکا کر شمرنے کی عرض اے شاہ اتم
بوے لعین سے ای لعین اب کمرے سر کو قلم
آفا تھا گرویدہ ام مہر بتان و ز زیدہ ام

بسیار خوبان ویدہ ام لیکن تو چیز دیگر

تو ہے وہ بختائے زمان اے سید والا گھر
لیکھ چراغ مہر کو مہر بھی کرے گردش اگر
ثانی ترا ممکن نہیں دنیا میں ہو کوئی بشر
سرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوب تر

شہسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مستری

کی پیش دستی شمرنے سر پر گانی تیغ کین
صورت گرے نقاش حین او صورت یار حسین

تھے سرنگون پیش خدا ہے امام المتقین
دیکھا جو روی پاک کو یوں بنتِ سرو حنیخ اُٹھین

یا صورتے کش این چنین یا ترک کن صورت گری

است نے کتبہ آل کا سب قتل کر ڈالا نبی
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

رو کر شہید کر بلائے عرض یوں نانا سے کی
بولے ہی واقف ہو تو میری حقیقت ہے توئی

تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگر

مخلوق میں ہیں جہدِ سلطان سے تاب نہوا
خسرو غریب است گدا افتابہ و شہر شہما

و پر تر ہے جو کرم آتے ہیں بہر اقباب
ہلک کر کے شادمان کر اسکی بھی حاجت واد

باشد کہ از بہر خدا سوئے غریبان بگری

مسدس در نعت حضرت اندلس علیہ السلام

بچپن کیا و لکھو طبیب قلبی نے
شید کیا مجھ کو شبہ ہر پیر و صبی نے

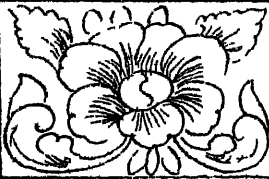
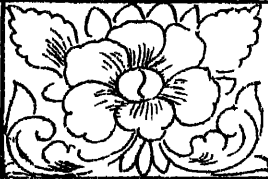
بی تاب کیا عشق رسولِ عربی نے
سفتون کیا اپنے پہ اس اُمّی لقبی نے

و لکھو مے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و طبیبی نے

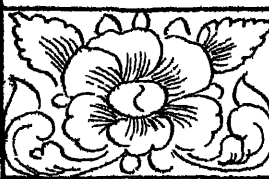
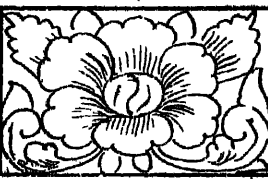
زندہ کیا تقریر سنا اک عربی نے

نوحی از کیا لب کو ہلا اک عربی نے

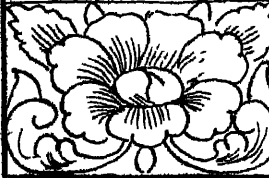
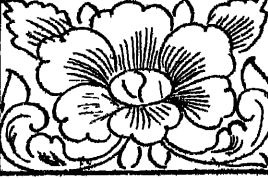
دکھلانے انداز واداک عربی نے  وزیرای مجھے کینچ لیا اک عربی نے

 دیکو مرے تنخیر کیا اک عربی نے  مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے



مژگان کا تصور ہے ویا ناوکِ دلِ روز  چھتا ہے جگر میں روشِ خارشہ روز
پھنکتا ہے تپِ سحر کی آتش میں یہ جان سوز  دیکھ ساری تاثیر کو اے عشقِ نیاموز



 دیکو مرے تنخیر کیا اک عربی نے  مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

سُرخ پر سے گئے بڑقہ نوری کو اٹھا کر  انوارِ آہی کی تجسلی کو دکھا کر
گہرِ زکس بیمار کا بیمار بنا کر  وارفتہ کیا آنکھوں کو آنکھوں سے ملا کر

 دیکو مرے تنخیر کیا اک عربی نے  مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

اک سروِ خرامان نے کیا دلِ مرا پا مال  اندازِ غضب کا تھا قیامت کی بھری چال
اوس وقت سے ہے پیشِ نظر سورہ زلزال  کیا پوچھتے ہو ہمِ نقو مجھے مرا حال

 دیکو مرے تنخیر کیا اک عربی نے  مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

آزار نہ سمجھو مجھے آزار نہیں ہے  اور یہ بھی ہے مجھسا کوئی یار نہیں ہے
ناچار ہوں میں یار وہ ناچار نہیں ہے  دشوار ہے مجھ کو اے دشوار نہیں ہے

دیکھو مرے تنخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

جز مرگ نہ ٹوٹے گا مرا شتہ حسرات
مرقد کا سنا حال نہ واعط مجھے دوزات
چتر مرگ نہ سر بستہ ہو تسبیح مرادات
پوچھیں گے نکیرین تو کہہ دو گا یہی بات

دیکھو مرے تنخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

کچھ مین ہی فقط اسکے نہیں عشق مین غلطان
وہ کون ہے جو اسکے الم مین نہیں نالان
جلتا ہے تپ بہر مین اسکے مہ تابان
دل تھانے ہوئے بیٹھے ہیں داؤد و سلیمان

دیکھو مرے تنخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

سینچے شب اسرارِ فلک پر شبہ والا
اک مہوم ہوئی حسنِ خداداد جو چمکا
اور پردہ رخِ غیرتِ خورشید ہوا
بیاختہ چمچ اٹھے یہی حضرت عیسیٰ

دیکھو مرے تنخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

جیوقت کہ اس جلوہ رخسار کو دیکھا
اور حضرت ادبِ پیشِ نبی تھے جو تماشا
تفسیرِ قرآن پڑھنے لگے حضرت موسیٰ
پردہ سے ندا آئی یہ محبوب ہے میرا

دیکھو مرے تنخیر کیا اک عربی نے

کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

جب حشر میں ہنگامہ قیامت کا پایا ہو
اور ہل جانِ خستہ طلب پیش خدا ہو
خورشید درخشان سوانیزہ پہ کھڑا ہو
اس وقت یہ عرض ہوگی کہ انصاف ذرا ہو

دیکھو مرے تخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ترجیع بند بر غزل حضرت لاناقدسی رحمۃ اللہ علیہ

نورِ حق فخر و جاسر و عالی نسب
جنے دیکھا تجھے بختا گیا ہر سیر و صبی
مژدہ لطف و عطا ہے ترا ویدار نبی
مرحبا سید کئی مدنی العسری

دلِ جان با و فدایت چہ عجب خوش لقبی
وہ ترا نور ہے اے نورِ خدائے عالم
جسکے پر تو سے منور ہیں حدوث اور قدم
دیکھ جہل و کفر کی قسم
سن بیدل بجاں تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ چالست بدین بوالعجبی
تجھ کو اللہ نے ہے باعثِ کونین کیا
تو نہ ہوتا تو نہ ہوتا کوئی اصل اپیدا
تیرے ہی وجہ سے آدم کو یہ رتبہ پہنچا
نسبت نیست بذاتِ تو بنی آدم را

بر تر از عالم و آدم تو چہ عالی بنی
تیرے رتبہ سے ہے کم رتبہ عرشِ اعظم
قد بیان لیتے ہیں ہر گاہ تر سے سر پہ قدم

نوق چون بحرندامت میں شہر عالی ہم نسبت خود لبکت کردم و بس متفعلم

زانکہ نسبت بگ کوئے توشد بے ادبی

ابر احسان سے سیراب ہے گلزارِ اناام بار و رشلخ و شجر خلق سے ہیں تیرے تمام
تجھ ہی سے تازہ ہے افرائے ریاضِ اسلام نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرِ فخر آفاق بشیرین طبری

سطحِ ارض و سما کے کئے دم میں طے خوشت قلابِ توسین میں پنیچا تو برائے گلگشت
سیرِ جنات بھی کی ایک سے لیکر تابدشت شبِ معراجِ عروجِ نورِ افلاکِ گذشت

بہت سے کہ رسیدی نہ رسد پہنچ نئی

تو نے منسوخ کی توریست اور خلیلِ زبور سوئی و عیسیٰ و داؤد ہوئے سب مجبور
اس قدر تھی تری اللہ کو خاطر منظور ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کردہ جلو

زان سبب آمدہ قرآنِ نربانِ عربی

گرمیِ حشر سے گہرا اٹھے جب مخلوقات کوئی ایسا کی پوچھے نہ کوئی خضر کی بات
آکے سب عرض کریں تجھ کو کہ اے بحرِ جنات ماحمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات

لطفتِ فرما کہ ز حدِ مسیگر و تشنہ لبی

خوابِ غفلت میں مری عمر سوئی حیف بسر خفستہ بختی نہ ہوئی یادِ الہی دم بہر
بارِ عصیان کا اک انبار ہے میرے سر پر چشمِ رحمت بکشا سوئے من اندازِ نظر

اے قریشی لقی ہاشمی و طہلبی

مبتلائے مرضِ عشق ہے جس درجہ نبیؐ
سیّدی اُنّت حبیبِ وطیبِ قلبی

بخمیرِ روشنِ دلِ سبل کا ہے احوالِ سہی
ہے شہناگرِ تقدسی کی طرح سے یہ بھی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درِ مانِ طلبی

ترجیع بند

دیدہ سیرۂ مازنغِ بطاہاداری
مبدہ ارض و سمازلتہ آخری اداری

تاجِ لولاکِ لما یلیتہ الاسرا داری
سرِ قوسینِ اوائلِ وفا و حلی داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

ترے دم سے ہوا اسلامِ کارِ تاجاری
ختمِ تجہیر ہوا ہر شکل کا نقشِ کاری

تیری خاطر ہوئی مخلوق یہ پیدا ساری
اور نبیوں کو جو پہنچا سو وہ باری باری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

ہندی و رومی و توسی و شہنا تاجاری
بنِ ترے پائے شفا کیونکہ ترا آزاری

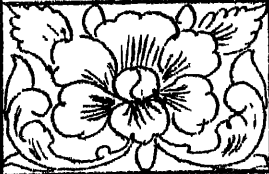
تیری بیمار ہے خلقت مرے سوا ساری
چارہ کرتی ہے ناچارِ حسدِ ناچاری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

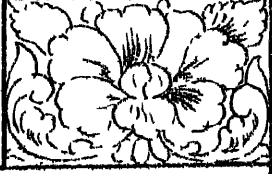
جلوہ حق ہے تو اسے جلوہ خلاقِ جہان
شان میں تیری علانیہ ہے ناطقِ قرآن



نورِ رحمت ہے تو اسے نورِ خدا کے زندان
ہوسکے کس سے ترے وصفِ معلیٰ کا بیان



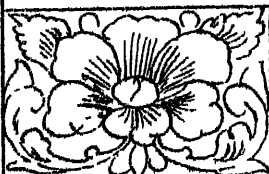
حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ دید بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری



دیکھ کر حضرت عیسیٰ کا ہوا جینا شاق
آئی پردہ سے یہ آواز کہ جانِ عشاق



پہنچا جب پرِ رخ پہدارم پہ شہا تیرا براق
عرشِ بیانِ محوِ تماشا رہے با صد اشواق



حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ دید بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری



ہو گیا عالمِ لاہوت کا اور ہی عالم
بین ترے نور سے پر نورِ حدوث اور قدم



درجِ وحدت سے جو چمکا ترا نورِ اکرم
تیری زینت سے ہوئی زینتِ عرشِ اعظم



حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ دید بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری



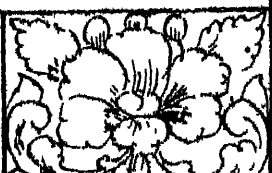
ہے وہ اک قرۂ بیجاں تو ہے بدرِ کمال
ڈال لیں کیوں نہ حسینانِ جہانِ منجہِ ڈال



حسنِ یوسف کو ترے حسن سے کیا دیکھو مثال
کشورِ حسن کا سلطان ہے تو بیخالی و مقال



حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ دید بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری



سچ ہے ہر عضوِ مقدس ہے ترا شعلہ طور



سر سے پاتھک ہے تو بے ریب و پاپا پتلہ نور

دیکھتے حضرت موسے اگر حضرت کا ظہور
صاف تسلیم ادا کر کے یہ کرتے مذکور

حسن یوسف دم عیسیٰ یدِ رضیاداری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

وہ گل ترترے رخسارین ماشاء اللہ
جسے دیکھاتری تصویر کو واللہ بالہ
بانغ وحدت میں دوسیب کی بن گویا واللہ
وہ یہی کہکے پکارا ہے کہ سبحان اللہ

حسن یوسف دم عیسیٰ یدِ رضیاداری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کس کے در کا بنا در بان امین جبرائیل
کس کا پھر غاشیہ بردار ہوا میکائیل
کس کو حاصل ہوئی مازاع بصر کی تکمیل
کس کا عاشق ہوا معشوق چہان ب جلیل

حسن یوسف دم عیسیٰ یدِ رضیاداری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

گر ہی حشر سے گہرائے ہر اک پیر و صبی
انبیاء تجھ سے کہیں وقت شفاعت طلبی
خضر و الیاس کو مجبور کرے نقشہ لبی
سب ہیں بیمار ترے تو ہے طبیب قلبی

حسن یوسف دم عیسیٰ یدِ رضیاداری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

وہ سنا تیرے پیچی ہے یہ بساطِ افلاک
منزلت کو تری پہنچا نہ کوئی بھی چالاک
ہے سزاوار تو ہی رفعتِ شانِ لولاک
منہ کے بل شک کے گئے تو سن فہم اداک

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بحثِ بیجا ہے ترے سایہ اقدس میں شہما
نور وہ نور کہ جو نور ہے عالم آرا
نور کا کوئی بتائے کہین سایہ دیکھا
شانِ ینِ جبلی خدا آپ کہے صلّ علی

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

فتنہ شہر سے بسمل کو بچا نا حضرت
کوزہ شربت دیدار پہلا نا حضرت
اسکے ہر عیب کو رحمت سے چھپا نا حضرت
اپنے ہر ناز کا انداز دکھا نا حضرت

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تضمین بر بنیاد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ

یہ گراں بار سفرافوس یہ راہِ طویل
خضل بن تیرے نظر آتی نہیں کوئی سبیل
سر اٹھانے کی نہیں طاقت ہوں اسدِ جبریل
خُذْ بِطَهَاتِ يَا اَلْطَّيِّبُ مَنْ لَهْ ذَا ذَا قَلِيلُ

مُقَلِّسٌ بِالْاَصْدَقِ يَا لِي عِنْدَ بَابِكَ يَا حَلِيلُ

ایک دم ہوتا نہیں کم دل سے یہ فکرِ حریل
کر غمی اپنے کرم سے مجھ کو اب مت کر ذلیل
روز و شب پیرتا ہوں مولا جو نگہِ اقبالِ قیل
خُذْ بِطَهَاتِ يَا اَلْطَّيِّبُ مَنْ لَهْ ذَا ذَا قَلِيلُ



مُفَاسِّسٌ بِالصِّدْقِ يَأْتِي عِنْدَ بَابِكُ يَا جَلِيلُ



تہر تہر اتا ہے کلیمہ سن کے احوالِ حقیقہ

ذُنُوبُكَ ذَنْبٌ عَظِيمٌ فَخَفِّرْ لَنَا ذَنْبَ الْعَالَمِ



ہو بروزِ حشر سر پر سایہِ لطفِ عظیم
ہوں سراپا غرقِ بحرِ معصیت میں اکِ کریم



إِنَّهُ تَخَصُّصٌ غَيْرُ نَيْبٍ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِيلُ



طفل آسمان کی سب صرف در لعب و لہو

مِنْهُ عَصِيَّانٌ وَنِسْيَانٌ وَهَوُّ لَعَلِّ



شوقِ ہستی کے تماشہ میں رہا فوس محو
حسب وعدہ بن نہ آئی مجھے کوئی فکر نحو



مِنْكَ إِسْئَانٌ وَفَضْلٌ بَعْدَ أَعْطَاءِ الْجَنَّةِ نِيلُ



خود خیل ہوں دیکھ کر اپنے معافی نل

كَيْفَ حَالِي يَا إِلَهِي لَيْسَ لِي خَيْرٌ مِمَّا لَمْ



کوئی دنیا میں نہ ہو گا مجھ سے نوار و مبتذل



سَوْءٌ أَعْمَالِي كَبِيرًا زَادَ طَاعَاتِي قَلِيلُ



سنگِ عصیان سے ہوا ہے شیشہِ دل چو پور

أَنْتَ شَافِي أَنْتَ كَافِي فِي مِمَّا نَزَلَكُمُو



صورتِ تصویر سکتے ہیں ہوں اربِ الغفور



أَنْتَ حَسْبِي أَنْتَ رَبِّي أَنْتَ لِي نِعْمَ الْوَكِيلُ



ہوں در دولت پہ حاضر شاہِ کبریا بی

عَافِي مِنْ كُلِّ دَاءٍ أَقْضِ حَتَّى حَاجَتِي



آرزو اے قاضی الحاجات ہوا زبںِ ہی



إِنَّ لِي قَلْبَ سَقِيمٍ أَنْتَ مَنْ تَشْفِي الْعَلِيلُ



کام فرما رحمتِ عالی کو اے فردِ صمد

چھوٹا اس غم سے نا ممکن ہے بے تیری مدد



وَنِبِّ وَاٰدِنِي كَيَا هُوَ شَيْطَانُ كُوَا شَدَّ

فَغَفِرَ كُلَّ ذَنْبٍ قَصَصَ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ

سوزشِ نارِ جسم سے بچا بارِ الہ
شعلہ آسا کا نپتا ہوں آتشِ دوزخ سے آہ

قُلْتُ قُلْنَا تَارَكُونِي أَنْتَ فِي حَقِّ خَلِيلٍ

رکھہ حساب عاقبت سے داویر محشر معاف
 ہبنا ملک کبریا نجنما متا تخاف

سَرَبْنَاذَا أَنْتَ قَاضِيٌ وَالْمَنَادِي جِبْرِئِيلُ

اک نگاہ پر فیصلہ سے تیری تو اَبَ حَکیم
منتظر ہوں دیکھ لے رحمت کی آنکھوں سے رحیم

مول لیلون جنت الفردوس جنت النعیم
رَبِّ هَبْ لِي كَذَا فَضْلًا اَنْتَ وَهَّابُ الْکَرَمِ

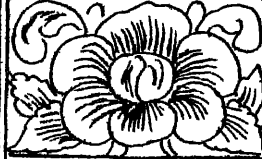
سَيِّئِي مَا فِي ضَمِيرِي دَلَّنِي خَيْرُ الدَّلِيلِ

ویکھتا رہی ایسا کتاب ہو تو سشلِ نضوح
 اَیْنِ مَوَازِیْنِ عِیْطِ اَیْنِ حِجَّۃِ اَیْنِ لَوْحِ

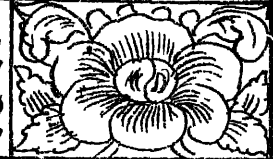
أَنْتَ يَا صِدِّيقُ عَاصِي تَبِ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ

مُسَدِّسِ شجرِ حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

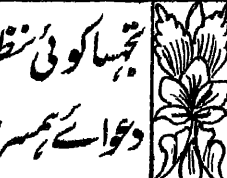
اے کلابِ فکرِ نعتِ نبیؐ لکھ سنوار کر
بعد اسکے حرفِ سین سے خطِ استوار کر
قرطاس زرنگاریہ لے آشکار کر
پہر مطلعِ ثنائے نبیؐ پڑھ پکار کر



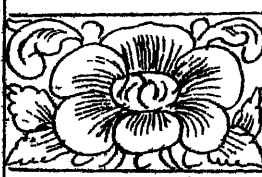
یا صاحبِ الجمالِ ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر



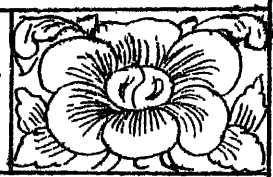
تجسما کوئی نہین شاہِ بحر و بر
دعوائے ہمسری جو کرے ہے وہ کور و کر



تجسما کوئی جہان میں نہین شاہِ بحر و بر
ثانی ترا ہوا نہین پیدا کوئی بشر



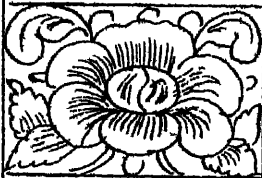
یا صاحبِ الجمالِ ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر



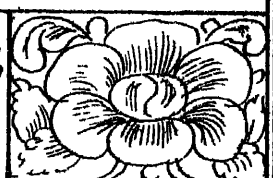
معجزِ غامی کا تبری شہرہ ہے گہرِ بگہر
کرتے ہیں ہم زبان سے اقرارِ معتبر



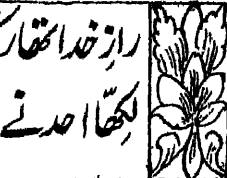
معجزِ غامی کا تبری شہرہ ہے گہرِ بگہر
کہتے تھے متکرانِ نبوتؐ جھکا کے سر



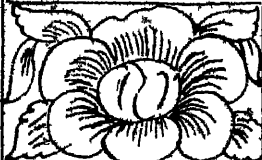
یا صاحبِ الجمالِ ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر



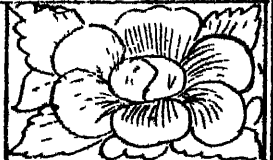
رازِ خدا مختار کہا اسے حق نے مستتر
لکھا احد نے نامِ محمدؐ کو لوحِ پر



پیدا ہوا ہے نورِ نرا سب سے پیشتر
ستتر نزارِ سال کے پیچھے بکر و فر



یا صاحبِ الجمالِ ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر



جز تیرے اور کون ہے محبوبِ کردگار
کس کے لئے خدا نے کیا کن کو آشکار



جز تیرے اور کون ہے محبوبِ کردگار
کس کے لئے خدا نے کیا کن کو آشکار

بتلائیے تو گذرے پیمبرین صد ہزار
لولا کس کی شان میں تھے کہا پکار

یا صاحب الجہاں ویاسید البشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سچ تو یہی ہے کلمہ توصید کی قسم
پاتے ہیں تیری شان میں شانِ خدا کو ہم
یتے ہی تیرے نام کے ہوتا ہے جو غم
پہر کس طرح ثبوت نہ ہو منبعِ کرم

یا صاحب الجہاں ویاسید البشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آدم کو یہ جو مرتبہ عالی ہوا عطا
سجدہ ملا یوں نے کیا سر جہاں چکا
لعلت کا طوق گردنِ ابلیس میں پڑا
تیرا ہی تو سبب تھا یہ اے شانِ کبریا

یا صاحب الجہاں ویاسید البشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

احمد کا یمیم الہامِ مہیم ہے
لاریب عالم اوس کا خدا ئے علیم ہے
بندہ کو اس کنایہ سے فرحتِ عظیم ہے
تیری طرف اشارہ ربّ الکریم ہے

یا صاحب الجہاں ویاسید البشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

قرآن میں جا بجا کیا اللہ نے بیان
ہر آیت قرآن سے ہوتا ہے یہ عیان
حسے کہ تیری شان میں نازل ہوا قرآن

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

اسرا کی شب خدا سے ملاقات آپ کی
صل علی کی دہوم ہر اک سمت سے اونٹنی
اس شان سے ہوئی کہ زبی شان عرش بھی
غل چکایا ملا یک وجہات میں یہی

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

یہ بجا نیچے خدا نے وہ رہوار تیز گام
جبریل ہر کاب لئے ہاتھ میں لگام
طے دم میں کین مسافت شد آسمان تمام
چلتے تھے گام گام پر کرتے ہی کلام

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

بسم کو اب بلائیے ہندوستان سے
معراج میں گئے تھے شہا جیسی شان سے
جلوہ دکھائیے اسے اُس آن و بان سے
یہ بھی کہے زبان عرب میں زبان سے

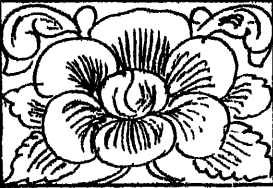
یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

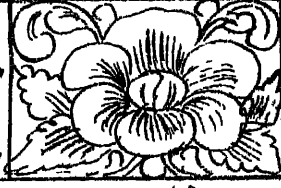
یارب عطا سرور سے اتنا ساد کر
یارب عطا ظہور و لا ووداد کر



یارب مری خطا پہ عطا کو زیاد کر
یارب تو سوائے ما نظر لطف و ادا کر



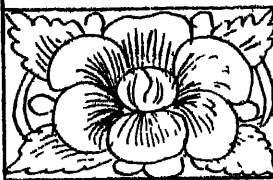
یارب بفضلِ خویش مجھے با مراء کر
یارب بحق احمدِ مختار شاہ کر



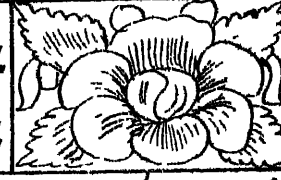
یارب تو کار ساز ہے بندہ نواز ہے
یارب عیان ہے تجھ پہ کو کچھ دیکھنا ہے



یارب ترا سدا سے درِ لطف باز ہے
ناچار و عاجز زون کا تو ہی چارہ ساز ہے



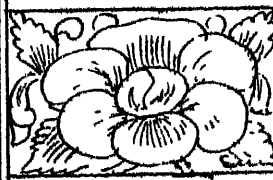
یارب بفضلِ خویش مجھے با مراء کر
یارب بحق احمدِ مختار شاہ کر



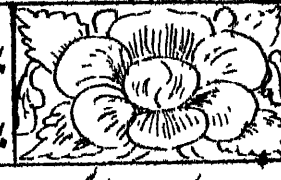
بِزرتِ تیرے اور کون ہے اے ربِ کر دگار
بندہ سنائے جا کے جسے اپنا حال گزار



فوجِ المِ محیط ہے ہر سو بلا شمار
نالان ہوں دیر سے مین جگر خستہ و لقا گار



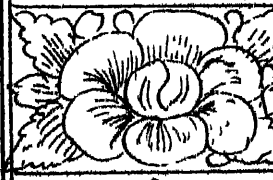
یارب بفضلِ خویش مجھے با مراء کر
یارب بحق احمدِ مختار شاہ کر



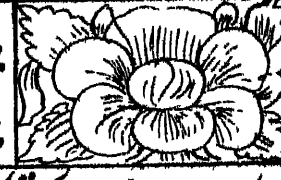
ہوتا ہے دل میں سخنِ جِرایم سے انفعال
پر مان ترے کرم کی نظر پر ہے یہ سوال



سُن سُن کے تیرے حکم خداوند و الجلال
کس منہ سے چاہے تجھے پوچھا یہ چیختہ حال



یارب بفضلِ خویش مجھے با مراء کر
یارب بحق احمدِ مختار شاہ کر



سمجھتا ہے یہ کہ قابلِ قہر و غضب ہوا
جو کچھ خلافِ حکم ہوا مجھے سب ہوا



بہ کپاہر میں بھول کے تجھ کو عجب ہوا
مانا کہ ہر گناہ کا میں ہی سبب ہوا

یارب بفضلِ خویش مجھے بامراد کر
یارب بحقِ احمدِ محنتِ ارشاد کر

ثابت ہے یہ کہ موجدِ ارض و سما ہے تو
تحقیق ہے کہ مالکِ ہر دوسرا ہے تو
لا یرب فیہ رازِ شاہ و گدا ہے تو
سب اختیارِ منینِ حاجت روا ہے تو

یارب بفضلِ خویش مجھے بامراد کر
یارب بحقِ احمدِ محنتِ ارشاد کر

ہستی سے جب ابھی مجھے انفسِ باغ ہو
ہمراہِ تیرے لطفِ کارِ روشن چراغ ہو
نظراتِ رہ سے میرا نہ خالی و باغ ہو
سیرِ ارم ہو اور یہہ دلِ باغِ باغ ہو

یارب بفضلِ خویش مجھے بامراد کر
یارب بحقِ احمدِ محنتِ ارشاد کر

بخشش کا انتظار ہے بندہ الہی بخشش
ہر لحظہ بقرار ہے بندہ الہی بخشش
عصیان سے شرمناک ہے بندہ الہی بخشش
گویا یہ بار بار ہے بندہ الہی بخشش

یارب بفضلِ خویش مجھے بامراد کر
یارب بحقِ احمدِ محنتِ ارشاد کر

گرچہ ذلیل و خوار ہوں اور رُویا ہوں
کم عقل و کم شعور ہوں کم گشتِ راہ ہوں
گوشتِ عمل سے بحالِ تباہ ہوں
لیکن تیرا ہی کلبِ دربار گاہ ہوں

یارب بفضلِ خویش مجھے بامراد کر

یارِ بحق احمدِ مختارِ شاہِ در

عشہ سے ضعیف جسم ہے بے اختیار ہوں
طاقت سے طاق ہر گھڑی پیمانہ ہوں

وقتِ پسین ہے شرم سے زار و سراز ہوں
فرطِ کرم کا تیری بس اب انتظار ہوں

یارِ بفضلِ خویش مجھے باہرِ ادا کر
یارِ بحق احمدِ مختارِ شاہِ در

ہر جا پہ تیری جلوہ نمائی کی سے پکار
کافور ہوں جو ہوش و خرد میرا و رقرار

بحرِ فیضِ تیری ذاتِ مقدس کا آشکار
مثلِ کلیمِ عظیم بھی و کلامِ رسدہ بہار

یارِ بفضلِ خویش مجھے باہرِ ادا کر
یارِ بحق احمدِ مختارِ شاہِ در

پہنچے نہ تہ تلک کہ ملک پہونچا مار پر
داؤد کے نوا میں وہ پیدا ہوا اثر

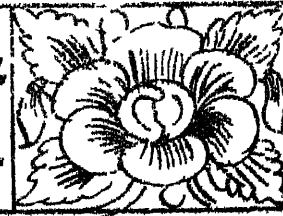
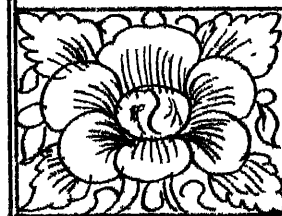
یوسف نے تجھ سے چاہ میں چاہا تہ ہوتر
یونس کو بطنِ مابئی سے دم میں گیا بدر

یارِ بفضلِ خویش مجھے باہرِ ادا کر
یارِ بحق احمدِ مختارِ شاہِ در

بندہ کا پردہ دار ہے اور غافرِ الذنب
رحمت ہو کاش مجھ پہ بھی و کاشفاً لقلب

تو عالمِ الغیوب سے اور سے اترا محبوب
تایید ہوا الفصح ہو فضلِ تیرے خوب

یارِ بفضلِ خویش مجھے باہرِ ادا کر
یارِ بحق احمدِ مختارِ شاہِ در



رتبہ یہ بلو البشر کو ملا جسکی حد نہیں
احسان فتح پر وہ کیا جسکی حد نہیں
ایوب کو وہ صبر دیا جسکی حد نہیں
کیا خلیل شاد ہوا جسکی حد نہیں

یار بفضل خویش مجھے با مراد کر
یار بحق احمد مختار شاد کر

روشن ہے تجھ پر نبی بسمل کا حال سب
دستِ کرم اب اسکے مطالب کا ہو سبب
جدر جہ مبتلا ہے برنج و غم و تعب
عرصہ سے پڑ رہا ہے مضمونِ ایوب

یار بفضل خویش مجھے با مراد کر
یار بحق احمد مختار شاد کر

شجرہ خاندانِ حبیبیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لب کشا ہو پہلے حمد کبریا کیواسطے
اور بتائیں آلِ اصحابِ صفا کیواسطے
بعد اذ نت محمد مصطفیٰ کیواسطے
دست بستہ پیر سو عرض کیا کیواسطے

تا در رحمت ہو واتیری دعا کیواسطے

یہ ہو ہے سید محمد با علی بندہ ترا
حال دل سے آنک تو واقف ہواے بار خدا
جس عصیانگی گرفتار ہے کر اسکو رہا
فضل سے اپنے تو کرب اسکی حاجت کو روا

حضرت پیرانِ حشمتی اولیا کیواسطے

جز ترے حاجت روا حاجت روا کوئی نہیں
مٹنے والا مدعا تجھ سنا کوئی نہیں

جز ترے مشکل کشا مشکل کشا کوئی نہیں
راز دل کبیر کوں ظاہر مرا کوئی نہیں

سُن جنابِ انتظام مُقتدا کیواسطے

چارہ سچا رگان ہے تیری حکمت اور حکیم
عفو کر اسکی معاصی رحم کر اس پر رحیم

اَسرا ہے ذاتِ اقدس کی تری ریا لکیرِیم
ہو سامِ ہم عصیان سے لے بسملِ درویم

شہ معین الدین حکیم با وفا کیواسطے

جلوہ گر ہر شے میں ہے کیا ذرہ کیا شمس و قمر
کر عطا وہ چشمِ بینا جس سے مٹا آئے نظر

جلوہ شانِ مبارک لے خدائے داد گر
گردشِ ستارہ اعمال سے ہوں کو رو کر

اب محمد فاضلِ قطبِ انصیا کیواسطے

بخندے میرے جبرائیم از پے شاہِ اُمم
دے مجھے دوا اور عشرِ راحتِ باغِ ارم

اکرم بلقہ مجھ پر اسے شہنشاہِ اکرم
یہ ہر حضرتِ جنابِ اولیائے پشتِ ہم

شاہِ اکرم شاہِ اکرم یا سنا کیواسطے

ہو شفاعت اُسکی محشر میں مجھ پر یارِ نصیب
سید الشہداء امامِ مجتہبے جکا نقیب

باعثِ ایجادِ خلقت وہ جو ہے تیرا نصیب
شانِ میں نازل ہو قرآنِ حکیم کے عجیب

شیخِ سوند ہ صاف باطنِ پارسا کیواسطے

جسے جو مانگا دیا تو نے شہِ عالی صدقات

تیرے قبضے میں ہیں انعامِ تمامی کائنات

صورتِ داؤد خوش الحان مجھے کر پا کثات دے زبان کو وہ لطافت بان ہو جس نبات

شیخ داؤد ولی خوش لقا کیواسطے

رہت ارنی لن ترانی کا ہو انکر اوصاف طور پر موسیٰ کو دکھائی تجلی بے غلاف
اک نظر مجھ کو بھی دکھائے خطا کر کے عاف اپنا وعدہ پورا کر تو گو ہو نہیں وعدہ خلا

شہ محمد صادق صدق العدا کیواسطے

ہے یہی ایمان اپنا قل ہوا اللہ احد ہر نفس لب سے عیان ہے صفا اللہ احد
سُنکے تیرے وصفِ اقدس لم یلد ولم یولد دل و دم بولا یکن جان روح نہ کفو احد

لطف فرما تو عیدِ لوا لونا کیواسطے

دل کے آئینہ میں جہدم دیکھتا ہوں کیا خود غل ہوتا ہوں حالت دیکھ کر بے گفتگو
حسب وعدہ بن آیا ایک بھی کارِ نگو رویا ہوں یا الہ العالمین کر سرخرو

شہ نظام الدین لمینی باخدا کیواسطے

کشتی دل ہے پہنی اپنی بگردا پن پانی پانی غصہ ہے مرا تن اور بدن
یل کی صورت لرزتا ہے کلیجاؤ و المنن پار کر بھر کرم بجا الم سے بے سخن

شہ جلال الدین شیخ آشنا کیواسطے

یہ لطف و کرم سے کر مجھے یہاں تک غنی آرزو رکھوں خواہ تیرے دیگر سے کوئی
برقی سے چاہوں چو چاہوں کیا غنی کیا جلی تو ہی برلا من و عن میری شنائے دلی

قطب عالم عبد قدوس صفا کیواسطے

باغِ مہربانی گلِ آسا کہلا پڑ مرده دل
مثل گلچین مجھے ہوتی ہیں خطائیں متصل

گو نسیم صبح وعدہ ہر ترابریوں نخل
سشیمِ حمت سے کسیراب طبع مضحل

شیخ عبدالحق جناب اتقیا کیواسطے

طوقِ لعنت ہر گلیں جسکے وہ ایذا رسا
درپے ایمان سے ہر مومنانِ باخدا

موجِ دوسواں بجای ہے وہ فوڈی بھیا
شر سے اس نالِ ملعون کج مجھے یارب بجا

عارف عبدالحق محقق پیشوا کیواسطے

چاہئے بندہ نوازی تجھ کو بے بندہ نواز
بے نیازی تجھ کو زیبا ہے کریم بے نیاز

کیونکہ تیرا نام ہے آمرزگار و کار ساز
سرفروہوں بارِ عصیان سے مجھے کر سرفراز

احمد عبدالحق شہ لطف و سخا کیواسطے

جل رہا ہوں آتشِ تحوین سے مثلِ چنار
منعِ آتشِ خوار کی صورت ہر اپنا کاروبار

پہنک رہا ہوں مجھ پر سیتہ میں دل بے دود و نار
آپِ حمت کے بجھا اس آگ کو آمرزگار

شہ جلال الدین صاحب اتقیا کیواسطے

اُکھلتی سچا شمع کو شعلِ فغفور بخش
نورِ ایمان کو ترقی مئیائے نور بخش

زخمِ صمصامِ الہم کو مرہمِ کافور بخش
دشمنِ ایمان بے ایمان کو عذابِ کافور بخش

خواجہ شمس الدین نوشید و لا کیواسطے

معرفت کی راہ ہے آگاہ کر رب الہما
بیادہ صبر و قناعت پر ہوا پنا اقتدا

تا کیلئے مجھ پر طہرِ لقیق اور حقیقت کا پتا
منزلِ مقصود کو پہنچوں یہی ہے مدعا

شہ علاؤ الدین صابر رہنما کیواسطے

ابھیل کیوں کی آمد سے اور اڈل سو سو کوں
توشہ رہ کچھ نہیں اور بیچ چکار ملت کا کوں
قافہ سالار یوسف سان غلام بے فلوں
چاہ میں مٹھا ہے ہاتھوں کی کلیجے کو مسوں

نور عانت کر فرید با وفا کیواسطے

وحشتِ ماشم کے ہاتھوں کی گریبان کر کچاک
ہوں بگو کہ کی طرح پیر تا ڈراتا سر پہ خاک
پیرن صد پاش کی ہر سوزنِ حمت پہ تاک
کر رفوے صانع قدرت رفوے انفکاک

خواجہ قطب الدین روانی بے ردا کیواسطے

ہر براق طبع کا اب اور ہی کچھ رنگ ٹنک
تو سن چالا کہ کا ڈھیلا ہو جس سے چست تنگ
دوبدم اڑتا ہے پنا رنگ من رنگ پتنگ
مرحت وہ رنگ ہو جس رنگ جم جا رنگ

شہ معین الدین با صدق و صفا کیواسطے

صورت مینا گلا گھٹ گھٹ کے آتا ہر نفس
ہر صدایِ قلقلِ حلقوم صدر شکِ جرس
ساغر امید بہرِ بادہ وحدت سے بس
تشنہ کامی نے کیا ناکام بے غریا دریں

خواجہ عیث بن علیم با حیا کیواسطے

مکر سے خالی نہیں دنیا و دنیا کی چال و ڈال
باز گشتِ انسانی ہر جیسے باز گیر کرتے ہیں چال
زینتِ عیش و عشرت لے لکھو خوابِ خیال
نچو سیلابِ نیلِ آبِ مکر سے یارب نکال

شہ شریف زندگی صاحب لہو کیواسطے

تیرا طالب ہوں نہیں مجھ کو خدا کی سرغرض
بادشاہی ہو کر طلب کی گدائی سے غرض

زہد تقویٰ غرض نے پار سائی سے غرض ہو سائی میری تجھ تک ہے رسائی سے غرض

حضرت مودود حشمتی پار سایہ کوا سٹے

بہر میں خون جگر پیئے سے ہوں ناراض میں موت آئے پیچہ چھینے سے ہوں ناراض میں
داسن دست جنوں پیئے سے ہوں ناراض میں روز غم کہا نیکیے روزینے سے ہوں ناراض میں

جون زلیخا وصل یوسف ہو خدا کیوا سٹے

ہوش دے اتنا مجھے میں تیرا دیوانہ رہوں تجھ پر دم جان تبار مثل پر دانہ رہوں
لشہ آفت میں تیرے سب بیگانہ رہوں دے وہ جام بخودی بس کہ ستانہ رہوں

نوح محمد خواستگار کبریا کے واسطے

ہو خدا نگ عشق احمد مصطفیٰ اسبیلہ کے پا اور رہے دلیمن کہشتا ہر گڑی باز ذخار
بیقراری میں کسے طبل کا ہر لیل و نہار دست برداری کی لین ہوش و غرور صبر و قرار

احمد بہنام احمد مجتبیٰ کے واسطے

صورت پر کار گردش میں ہوں زیر آسمان ایک قدم پیر تا ہوں پر تیرا نہیں ملتا نشان
سخن اقرب کی صدا لگے میں پیوستہ ہے دن چڑھت بن حقیقت کیونکہ ہو مجھ پر بیان

کاشف الباطن ہو اسحاق آشنا کیوا سٹے

لمعہ انعام قدرت کی ہے ہر شے میں چمک ہو مذاق شیریں لطف سے ثابت نمک
ذرہ ناچیز ہوں دے غیرت انجم چمک تا ابد روشن رہے جس سے چراغ مروک

خواجہ ممتاز علوی رہنما کیوا سٹے

نورِ فاجِ سمور کرے دل کا چراغ
ظلمتِ راہِ ضلالت سے ہو حاصلِ انوارِ غ

ہر گلِ لالہ کی صورتِ سینہ بسل میں داغ
رکھہ خیا بانِ تمنا کو ہمیشہ بلغِ باغ

حد سے گذر ایخ و غم دور کیا اب کز حرف و
دوست رکھہ مجھ کو کہہ پیشِ نظر حاضر حضور

سنگِ قات سے ہوا ہے شیشہ دل چور چور
مژدہ و صلتِ سناپ بخشہ میرا قصور

مجمع ہوں اہلِ وقت جب تری دربار میں
یاد ہو میری بھی شاہا مجمعِ حصار میں

ہوں پسندیدہ زبانِ بکرونِ اظہار میں
مے فصاحتِ اسقدر یارب مری گفتار میں

حضرتِ ایوب کے مانند کرمابر مجھے
رکھہ ہر ایک کربِ بلا میں راضی و شاکر مجھے

اتجا ہے نفسِ آمارہ پہ کز قاور مجھے
اپنے ذکرِ پاک کا یارب بنا ذکر مجھے

ہر طرف سے پہر پہر کے یہ ترا سیمار عشق
آپڑا دیر پر ترے لے چارہ گر آزار عشق

جانِ بلبے لے خبر مزا ہی یہ سرشار عشق
ہو سیمائی سیمائے چہانِ درکار عشق

عزت و جاہ و جلال و حشمت و مال و مثال
تو نے بخشا میری لایقِ تجلوسب کچھ و الجلال

ہر ترے احسان کا ممنون میرا بال بال
پر مری حسرتِ قلبی مابقی کو بھی نکال

شہ حسن بصری کبیرہ بالقی کیواسطے

میں تین تنہا مقابل لشکرِ عجم لائق
کھینچتا ہے گوشہ دامنِ جان فکرِ ارشد
سخت مشکل میں پڑا ہوں ایخدا و نذاحد
کامیاب ہونا نہیں ممکن بجز تیری مدد

کرم دیارب علی مشکل کشا کیواسطے

گرچہ ہوں غوار و ذلیل مستمند و رویا
تیرا بندہ ہوں پر اسے شاہِ شہِ عالی پناہ
فتنہ روز قیامت سے بچا بارالہ
کرتہ میرے نامہ اعمال بد پر کچھ نہ نگاہ

شافع محترم محمد مصطفیٰ کے واسطے

آستانہ پاک پر نالان ہوں با صد چشم تر
اب ید اللہ فوق ایدِ بہیم پہ کراہی نظر
مجھ کو میری عقل لا یعقل نے کر کے کو رو کر
باز رہا تیرے در سے اور پہرا یادِ در بدر

رحم کر مجھ پر خداوند خدا کیواسطے

کام سے اپنے الہ العالمین با کام ہو
یہ محمد با علی خوشوقت نیک انجام ہو
مطلبِ دل اِکالے بزدان جو خاصِ عام ہو
وہ ترے دربارِ عالی سے اسے انعام ہو

ہاتھ پہنچا سائے یہ جب اپنی دعا کیواسطے

سنگِ مکنونِ ہودم ہمارا اب آگے ہی جائے اوب
شکر کا سجدہ بجا لا دست بستہ ہو کے اب
وعدہ لا تقطو فرما رہے خاصِ رب
مژدہ اور لہلہ یہ جو مطلبِ برابر کا سبب

دامنِ امید پہنچا اب عطا کیواسطے



سناجات بدرگاہ قاضی الحاجزول بارانِ رحمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خدا دارندہ ہر دو جہان
اے خدا اے کاشفِ امن و امان
اے خدا اے خالق ہر انس و جان
اے خدا اے واقفِ رمزِ نہان

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گھٹا باران کی

الغیاث اے شاہِ دورانِ الغیاث
الغیاث اے چارہِ فرمانِ الغیاث
الغیاث اے شاہِ شانِ الغیاث
الغیاث اے جانِ بچانِ الغیاث

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گھٹا باران کی

ہر طرف ہے خشک سالی کا ظہور
گرچہ آتی ہیں گھٹا بھین بر ضرور
تپتی ہے ہر سوزینِ مشعلِ تنور
پر نہیں ہوتا ترسِ شمع کا و فور

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گھٹا باران کی

وہ ہوا مینِ بینِ نہیں آتین نظر
بادِ صحر کا پھوٹا کچھ بالا ہے سر
ہو گمانِ بارش کا جن سے سر بسر
ہے خزان کا جسکے جھوکے مین اثر

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گھٹا باران کی

آسمانوں کے چڑھی ہے سر پر خاک
اور زمین پر خاک کا ہے سینہ چاک
پہرتے ہیں سر سونے پر تپاک
ہے شفق کی جا فلک پر رنگ خاک

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گھٹا باران کی

ہر چند وہر پرند ہر جاندار
پہرتے ہیں پانی کی خاطر بقرار
کہول کر منتظار با صد انتظار
چاہتے ہیں برے پانی کی پیار

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گھٹا باران کی

فحط کی زد سے بچا باران
کر غریبوں پر ترسم کی نگاہ
اب بلا بارش نہیں بندوں کی جاہ
نعرہ زن ہے ہر نفس شام و بچاہ

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گھٹا باران کی

کوئی استقار کی پڑھتا ہے نماز
سرفروہ کوئی باعجز و نیاز
دست بستہ کوئی با سوز و گداز
کہہ رہا ہے اے کریم کار ساز

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی

کے عطا یارب گھٹا باران کی

لے خیر ہر کار بے کاران کی
اب معافی چاہئے عصیان کی

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کے عطا یارب گھٹا باران کی

بہر حق بہر محمد مصطفیٰ
بہر حسنین و بتول پارسا

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کے عطا یارب گھٹا باران کی

سلام

سلامی دیکھ تو ہے نالہ و فغان کیسا
حسین کہتے تھے رورو کے ایخدا و ندا
اکی ٹوٹ پڑے سر پہ اشقیاء کے فلک
گرے عقاب سے اکبر تو بانو چلائی
جو ہم شبیہ محمد تھا باغ ہستی میں
طلبین پانی کی کہتے تھے حضرت شہید
زمین لرزتی ہے روتا ہے سب جہان کیسا
ترے حبیب کا اڑتا ہے بوستان کیسا
یہ سلم روح پیمبر پہ ناگہان کیسا
تڑپ رہا ہے مرالال نوجوان کیسا
پڑا ہے خاک پہ خاموش غنچہ سان کیسا
ہوا شہید مرزا طفیل بے زبان کیسا

ستم شعلریان اعدا کی الحفیظ و حذر
 دہن بہانی تھی آنکھوں کو خون بصداری
 گلے پر پیر کے خنجر کو شمشیر آیا
 چڑھاکے نیزہ پر سرشہ کا لشکر بے پیر
 یہ جبر صبح قیامت کہ شام کا لشکر
 رُکا جو سینہ میں دم بولین زینب و کلوم

کیا تباہ محمد کا دودمان کیا
 لباس نوشہ قاسم ہے خون نشان کیا
 ہوا ہے چاند مدینہ کا بے نشان کیا
 چلا ہے شام کی جانب کو شادمان کیا
 ہوا ہے خیمہ عصمت پہ بدگمان کیا
 جگر تو ہینک چکایا رب یہ ہو دوان کیا

الہی بخش دے بسمل کو از پئے حسین
 غلام آل محمد ہے نوحہ خوان کیا

پیا سا جسے مارا مجرئی سبط پیر کو
 گلے پر پیر ناخن کہا حضرت نے قاتل سو
 بلکتا ہے پلا پانی کہا مولائے اعدا سے
 خچوڑا ساتھ دریا میں بھی فرزندِ انسلم نے
 مجھے بھولے ہو تم دل سے تین تگوا کر تی ہوں
 کہیں بابا ملین تو اسے بھی کہنا یہ درود کر
 بڑھک اٹھے نہ کیوں شعلہ دل شیدا اکبرین
 توقف تا کہا مولاکہا عاید نے آقا سے
 اوڑے اوسان صغرا کے معا سینہ میں دل ہر کا

دکھایا گا وہ منہ کیا حشر میں ساقی کو شر کو
 سنے جب تو صدائے نعرہ اللہ اکبر کو
 پلا دو آب اک قطرہ مرے معصوم اصغر کو
 یہ الفت تھی پس مردن برادر سے برادر کو
 کہا قاصد سے صغرا نے کہ کہدینا یہ اکبر کو
 سیجا میرے چھوڑا کس پہ اس تیار بے پر کو
 بجھایا آب خنجر سے شعاع ابن حیدر کو
 اجازت دیجئے رن کی اب اس بیمارِ مضر کو
 نظر سے دیکھتے ہی خون آلود کبوتر کو

خیابانِ حسینی میں چلی باؤ خزان کیسی
رکھا نورِ فز تک پہو کا پیاسا دشتِ کربل میں
سرِ شہید کو دیکھا جو نیزہ پر فرشتوں نے

شکھا یا عینِ موسمِ مین بہارِ گلشنِ ترکو
دی ایذا موزیوں نے اس قدر آلِ پیمبر کو
کہا رو کر ہوئی معراج لوگو ابنِ حیدر کو

غیمِ شبیر میں شام و سحر ہوئے نہ کیوں لعل
دو بایا خون میں بحرِ رسالت کے ثنا و کو

طاعاتِ حق ہے محبِ طاعتِ حسین کی
سجدے میں سر کٹا کیا جنبش نہ کی ذرا
اللہ رے سختیاں فلکِ کجدار نے
روتے تھے بیکانِ فلکِ بامِ عرش پر
چھوڑا زمام ضبط کو ہرگز نہ ہاتھ سے
بیعتِ طلب کی اخفش ملعون نے حیف ہے
ہلتی تھی قبرِ رستم و افراسیاب کی
دلین خیالِ فوجِ ستمِ جانینِ اضطراب
جنت میں فاطمہ علی ختمِ مرسلین
اکبر ہوا شہید تو بولے یہ اہلِ کین
لب پر صدائِ شکر ہے دلینِ رطبِ صبر
زینبِ پکار میں شہر دمِ اختصار ہے

ناجی ہو سکے پہلے جماعتِ حسین کی
محوِ منائے حق تھی عبادتِ حسین کی
دیجی کس آنکھ سے یہ مصیبتِ حسین کی
زخموں چور دیکھ کے حالتِ حسین کی
کیا مستقل مزاج تھی بہت حسین کی
لازم تو یہ تھا کہ تادہ بیتِ حسین کی
وہ کام کر رہی تھی شجاعتِ حسین کی
زیچ تھی تنِ لطیف میں جراتِ حسین کی
روتے تھے وہاں کر کے مصیبتِ حسین کی
پہونچی اب غمِ قریب شہادتِ حسین کی
زین العبا کو تھی یہ وصیتِ حسین کی
تہم جاؤرا میں دیکھ لوں صورتِ حسین کی

یو اذائی ہے وہ سپہر کی آل کا
بسل ہے دلیں جیکے محبت حسین کی

قطعہ تاریخ من تصنیف لطیف شیخ حافظ الہی بخش صاحب بکمل دیوان

للتدائم دستہ دیوان
فکر تاریخ شہ چائے بسمل

گشت موزون بفضل رب غفور
گفت ہاتھ نوشت غنچہ نور
۱۱۷۱ھ

قطعہ تاریخ من تصنیف جناب شیخ عبد الرحیم صاحب عاقل خلف الرشید
جناب شیخ حافظ الہی بخش صاحب بکمل دیوان

کیا ہی دیوان لکھا ہے بسمل نے
اس کی شوخی طرز روح افزا
اس کا ہر مصرع گوہر بیکتا
لیکنے تاریخ اس کی اے عاقل

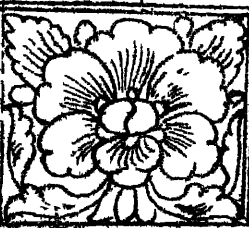
فرحت خلد جس سے ہے موصول
اس کا رنگ سخن ہے تازہ پھول
اس کا ہر شعر جوہر معقول
بھاگی ہے ادائے باغ رسول
۱۳۱۵ھ

من تصنیف مشنوی و تقریظ ہذا
رویل حافظ محمد عرف خلف الرشید جناب ملاں رحیم بخش صاحب پیش امام مسجد

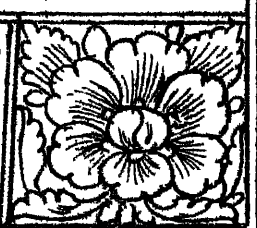
کہ پیل واقعہ محلہ سرے بہلیم علاقہ شوارب و ازہ شہر ہریہ متوطن قدیم
موضع کنونی تحصیل سروہند ڈاک خانہ جانی بزرگ ضلع مسہیٹر

حمد علی کرد خدا کی ہے کیونکہ ہر چیز کبریا کی ہے کیسے کس کس کی میں شکلوں مع کس کس کی اور کیا لکھوں
ہو کے لاجپار کر کے سجود پڑھ کے پیغمبر خدا پر رو عرض کرتا ہوں مدعا دل پیش کرتا ہوں باجر کدول

کہ ان ایام فرخی فرجام میں فاضل اہل حافض باعلی شاعر فصیح جمیل محاسب ریاضی دان کامل
صوفی صادق دل سلک مسلک جناب حضرت حافظ الہی بخش حنا التماس بہ تسمل
رحمۃ اللہ علیہ رالہ مرقدہ وحمل مشواہ جنتہ الفردوس نے یہ کتاب مستطاب المسما بہ غنچہ نور انبیا
روزگار کے لیے رفیض کا دریا بہایا اور لغت محمدیہ کا تاج اُس کے سر پہ اوڑھایا جس کے
ہر شعر میں رنگینی نمایان صورت گل ہے اور معنی میں پہنانِ نعمت بکمل ہے فی الحقیقت یہ نسخہ
ایسا ہی عجیب پُر از نکات ناورد و غریب ہے کہ فلک دوار جب پیدا ہوا ہے ثوابت کی لانتہا
آنکھوں سے گہور گہور کے دیکھ رہا ہے پر اب تک اسکا ثانی نظر سے نہیں گزرا اور آفتاب مہتاب
ہمہ تن چشم ہو کر رات دن تجوین سرگردان ہیں لیکن انہوں نے بھی اسکا مانند نہ پایا۔ ہر سطر
پُر از اسکی خزانہ اسرار الہی ہے اور ہر بیت نظم اسکی گنجینہ فیضانِ نامتناہی ہے بلکہ ہر حرف
اسکے ایک معنی واحد آشکار ہے اور ہر نقطہ مرکز محیط النوار ہے



ہر رنگ میں شہد ہے تیرے ظہور کا
سو ہی نہیں جو سیر کروں کوہ طور کا



غرض اسکی خوبی احاطہ بیان میں کہاں آسکتی ہے اور دائرہ تحریر و تقریر میں کب آسکتی
 رہی اس پر طرہ یہ کہ وہ شاہد دل با عزیز المطالع میں حلقہ طبع سے آراستہ اور نور و شمع
 و نگہ کاری اور تصبیح سے پیراستہ ہوا حروف اگر چہ زلف پر مشکین کی طرح روئے قرطاس پر
 بل کہا ہے اور داغ مشکین کی صورت چہرہ قمر پر چہار ہے ہیں لیکن روشنی بین السطور
 کی آن کے درمیان آشکار ہے۔ جیسے تاریکو شب پر غالب چاند کی بہار ہے۔ مگر یہ
 سب اکرام الہی نے ہمارے کامل عزیز طبع سلیم جناب شیخ عبد الرحیم صاحب عاقل
 خلف الرشید حضرت سہل کو عالیٰ عہنی کا جامہ پہنا کر غنچہ نور کو شگفتہ نور کر دکھایا اور غنچہ نور
 کے نور ہو جانیکا باعث مالک مطبع جناب شیخ منشی رحیم الدین صاحب کاپی نویس سیرٹھی کی
 کوشش کا ثمرہ اور جد و جہد کا پھل ہے اور حائل مشقت و جانفشانی و دیوانہ دہ
 جناب شیخ شمس الدین صاحب پرلیمین متوطن شہر سیرٹھی میں خدائے تعالیٰ انکو
 سلامت اور ان کے مطبع کو قایم اور اپنی نوازش و عنایت کے سایہ میں دایم رکھے آمین۔

قطعہ تاریخ

فضل سے مطبع عزیزی میں پیل
 سال اسکے بے عمر گھڑی
 علم باطن جبکہ یون ظاہر چھپا
 نور آگین نسخہ ناہر چھپا
 ۱۳۲۴ھ

قطعہ تاریخ چکیدہ خامہ گوہر بار جو اہر جناب منشی محمد صدیق خاٹنا

پٹواری متخلص صدیق متوطن قصیدہ جراثہ تحفہ سبیل ہاپوڑ ضلع میرٹھ

طبع شد دیوانِ بسمل لاجواب
قطع کن صدیق فرق اختلاف

بہر چشم عاشقان چون شمع طور
گفت ہاتھ کشور نور و ظہور
۱۲ بجری ۱۳۸۸

دیگر

خوب بسمل یہ لکھا دیوان عجیب
ہوں جد ابے کے عدد صدیق

شانِ مضمون فخر نیکو کار ہے
روئے دیوان غنیمتِ انوار ہے
۱۸ اگست ۱۸۹۸

قطعہ تاریخ عطیہ بہمان اوستاد حقیقت آگاہ عالیجناب حضرت
حکیم صوفی خواجہ محمد اکبر خان اکبر وارثی قلندری حشتی نظامی
فخری بھولوی ثم المیرٹھی

کہے خوب بسمل مضامین لغت
جزائیں عطا بارغ فردوس ہو
ہر دیوان کو پڑھ کر دعا پانچ وقت
صلوات ان مرقع غزلیات کا

سڑتے ہیں سنکد سخندان فن
رکھے ظل الطاف میں فروغ امن
ہو سر پرے سایہ پنہن
خدا گلشنِ خلد میں دے وطن

عزیز المطالع ہے ہر دلعزیز
 صفائیں جدا ہیں زمینیں نئی
 بین کاغذ پر سطرین کی پہلو کوئی یل
 بلغ المعانی فصیح الکلام
 ہوا اسکا ہر اہل فن قدردان
 گئے اسکے مضمون تاجیک و روم
 یہ دیوان ہے تیار اکبر لکھو

ہوا دان سے شایع پیر شک چمن
 زالی ادائیں انوکھی پہن
 بین حرفوں میں نقشے کہ لعل بین
 جدید القوافی مذاق کہن
 یہ گلدستہ ہے زیب ہر انجن
 ہمک اس کی پھلی خطا و غن
 بس اسکا جدا گانہ شیرین سخن

۲۴ ہجری ۱۳

قطعہ تاریخ عطیہ بابل گلشن قدیم مذاح محبوب غفور الرحیم مصنف
 دیوان وصف الطاف عظیم جناب حافظ صوفی عبدالکریم صاحب
 کریم وارثی قلندری حشری میرٹھی

خوب ہے دیوان الہی بخش کا
 ہو گیا بسمل سناجیئے کلام
 کی بہت کوشش رحیم الدین نے
 دید کی قابل ہیں رنگین جدوں
 حضرت بسمل تھے شیرین سخن

یا الہی دو جہان میں ہو قبول
 واقعی دیوان ہے جنت کا پہول
 یا الہی اس کا ثمرہ ہو حصول
 خوشنما ہے ٹائیل کا عرض طول
 یا وہ گوئی کو سمجھتے تھے فضول

یا اہی مرقہ مرحوم پر
بے سر دنیا لکھو عبد الکریم

تیری رحمت کا ہمیشہ ہونزول
سال اس کا نغمہ لذت رسول
۱۹۰۷ عیسوی

دیگر

دیوان عجیب حضرت بسمل نے لکھا ہے
چاہت میں تباہ فرود بشر کی شب سوز
پہر کیوں نہ سطرود مانع اہل جہان کا
سن سنکے کلام ہو گوشت صوفی آرام
کیا نعت محمدین پر وہیں مضامین
اقیم سخنورین ترا ہو گیا حصہ
دلچسپ مضامین ہیں تضمین غزلت
نغمین ہو گیا غنچہ نور آپ کا دیوان
میدان فصاحت میں نہیں حق و کفر کچھ
دلچسپ کیوں شعروں شاگرد خلق ہو
ارشاد یہ اللہ کا ہو گا سر مشر
بیٹھا تھا اسی فکر میں ہاتھ دندانوی
لوا سر بسمل اللہ کریم اب لکھو تاریخ

عشاق محمد کے لئے راحت جان ہے
گلدستہ ہو یا غیرت گلزارِ جان ہے
شعر میں خوشبو و حسن زارِ جان ہے
اللہ ہی اعجاز کہ تو سحر بیان ہے
سینہ ترا گنجینہ ہے یا موتی کی کان ہے
سر پرے دامان شہنشاہ زمان ہے
انداز انوکھا ہے ہی طبع روان ہے
ہو کیوں نہ کہ محبوب کی توصیف بیان ہے
اوستا و قلق سر پر تو سایہ گمان ہے
دل داغ کا پایا ہو تو ہر نگ بیان ہے
انعام میں لے غلہ برین تیرا سکان ہے
کسو اسطے حیران ہو کیوں فکر میں جان ہے
بسمل یہ کلام آپ کا مرغوب جہان ہے
۲۲ جمادی ۱۳

تقریباً منظم موعہ قطعہ تاریخ طبع دیوان غنچہ روز من تصنیف تیز فہم سنجیدہ خیال

خوشنویس بہ مثال جناب منشی محمد حسن صاحب محسن خوشنویس شہر سیہ

کوشش شیخ رحیم الدین
ایک مدت سے تھی جسکی شہرت
عاشقی کے نہیں تھے فتنے
ہو زبان شستہ و رفته ایسی
غزلین نایاب تو بندش پر چست
ہیں وہ پر نور صفا میں سارے
غنچہ نور ہے اک شاہد نو
شائقین کو تلاش اسکی تھی
عاشقان نبوی ہے ارزاں
وصف کیا اسکے قلم سے ہون رقم
رحمت حق رہے بسمل پدم
بخش دے اُن کو ابی جنت
تہی یکم ماہ محرم کی زبس
کے حسن پسین بھری

دیگر قطعہ تالیف

طبع بسمل کا یہ دیوان ہوا
چھپ گیا اب وہ کلام زیبا
اس میں ہے نعت نبی سہرنا پا
کام بھرتی کا نہیں ہے اصلا
گویا ہر مصرع ہے ساچے میں ٹھلا
دیدہ و دل کی جو کرتے ہیں جلا
پہر زمانہ نہ ہو کیونکر شیدا
نعت خوانوں میں تھا اسکا چرچا
جہاں بھی گرنج کے لوہے سوا
جبکہ قاصر ہے زبان گویا
دل پہ یہ میا ختم دیتا ہے دعا
مدح حضرت کا یہ ملجاے صلا
چھپ کے دیوان یہ ہوا جب پورا
نعت میں خوب یہ دیوان چھپا

۲۵ ہجری ۱۳

مرتب حضرت بسمل کیا خوب
میں محبوب خدا کی وہ قسم
پاک اور صاف انوکھے مضمون
تدل دیے نہیں کیوں اسکو
عیسوی سال یہ لکھا محمد حسن

نعت گوئی کا دکھایا عجاز
فی الحقیقت ہے جو سرمایہ ناز
طنز و بندش تو زالا انداز
اچھڑ پاک کے عاشق جاں باز
مدحت ختم رسل بند دیوان

احسان

ہر خان عام کو واضح ہو کہ دیوان ہذا کا

حق تالیف محفوظ ہے لہذا کوئی نعت یا دیوان ہذا

کو ترجمہ کر کے کوئی کتاب طبع نہ فرمائیں ورنہ بجای نفع کے

نقصان اٹھانا ہوگا جس قدر جلدین مطلوب ہیں تہ ذیل سے

ہم قیمت اور حصول راہ یکسر طلب فرمائیں یا بذریعہ بی بی تنگائیں

نوٹ جس کتاب پر ہمارا شیخ رحیم الدین مالک و مینجر

غریب المطابع پشاور کے قلمی دستخط ہوں گے وہ سرفہ

سمجھی جائیگی۔

المشیر

شیخ عبدالرحیم عرف عبدالدخلف اکبر حافظ آہنی بخش صاحب

بہل پور شہر پشاور - محلہ شورا باب دروازہ -